بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

1 اجمالی فہرست ۳
2 بہارِ شریعت کو پڑھنے کی سترہ نیتیں ۵
3 تعارفِ المدینۃ العلمیۃ ٦
4 پہلے اسے پڑھ لیجئے (پیش لفظ) ۷
5 تذکرۂ صدرالشریعہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْوَرٰی ۱۹
6 ایک نظر اِدھر بھی ٤٠
7 اِصطلاحات واَعلام ٤٢
8 حلِ لغات ۷۲
9 تفصیلی فہرست ۱٠٠
10 مآخذ ومراجع ۱۲۳٦

اجمالی فہرست

مضامین	صفحہ		
پہلا حصہ (عقائد کا بیان)		جنت کا بیان۔	152
		دوزخ کا بیان۔	163
عقائد متعلقہ ذات وصفات باری تعالیٰ۔	2	ایمان وکفر کا بیان۔	172
عقائد متعلقۂ نبوت۔	28	امامت کا بیان۔	237
ملائکہ کا بیان۔	90	ولایت کا بیان۔	264
جن کا بیان۔	96	**دوسرا حصہ (طہارت کا بیان)**	
عالمِ برزخ کا بیان۔	98	کتاب الطہارۃ۔	282
معاد وحشر کا بیان۔	116	وضو کا بیان اور اُس کے فضائل۔	284

www.dawateislami.net

غسل کا بیان۔	311
پانی کا بیان۔	328
تیمم کا بیان۔	344
موزوں پر مسح کا بیان۔	362
حیض کا بیان۔	369
استحاضہ کا بیان۔	384
نجاستوں کا بیان۔	388
استنجے کا بیان۔	405
تقریظ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن۔	414
تیسرا حصہ (نماز کا بیان)	
نماز کا بیان۔	433
اذان کا بیان۔	457
نماز کی شرطوں کا بیان۔	475
نماز پڑھنے کا طریقہ۔	501
درود شریف پڑھنے کے فضائل و مسائل۔	531
نماز کے بعد کے ذکر و دعا۔	539
قرآن مجید پڑھنے کا بیان	542
قراءت میں غلطی ہونے کا بیان۔	554
امامت کا بیان۔	558
جماعت کے فضائل۔	574
نماز میں بے وضو ہونے کا بیان۔	595
مفسدات نماز کا بیان۔	603
مکروہات کا بیان۔	618
احکام مسجد کا بیان۔	638
تقریظ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن۔	651

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ط

نَماز کا بیان

ایمان وتصحیح عقائد مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم واعظم ہے۔قرآن مجید و احادیث نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں، جا بجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین[1] پر وعید فرمائی، چند آیتیں اور حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں، کہ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشادات سنیں اور اس کی توفیق سے ان پر عمل کریں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ﴾[2]

یہ کتاب پرہیز گاروں کو ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور ہم نے جو دیا اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴾[3]

نماز قائم کرو اور زکاۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔

یعنی مسلمانوں کے ساتھ کہ رکوع ہماری ہی شریعت میں ہے۔یا باجماعت ادا کرو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾[4]

تمام نمازوں خصوصاً بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔

---

1 ...... تارِک کی جمع، چھوڑنے والے۔

2 ...... پ ۱، البقرة:۲، ۳.

3 ...... پ ۱، البقرة: ٤٣.

4 ...... پ ۲، البقرة: ۲۳۸.

www.dawateislami.net

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ﴾ [1]

نماز شاق ہے مگر خشوع کرنے والوں پر۔

نماز کا مطلقاً ترک تو سخت ہولناک چیز ہے اسے قضا کر کے پڑھنے والوں کو فرماتا ہے:

﴿ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴾ [2]

خرابی ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں، وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔

جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے، اس کا نام "ویل" ہے، قصداً [3] نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق [4] ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴾ [5]

ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنھوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا، عنقریب انھیں سخت عذاب طویل و شدید سے ملنا ہوگا۔

غیّ جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کوآں ہے، جس کا نام "ہبہب" ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ عزوجل اس کوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

﴿ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴾ [6]

جب بجھنے پر آئے گی ہم انھیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔

یہ کوآں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔ نماز کی

---

1 ...... پ ١، البقرة: ٤٥.

2 ...... پ ٣٠، الماعون: ٤، ٥.

3 ...... یعنی جان بوجھ کر۔ 4 ...... یعنی حقدار۔

5 ...... پ ١٦، مریم: ٥٩.

6 ...... پ ١٥، بني اسرآء يل: ٩٧.

www.dawateislami.net

اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے، جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اپنے پاس عرشِ عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شب اسرا[1] میں یہ تحفہ دیا۔

احادیث

حدیث ۱: صحیح بُخاری و مُسلِم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکاۃ دینا اور حج کرنا اور ماہِ رمضان کا روزہ رکھنا۔''[2]

حدیث ۲: امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے؟ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکاۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔'' اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ''اسلام کا ستون نماز ہے۔''[3]

حدیث ۳: صحیح مُسلِم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ نمازیں اور جُمُعَہ سے جُمُعَہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔''[4]

حدیث ۴: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''بتاؤ! تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟ عرض کی نہ۔ فرمایا: ''یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔''[5]

حدیث ۵: صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا، حاضر ہو کر

---

1 ...... یعنی معراج کی رات۔

2 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الإیمان، باب بیان أرکان الإسلام... إلخ، الحدیث:۲۱۔(۱٦)، ص۲۷.

3 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الإیمان، باب ماجاء في حرمة الصلاة، الحدیث:۲٦۲۵، ج٤، ص۲۸۰.

4 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الطھارة، باب الصلاة الخمس، الحدیث: ۱٦۔(۲۳۳)، ص۱٤٤.

5 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب المساجد، باب المشي إلی الصلاة... إلخ، الحدیث: ٦٦۷، ص۳۳٦.

www.dawateislami.net

عرض کی، اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (1)

﴿ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ﴾ (2)

نماز قائم کردن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کے لیے۔

انھوں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: ''میری سب اُمت کے لیے۔''

حدیث ۶ صحیح بُخاری و مُسلِم میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سوال کیا اعمال میں اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ فرمایا: ''وقت کے اندر نماز''، میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: ''ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا''، میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: ''راہِ خدا میں جہاد۔'' (3)

حدیث ۷ بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔'' (4)

حدیث ۸ ابو داود نے بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہ روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جب تمھارے بچّے سات برس کے ہوں، تو اُنھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں، تو مار کر پڑھاؤ۔'' (5)

حدیث ۹ امام احمد روایت کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جاڑوں (6) میں باہر تشریف لے گئے، پت جھاڑ کا زمانہ تھا، دوٹہنیاں پکڑلیں، پتّے گرنے لگے، فرمایا: ''اے ابوذر! میں نے عرض کی، لبیک یارسول اللہ! فرمایا: ''مسلمان بندہ اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے، تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتّے۔'' (7)

حدیث ۱۰ صحیح مُسلِم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلاة كفارة، الحديث: ٥٢٦، ج١، ص١٩٦.

2 ...... پ١٢، هود: ١١٤.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلاة كفارة، الحديث: ٥٢٧، ج١، ص١٩٦.

4 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصلوٰت، الحديث: ٢٨٠٧، ج٣، ص٣٩.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، الحديث: ٤٩٥، ج١، ص٢٠٨.

6 ...... سردیوں۔

7 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث أبي ذرالغفاري، الحديث: ٢١٦١٢، ج٨، ص١٣٣.

www.dawateislami.net

اپنے گھر میں طہارت (وضووغسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے، تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا، دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔'' (1)

حدیث ۱۱ امام احمد زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو دو رکعت نماز پڑھے اوران میں سہو نہ کرے، تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے'' (2) یعنی صغائر۔

حدیث ۱۲ طَبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیے جاتے ہیں، اور حُورعین اس کا استقبال کرتی ہیں، جب تک نہ ناک سنکے، نہ کھکارے۔'' (3)

حدیث ۱۳ طَبرانی اَوسَط میں اور ضیا نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔'' (4) اور ایک روایت میں ہے کہ ''وہ خائب وخاسر ہوا۔'' (5)

حدیث ۱۴ امام احمد وابوداود ونَسائی وابن ماجہ کی روایت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے، اگر نماز پوری کی ہے، تو پوری لکھی جائے گی اور پوری نہیں کی (یعنی اس میں نقصان ہے) تو ملائکہ سے فرمائے گا: ''دیکھو! میرے بندہ کے نوافل ہوں تو ان سے فرض پورے کردو پھر زکوٰۃ کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یو ہیں باقی اعمال کا۔'' (6)

حدیث ۱۵ ابوداود وابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''(جو مسلمان جہنم میں جائے گا والعیاذ باللہ تعالیٰ) اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوا اعضائے سجود کے، اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کردیا ہے۔'' (7)

---

1 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب المساجد... إلخ، باب المشي إلى الصلاة، الحديث: ٦٦٦، ص٣٣٦.

2 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث زيد بن خالد الجهني، الحديث: ٢١٧٤٩، ج٨، ص١٦٢.

3 ...... ''الترغيب و الترهيب'' للمنذري، كتاب الصلاة، الترهيب من البصاق في المسجد، الحديث: ١٢، ج١، ص١٢٦.

4 ...... ''المعجم الأوسط'' للطبراني، باب الألف، الحديث: ١٨٥٩، ج١، ص٥٠٤.

5 ...... ''المعجم الأوسط'' للطبراني، باب العين، الحديث: ٣٧٨٢، ج٣، ص٣٢.

6 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث تميم الداري، الحديث: ١٦٩٤٦، ج٦، ص٣٥.

7 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحديث: ٤٣٢٦، ج٤، ص٥٣٢.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۶ طَبرانی اَوسَط میں راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ اپنا مونھ خاک پر رگڑ رہا ہے۔ (1)

حدیث ۱۷ طَبرانی اَوسَط میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''کوئی صبح وشام نہیں مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے، آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکرِ الٰہی کیا؟ اگر وہ ہاں کہے تو اس کے لیے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے۔'' (2)

حدیث ۱۸ صحیح مُسلِم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔'' (3)

حدیث ۱۹ ابوداود نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو طہارت کرکے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے مُحرِم کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے'' اور ایک نماز دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغویات نہ ہو علّیین میں لکھی ہوئی ہے (4) یعنی درجہ قبول کو پہنچتی ہے۔

حدیث ۲۰ و ۲۱ امام احمد و نسائی و ابن ماجہ نے ابوایوب انصاری و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے، تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہوگیا۔'' (5)

حدیث ۲۲ امام احمد ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے، اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔'' (6)

حدیث ۲۳ کنز العمال میں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ

---

1 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الميم، الحديث: ٦٠٧٥، ج٤، ص٣٠٨.

2 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الألف، الحديث: ٥٦٢، ج١، ص١٧١.

3 ...... لم نجد هذاالحديث في صحيح مسلم .

"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ١٤٦٦٨، ج٥، ص١٠٣.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة، الحديث: ٥٥٨، ج١، ص٢٣١.

5 ...... "سنن النسائي"، كتاب الطهارة، باب من توضأ كما أمر، الحديث: ١٤٤، ص٣١.

6 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث أبي ذر الغفاري، الحديث: ٢١٥٠٨، ج٨، ص١٠٤.

www.dawateislami.net

اللہ (عزوجل) اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے، اس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔'' (1)

حدیث ۲۴ منیۃ المصلّی میں ہے، کہ ارشاد فرمایا: ''ہر شے کے لیے ایک علامت ہوتی ہے، ایمان کی علامت نماز ہے۔'' (2)

حدیث ۲۵ منیۃ المصلّی میں ہے، فرمایا: ''نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا دین کو ڈھا دیا۔'' (3)

حدیث ۲۶ امام احمد و ابوداود عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''پانچ نمازیں اللہ تعالٰی نے بندوں پر فرض کیں، جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالٰی نے اپنے ذمۂ کرم پر عہد کرلیا ہے کہ اسے بخش دے، اور جس نے نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں، چاہے بخش دے، چاہے عذاب کرے۔'' (4)

حدیث ۲۷ حاکم نے اپنی تاریخ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں، کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمۂ کرم پر عہد ہے، کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔'' (5)

حدیث ۲۸ دیلمی ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی، جو توحید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا، ان میں کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں۔'' (6)

حدیث ۲۹ ابوداود طیالسی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں، اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا

---

1 ...... ''کنزالعمال''، کتاب الصلاۃ، الحدیث: ۱۹۰۱۵، ج۷، ص۱۲۵.

2 ...... ''منیۃ المصلي''، ثبوت فرضیۃ الصلاۃ بالسنۃ، ص۱۳.

3 ...... ''منیۃ المصلي''، ثبوت فرضیۃ الصلاۃ بالسنۃ، ص۱۳.

4 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الصلاۃ، باب المحافظۃ علی الصلوات، الحدیث: ۴۲۵، ج۱، ص۱۸۶.

5 ...... ''کنزالعمال''، کتاب الصلاۃ،الحدیث: ۱۹۰۳۲، ج۷، ص۱۲۷.

6 ...... ''الفردوس بمأثور الخطاب''، الحدیث: ۶۱۰، ج۱، ص۱۶۵.

www.dawateislami.net

ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کے لیے یہ ہے، اَللّٰھُمَّ اغْفِرلَہٗ [1] اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ [2] اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ ۔ [3]

اور متعدد حدیثوں میں آیا ہے، کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے اس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے، یہ فضائل مطلق نماز کے ہیں اور خاص خاص نمازوں کے متعلق جو احادیث وارد ہوئیں، ان میں بعض یہ ہیں:

حدیث ۳۰: طَبَرانی ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ''جو صبح کی نماز پڑھتا ہے، وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے۔'' [4] دوسری روایت میں ہے، ''تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو، جو اللہ کا ذمہ توڑے گا اللہ تعالٰی اسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔'' [5]

حدیث ۳۱: ابن ماجہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو صبح نماز کو گیا، ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح بازار کو گیا، ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔'' [6]

حدیث ۳۲: بیہقی نے شُعَبُ الاِیمان میں عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موقوفاً روایت کی، کہ ''جو نماز صبح کے لیے طالب ثواب ہو کر حاضر ہوا، گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو نماز عشا کے لیے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔'' [7]

حدیث ۳۳: خطیب نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس نے چالیس دن نماز فجر و عشا باجماعت پڑھی، اس کو اللہ تعالٰی دو برائتیں عطا فرمائے گا، ایک نار سے دوسری نفاق سے۔'' [8]

حدیث ۳۴: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں، جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان سے فرماتا ہے: ''کہاں سے آئے؟ حالانکہ وہ جانتا

---

1 ...... اے اللہ تو اس کو بخش دے۔

2 ...... اے اللہ تو اس پر رحم کر۔

3 ...... "مسند أبي داود الطيالسي"، الجزء العاشر، أبو صالح عن أبي هريرة رضى اللّٰه تعالىٰ عنه، الحديث: ٢٤١٥، ص٣١٧.
و "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة... إلخ، الحديث: ٥٥٩، ج١، ص٢٣٢.
اے اللہ اس کی توبہ قبول کر۔

4 ...... "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ١٣٢١٠، ج١٢، ص٢٤٠.

5 ......"مجمع الزوائد"، كتاب الصلاة،باب فضل الصلاة و حقنها للدم، الحديث: ١٦٤٠، ص٢٧.

6 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب التجارات، باب الأسواق، ودخولها، الحديث: ٢٢٣٤، ج٣، ص٥٣.

7 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصلاة فضل في الجماعة... إلخ، الحديث: ٢٨٥٢، ج٣، ص٥٥.

8 ...... "تاريخ بغداد"، رقم: ٦٢٣١، ج١١، ص٣٧٤.

www.dawateislami.net

ہے۔'' عرض کرتے ہیں: ''تیرے بندوں کے پاس سے، جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انھیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے۔'' (1)

حدیث ۳۵: ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسجد جماعت میں چالیس راتیں نماز عشا پڑھے، کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالٰی اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔'' (2)

حدیث ۳۶: طَبرانی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''سب نمازوں میں زیادہ گراں منافقین پر نماز عشا و فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے، اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے۔'' (3) یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔

حدیث ۳۷: بزّار نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو نماز عشا سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔'' (4) نماز نہ پڑھنے پر جو وعیدیں آئیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

حدیث ۳۸: صحیحین میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔'' (5)

حدیث ۳۹: ابو نعیم ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس نے قصداً نماز چھوڑی، جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔'' (6)

حدیث ۴۰: امام احمد اُمّ ایمن رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے، اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اس سے بری الذمہ ہیں۔'' (7)

حدیث ۴۱: شیخین نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں:

---

1 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٧٤٩٤، ج٣، ص٦٨.

2 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب المساجد... إلخ، باب صلاة العشاء و الفجر في جماعة، الحديث: ٧٩٨، ج١، ص٤٣٧، عن عمر ابن الخطاب رضي اللّٰه تعالىٰ عنه.

3 ...... ''المعجم الكبير''، الحديث: ١٠٠٨٢، ج١٠، ص٩٩.

4 ...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ١٩٤٩٧، ج٧، ص١٦٥، عن عائشة رضي اللّٰه تعالىٰ عنها.

5 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، الحديث: ٣٦٠٢، ج٢، ص٥٠١.

6 ...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ١٩٠٨٦، ج٧، ص١٣٢.

7 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث أم أيمن، الحديث: ٢٧٤٣٣، ج١٠، ص٣٨٦.

www.dawateislami.net

''جس دین میں نماز نہیں، اس میں کوئی خیر نہیں۔'' (1)

حدیث ۴۲ بیہقی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا ستون ہے۔'' (2)

حدیث ۴۳ بزّار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں، جس کے لیے نماز نہ ہو۔'' (3)

حدیث ۴۴ امام احمد و دارمی و بیہقی شُعَبُ الِا یمان میں راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جس نے نماز پر محافظت (مداومت) کی، قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' (4)

حدیث ۴۵ بُخاری و مُسلِم و امام مالک نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے پاس فرمان بھیجا کہ ''تمھارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے'' جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجۂ اولیٰ ضائع کرے گا۔'' (5)

حدیث ۴۶ ترمذی عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا نماز کے۔ (6) بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابۂ کرام مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبدالرحمٰن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و امام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا، اگرچہ ہمارے امام اعظم و دیگر آئمہ نیز بہت سے صحابۂ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے (7) پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص ''کافِر'' ہے۔

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عثمان بن أبي العاص، الحديث: ١٧٩٣٤، ج٦، ص ٢٧١.

2 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصلوٰت، الحديث: ٢٨٠٧، ج٣، ص٣٩.

3 ...... "كنزالعمال"، كتاب الصلاة، الحديث: ١٩٠٩٤، ج٧، ص ١٣٣.

4 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمرو، الحديث: ٦٥٨٧، ج٢، ص ٥٧٤.

5 ...... "الموطا" للإمام مالك، كتاب وقوت الصلاة، الحديث: ٦، ج١، ص ٣٥.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الإيمان، باب ماجاء في ترك الصلاة، الحديث: ٢٦٣١، ج٤، ص ٢٨٢.

7 ...... یعنی کافر نہیں کہتے۔

www.dawateislami.net

احکام فقہیّہ

مسئلہ ۱: ہر مکلّف یعنی عاقل بالغ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ ائمۂ ثلٰثہ مالک و شافعی و احمد رضی اللہ تعالٰی عنہم کے نزدیک سلطانِ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ [1] (درمختار)

مسئلہ ۲: بچّہ کی جب سات برس کی عمر ہو، تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے، تو مار کر پڑھوانا چاہیے۔ [2] (ابوداود و ترمذی)

مسئلہ ۳: نماز خالص عبادتِ بدنی ہے، اس میں نیابت جاری نہیں ہوسکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا نہ یہ ہوسکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطورِ فدیہ ادا کر دے البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے تو ادا کیا جائے [3] اور امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالٰی قبول ہو اور بے وصیت بھی وارث اس کی طرف سے دے کہ امید قبول وعفو ہے۔ [4] (درمختار و ردالمحتار و دیگر کتب)

مسئلہ ۴: فرضیت نماز کا سبب حقیقی امر الٰہی ہے اور سبب ظاہری وقت ہے کہ اوّل وقت سے آخر وقت تک جب ادا کرے ادا ہو جائے گی اور فرض ذمّہ سے ساقط ہو جائے گا اور اگر ادا نہ کی یہاں تک کہ وقت کا ایک خفیف جز باقی ہے تو یہی جز اخیر سبب ہے، تو اگر کوئی مجنون یا بے ہوش ہوش میں آیا یا حیض و نفاس والی پاک ہوئی یا صبی [5] بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا اور وقت صرف اتنا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو ان سب پر اس وقت کی نماز فرض ہوگئی اور جنون و بے ہوشی پانچ وقت سے زائد کو مستغرق نہ ہوں تو اگرچہ تکبیر تحریمہ کا بھی وقت نہ ملے نماز فرض ہے، قضا پڑھے۔ [6] (درمختار) حیض و نفاس والی میں تفصیل ہے، جو باب الحیض میں مذکور ہوئی۔ [7]

---

1 ...... "الدرالمختار"معه"ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۶.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاۃ،باب ماجاء متی یؤمر الصبي بالصلاۃ، الحدیث: ۴۰۷، ج۱، ص۴۱۶.

3 ...... نماز کا فدیہ ادا کرنے کا طریقہ **"بہارِ شریعت"** حصہ۴ **"قضا نماز کا بیان"** میں اور امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب **"نماز کے احکام"** صفحہ ۳۴۵ تا ۳۴۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب فیما یصیر الکافر به مسلما من الأفعال، ج۲، ص۱۲.

5 ...... بچہ۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۱۳،۱۵.

7 ...... اگر پوری مدت میں پاک ہوئی تو صرف اللہ اکبر کہنے کی گنجائش وقت میں ہونے سے نماز فرض ہو جائیگی اور اگر پوری مدت سے پہلے پاک =

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اوراب آخر وقت میں بالغ ہوا، تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر پڑھے یوہیں اگر معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا پھر آخر وقت میں اسلام لایا اس پر اس وقت کی نماز فرض ہے، اگرچہ اوّل وقت میں قبل ارتداد نماز پڑھ چکا ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ٦ نابالغ عشا کی نماز پڑھ کر سویا تھا اس کو احتلام ہوا اور بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر سے پیشتر آنکھ کھلی تو اس پر عشا کی نماز بالاجماع فرض ہے۔[2] (بحرالرائق)

مسئلہ ۷ کسی نے اوّل وقت میں نماز نہ پڑھی تھی اور آخر وقت میں کوئی ایسا عذر پیدا ہو گیا، جس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے مثلاً آخر وقت میں حیض ونفاس ہو گیا یا جنون یا بے ہوشی طاری ہوگئی تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی، اس کی قضا بھی ان پر نہیں ہے، مگر جنون و بے ہوشی میں شرط ہے کہ علی الاتصال[3] پانچ نمازوں سے زائد کو گھیر لیں، ورنہ قضا لازم ہوگی۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ یہ گمان تھا کہ ابھی وقت نہیں ہوا نماز پڑھ لی بعد نماز معلوم ہوا کہ وقت ہو گیا تھا نماز نہ ہوئی۔[5] (درمختار)

نماز کے وقتوں کا بیان

قال اللہ تعالیٰ:

﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴾[6]

= ہوئی یعنی حیض میں دس دن سے پہلے اور نفاس میں چالیس دن سے پہلے تو اتنا وقت درکار ہے کہ غسل کر کے کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے غسل کرسکنے میں مقدماتِ غسل، پانی لانا، کپڑے اُتارنا، پردہ کرنا بھی داخل ہیں۔ (ردالمحتار) ۱۲ منہ۔

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۱۵.

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۱۵۹.

3 ...... لگاتار۔ "بہارِ شریعت" حصہ۴، "نمازِ مریض کا بیان" میں ہے: اگر کسی وقت ہوش ہو جاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعۃً ہوش ہو جاتا ہے پھر وہی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں یعنی سب بیہوشیاں متصل سمجھی جائیں گی۔ (عالمگیری، درمختار)

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، ج۱، ص۵۱.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب فیما یصیر الکافر به مسلما من الأفعال، ج۲، ص۱٤.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۳٦.

6 ...... پ۵، النسآء: ۱۰۳.

www.dawateislami.net

بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے، وقت باندھا ہوا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَ حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَ لَهُ الۡحَمۡدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِیۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ ﴾ (1)

اللہ کی تسبیح کرو جس وقت تمھیں شام ہو (نماز مغرب وعشا) اور جس وقت صبح ہو (نماز فجر) اور اسی کی حمد ہے، آسمانوں اور زمین میں اور پچھلے پہر کو (نماز عصر) اور جب تمھیں دن ڈھلے (نماز ظہر)۔

احادیث

حدیث ۱: حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''فجر دو ہیں ایک وہ جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لیے اور نماز حلال دوسری وہ کہ اس میں نماز (فجر) حرام اور کھانا حلال۔'' (2)

حدیث ۲: نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس شخص نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوع آفتاب پالی، تو اس نے نماز پالی (اس پر فرض ہوگئی) اور جسے ایک رکعت عصر کی قبل غروب آفتاب مل گئی اس نے نماز پالی یعنی اس کی نماز ہوگئی۔'' (3) یہاں دونوں جگہ رکعت سے تکبیر تحریمہ مراد لی جائے گی یعنی عصر کی نیت باندھ لی تکبیر تحریمہ کہہ لی اس وقت تک آفتاب نہ ڈوبا تھا پھر ڈوب گیا نماز ہوگئی اور کافر مسلمان ہوا یا بچّہ بالغ ہوا اس وقت کہ آفتاب طلوع ہونے تک تکبیر تحریمہ کہہ لینے کا وقت باقی تھا، اس فجر کی نماز اس پر فرض ہوگئی، قضا پڑھے اور طلوع آفتاب کے بعد مسلمان یا بالغ ہوا تو وہ نماز اس پر فرض نہ ہوئی۔

حدیث ۳: ترمذی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔'' (4)

حدیث ۴: دیلمی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ''اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی۔'' (5) اور دیلمی کی

---

1 ...... پ ۲۱، الروم: ۱۷ ـ ۱۸.

2 ...... ''المستدرك'' للحاكم، كتاب الصلاة، فال الفجر فجران، الحديث: ۷۱۳، ج۱، ص۴۳۳.

3 ...... ''سنن النسائي''، كتاب المواقيت، باب من أدرك ركعتين من العصر، الحديث: ۵۱٤، ص۹۲.

4 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الإسفار بالفجر، الحديث: ۱۵٤، ج۱، ص۲۰٤.

5 ...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ۱۹۲۷۹، ج۷، ص۱٤۸.

www.dawateislami.net

دوسری روایت انھیں سے ہے کہ ''جو فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قلب کو منور کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا۔'' (1)

حدیث ۵ طَبرانی اَوسَط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دینِ حق پر رہے گی، جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی۔'' (2)

حدیث ۶ امام احمد و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''نماز کے لیے اوّل و آخر ہے، اوّل وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر اس وقت کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت کہ آفتاب کا قرص زرد ہو جائے، اور اول وقت مغرب کا اس وقت کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشا جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے۔'' (3) (یعنی وقت مباح بلا کراہت)۔

حدیث ۷ بُخاری و مُسلِم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے۔ دوزخ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزا بعض کو کھائے لیتے ہیں اسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں۔'' (4)

حدیث ۸ صحیح بُخاری شریف باب الاذان للمسافرین میں ہے، ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، مؤذن نے اَذان کہنی چاہی، فرمایا: ''ٹھنڈا کر''، پھر قصد کیا، فرمایا: ''ٹھنڈا کر''، پھر ارادہ کیا، فرمایا: ''ٹھنڈا کر، یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔'' (5)

حدیث ۹ و ۱۰ امام احمد و ابوداود، ابوایوب و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی، جب تک مغرب میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے گُتھ جائیں۔'' (6)

حدیث ۱۱ ابوداود نے عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''دن کی نماز

---

1 ...... ''الفردوس بمأثور الخطاب''، الحديث: ٥٦٢٤، ج٣، ص٥٢٠.

2 ...... ''المعجم الأوسط'' للطبراني، باب السين، الحديث: ٣٦١٨، ج٢، ص٣٩٠.

3 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصلاة، باب ماجاء في مواقيت الصلاة، الحديث: ١٥١، ج١، ص٢٠٢.

4 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب مواقيت الصلاة، باب الإبراد بالظهر في شدة الحر، الحديث: ٥٣٧-٥٣٨، ج١، ص١٩٩.

5 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافرين... إلخ، الحديث: ٦٢٩، ج١، ص٢٢٨.

6 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلوٰة، باب في وقت المغرب، الحديث: ٤١٨، ج١، ص١٨٣.

www.dawateislami.net

(عصر) ابر کے دن میں جلدی پڑھو اور مغرب میں تاخیر کرو۔" (1)

حدیث ۱۲ امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: "اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی، تو میں ان کو حکم فرما دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا کہ رب تبارک وتعالٰی آسمان پر خاص تجلّی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے: کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ قبول کروں۔" (2)

حدیث ۱۳ طَبرانی اَوسَط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: "جب فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سوا دو رکعت فجر کے۔" (3)

حدیث ۱۴ بُخاری و مُسلِم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: "بعد صبح نماز نہیں تاوقتیکہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔" (4)

حدیث ۱۵ صحیحین میں عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: "آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے، جب بلند ہو جاتا ہے، تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے، تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈوب جاتا ہے جُدا ہو جاتا ہے، تو ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔" (5)

مسائلِ فقہیّہ

مسئلہ ۱ **وقت فجر:** طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔(6) (متون)

فائدہ: صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب (7) کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے اس کے اوپر

---

1 ...... "مراسيل أبي داود" مع "سنن أبي داود"، كتاب الصلوة، ص ٥ .

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٩٥٩٧، ج٣، ص٤٢٧ .

3 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الألف، الحديث: ٨١٦، ج١، ص٢٣٨ .

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب مواقيت الصلاة، باب لا تتحرى الصلاة قبل ...الخ، الحديث:٥٨٦، ج١، ص ٢١٣ .

5 ...... لم نجدهذا الحديث في الصحيحين .

"كنزالعمال"، كتاب الصلاة الأوقات المكروهة، الحديث: ١٩٥٨٥، ج٧، ص ١٧١ .

6 ...... "مختصر القدوري"، كتاب الصلاة، ص١٥٣ .

7 ...... مشرق۔

www.dawateislami.net

آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی اور زمین پر اجالا ہوجاتا ہے اور اس سے قبل بیچ آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے، جس کے نیچے سارا اُفق سیاہ ہوتا ہے، صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے، یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہوجاتی ہے، اس کو صبح کاذب کہتے ہیں، اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا یہ جو بعض نے لکھا کہ صبح کاذب کی سپیدی جا کر بعد کو تاریکی ہوجاتی ہے، محض غلط ہے، صحیح وہ ہے جو ہم نے بیان کیا۔

مسئلہ ۲: مختار یہ ہے کہ نماز فجر میں صبح صادق کی سپیدی چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشا اور سحری کھانے میں اس کے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو۔[1] (عالمگیری)

فائدہ: صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد[2] میں کم از کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا پینتیس (۳۵) منٹ نہ اس سے کم ہوگا نہ اس سے زیادہ، اکیس (۲۱) مارچ کو ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہوتا ہے، پھر بڑھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹا ۳۵ منٹ ہوجاتا ہے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے، یہاں تک کہ (۲۲) ستمبر کو ایک گھنٹا ۱۸ منٹ ہوجاتا ہے، پھر بڑھتا ہے، یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹا ۲۴ منٹ ہوتا ہے، پھر کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۱ مارچ کو وہی ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہوجاتا ہے، جو شخص وقت صحیح نہ جانتا ہو اسے چاہیے کہ گرمیوں میں ایک گھنٹا ۴۰ منٹ باقی رہنے پر سحری چھوڑ دے خصوصاً جون جولائی میں اور جاڑوں میں ڈیڑھ گھنٹا رہنے پر خصوصاً دسمبر جنوری میں اور مارچ و ستمبر کے اواخر میں جب دن رات برابر ہوتا ہے، تو سحری ایک گھنٹا چوبیس منٹ پر چھوڑے اور سحری چھوڑنے کا جو وقت بیان کیا گیا اس کے آٹھ دس منٹ بعد اَذان کہی جائے تاکہ سحری اور اَذان دونوں طرف احتیاط رہے، بعض ناواقف آفتاب نکلنے سے دو پونے دو گھنٹے پہلے اَذان کہہ دیتے ہیں پھر اسی وقت سنت بلکہ فرض بھی بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں، نہ یہ اَذان ہو نہ نماز، بعضوں نے رات کا ساتواں حصہ وقتِ فجر سمجھ رکھا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں ماہِ جون و جولائی میں جب کہ دن بڑا ہوتا ہے اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے، ان دنوں تو البتہ وقت صبح رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ پہلے ہوجاتا ہے، مگر دسمبر جنوری میں جب کہ رات چودہ گھنٹے کی ہوتی ہے، اسوقت فجر کا وقت نواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہوجاتا ہے۔ ابتدائے وقت فجر کی شناخت دشوار ہے، خصوصاً جب کہ گرد وغبار ہو یا چاندنی رات ہو لہٰذا ہمیشہ طلوع آفتاب کا خیال رکھے کہ آج جس وقت طلوع ہوا دوسرے دن اسی حساب سے وقت متذکرۂ بالا[3] کے اندر اندر اَذان و نماز فجر ادا کی جائے۔ (از افاداتِ رضویہ)

---

[1] ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۱.

[2] ...... شہروں۔　[3] ...... متذکرۂ بالا یعنی اوپر ذکر کیے گئے۔

www.dawateislami.net

وقت ظہر و جُمعہ: آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے، کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دو چند ہو جائے۔ [1] (متون)

فائدہ: ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے، کہ اس دن آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور وہ موسم اور بلاد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے، دن جتنا گھٹتا ہے، سایہ بڑھتا جاتا ہے اور دن جتنا بڑھتا ہے، سایہ کم ہوتا جاتا ہے، یعنی جاڑوں [2] میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم اور ان شہروں میں کہ خطِ استوا کے قرب میں واقع ہیں، کم ہوتا ہے، بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں جب آفتاب بالکل سمت راس [3] پر ہوتا ہے، چنانچہ موسم سرما ماہِ دسمبر میں ہمارے ملک کے عرض البلد پر کہ ۲۸ درجہ کے قریب پر واقع ہے، ساڑھے آٹھ قدم سے زائد یعنی سوائے کے قریب سایہ اصلی ہو جاتا ہے اور مکۂ معظمہ میں جو ۲۱ درجہ پر واقع ہے، ان دنوں میں سات قدم سے کچھ ہی زائد ہوتا ہے، اس سے زائد پھر نہیں ہوتا اسی طرح موسم گرما میں مکۂ معظمہ میں ۲۷ مئی سے ۳۰ مئی تک دوپہر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا، اس کے بعد پھر وہ سایہ الٹا ظاہر ہوتا ہے، یعنی سایہ جو شمال کو پڑتا تھا، اب مکۂ معظمہ میں جنوب کو ہوتا ہے اور ۲۲ جون تک پاؤ قدم تک بڑھ کر پھر گھٹتا ہے، یہاں تک کہ پندرہ جولائی سے اٹھارہ جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے، اس کے بعد پھر شمال کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں نہ کبھی جنوب میں پڑتا ہے، نہ کبھی معدوم ہوتا بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ جون کو نصف قدم باقی رہتا ہے۔ (ازافاداتِ رضویہ)

فائدہ: آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصلاً جھکی نہ ہو آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا، اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا، جب کم ہونا موقوف ہو جائے، تو اس وقت خط نصف النہار پر پہنچا اور اس وقت کا سایہ سایۂ اصلی ہے، اس کے بعد بڑھنا شروع ہوگا اور یہ دلیل ہے، کہ خط نصف النہار سے متجاوز ہوا اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے اس لیے کہ سایہ کا کم و بیش ہونا خصوصاً موسم گرما میں جلد تمیز نہیں ہوتا، اس سے بہتر طریقہ خط نصف النہار کا ہے کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کمپاس سے سوئی کی سیدھ پر خط نصف النہار کھینچ دیں اور ان ملکوں میں اس خط کے جنوبی کنارے پر کوئی مخروطی شکل کی نہایت باریک نوک دار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں کہ شرق یا غرب کو اصلاً نہ جھکی ہو، اور وہ خط نصف النہار اس کے قاعدے کے عین وسط میں ہو۔ جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر منطبق ہو ٹھیک دوپہر ہو گیا، جب بال برابر پورب کو جھکے دوپہر ڈھل گیا، ظہر کا وقت آ گیا۔

---

1 ...... "مختصر القدوري"، كتاب الصلاة، ص ۱۵۳.

2 ...... سردیوں۔

3 ...... یعنی بالکل سر کے اوپر۔

www.dawateislami.net

وقت عصر: بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے، آفتاب ڈوبنے تک ہے۔[1] (متون)

فائدہ: ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹا ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶ منٹ ہے، اس کی تفصیل یہ ہے، ۲۴ اکتوبر تحویل عقرب[2] سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۳۶ منٹ پھر یکم نومبر سے ۱۸ فروری یعنی پونے چار مہینے تک تقریباً ایک گھنٹا ۳۵ منٹ سال میں یہ سب سے چھوٹا وقت عصر ہے، ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا، پھر ۱۹ فروری تحویل حوت سے ختم ماہ تک ایک گھنٹا ۳۶ منٹ، پھر مارچ کے ہفتۂ اوّل میں ایک گھنٹا ۳۷ منٹ، ہفتۂ دوم میں ایک گھنٹا ۳۸ منٹ، ہفتۂ سوم میں ایک گھنٹا ۴۰ منٹ، پھر ۲۱ مارچ تحویل حمل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۱ منٹ، پھر اپریل کے ہفتۂ اوّل میں ایک گھنٹا ۴۳ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۵ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۸ منٹ، پھر ۲۰ و ۲۱ اپریل تحویل ثور سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۵۰ منٹ، پھر مئی کے ہفتۂ اول میں ایک گھنٹا ۵۳ منٹ، ہفتۂ دوم میں ایک گھنٹا ۵۵ منٹ، ہفتۂ سوم میں ایک گھنٹا ۵۸ منٹ، پھر ۲۲ و ۲۳ مئی تحویل جوزا سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ، پھر جون کے پہلے ہفتہ میں دو گھنٹے ۳ منٹ، ہفتۂ دوم میں دو گھنٹے ۴ منٹ، ہفتۂ سوم میں دو گھنٹے ۵ منٹ، پھر ۲۲ جون تحویل سرطان سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ۶ منٹ، پھر ہفتۂ اوّل جولائی میں دو گھنٹے ۵ منٹ، دوسرے ہفتہ میں دو گھنٹے ۴ منٹ، تیسرے ہفتہ میں دو گھنٹے دو منٹ، پھر ۲۳ جولائی تحویل اسد کو دو گھنٹے ایک منٹ اس کے بعد سے آخر ماہ تک دو گھنٹے، پھر اگست کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۸ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۵ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۱ منٹ، پھر ۲۳ و ۲۴ اگست تحویل سنبلہ کو ایک گھنٹا ۵۰ منٹ، پھر اس کے بعد سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۸ منٹ، پھر ہفتۂ اول ستمبر میں ایک گھنٹا ۴۶ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۴ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۲ منٹ، پھر ۲۳، ۲۴ ستمبر تحویل میزان میں ایک گھنٹا ۴۱ منٹ، پھر اس کے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۰ منٹ، پھر ہفتۂ اوّل اکتوبر میں ایک گھنٹا ۳۹ منٹ، ہفتۂ دوم میں ایک گھنٹا ۳۸ منٹ، ہفتۂ سوم میں ۲۳ اکتوبر تک ایک گھنٹا ۳۷ منٹ، غروب آفتاب سے پیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ (از افاداتِ رضویہ)

وقت مغرب: غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔[3] (متون)

---

1 ...... "مختصرالقدوري"، كتاب الصلاة، ص ١٥٤.

2 ...... ایک بُرج کا نام ہے۔ بارہ بُرج جو سات سیارہ ستاروں کی منزلیں ہیں۔ بُرج یہ ہیں:
(۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت۔ ("معالم التنزيل"، ج۳، ص۳۱۸، ملخّصاً)

3 ...... "مختصرالقدوري"، كتاب الصلاة، ص ١٥٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے، جو جانب مغرب میں سُرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔[1] (ہدایہ،شرح وقایہ، عالمگیری، افاداتِ رضویہ) اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ اورزیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا ۳۵ منٹ ہوتا ہے۔[2] (فتاویٰ رضویہ) فقیر نے بھی بکثرت اس کا تجربہ کیا۔

فائدہ: ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

وقت عشا و وتر: غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے، اس جنوباً شمالاً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً طویل باقی رہتی ہے، اس کا کچھ اعتبار نہیں، وہ جانب شرق میں صبح کاذب کی مثل ہے۔[3]

مسئلہ ۴ اگرچہ عشا و وتر کا وقت ایک ہے، مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے، کہ عشا سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لیے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہوگئے۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵ جن شہروں میں عشا کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے (جیسے بلغار و لندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشا کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں سیکنڈوں اور منٹوں کے لیے ہوتا ہے) تو وہاں والوں کو چاہیے کہ ''ان دنوں کی عشا و وتر کی قضا پڑھیں۔''[5] (درمختار، ردالمحتار)

اوقات مستحبہ: فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اسفار میں (جب خوب اُجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے، کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے، کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کرکے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

---

1 ...... ''الهداية''، كتاب الصلاة، باب المواقيت، ج١، ص٤٠.

2 ...... الفتاوى الرضوية''، كتاب الصلاة، باب الأوقات، ج٥، ص١٥٣.

3 ...... الفتاوى الرضوية''، كتاب الصلاة، باب الأوقات، ج٥، ص١٥٣.

4 ...... ''الفتاوى الهندية''، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الأول، ج١، ص٥١.
و ''الدرالمختار''، كتاب الصلاة، ج٢، ص٢٣.

5 ...... ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، كتاب الصلاة، مطلب في فاقدوقت العشاء كأهل بلغار، ج٢، ص٢٤.

6 ...... ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج٢، ص٣٠.
و ''الفتاوى الهندية''، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج١، ص٥١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶ حاجیوں کے لیے مزدلفہ میں نہایت اوّل وقت فجر پڑھنا مستحب ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (یعنی اوّل وقت) میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے، کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸ جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے، خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اوّل وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لیے جماعت کا ترک جائز نہیں، موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۹ جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے، جو ظہر کے لیے ہے۔[4] (بحر)

مسئلہ ۱۰ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے، مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرص آفتاب میں زردی آجائے، کہ اس پر بے تکلّف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۱ بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اوّل میں پڑھیں[6] اور عصر مثل ثانی کے بعد۔[7] (غنیہ)

مسئلہ ۱۲ تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے، جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں، تو اسی قدر وقتِ کراہت ہے یو ہیں بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔[8] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۳ تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کیے جائیں، پچھلے حصہ میں ادا کریں۔[9] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۴ عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی، مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آگیا تو اس میں کراہت نہیں۔[10] (بحر و عالمگیری و درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج١، ص٥٢.
2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٣٠.
3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج١، ص٥٢.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٣٥.
4 ...... "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، ج١، ص٤٢٩.
5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج١، ص٥٢.
6 ...... اگر کوئی ظہر مثل ثانی میں پڑھے تو بھی حرج نہیں کیونکہ ظہر میں کوئی بھی وقت مکروہ نہیں ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ظہر میں کوئی وقت مکروہ نہیں۔(انظر جدالممتار، کتاب الصلاۃ، باب الاوقات، مطلب: فی طلوع الشمس...الخ، ج۲، ص۵۲)۔... علمیہ
7 ...... "غنية المتملي شرح منية المصلي"، الشرط الخامس، ص٢٢٧.
8 ...... "الفتاوی الرضوية"، كتاب الصلاة، باب الأوقات، ج٥، ص١٣٨. ملخصاً.
9 ...... "البحرالرائق".
10 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج١، ص٥٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۵: روزِ ابر[1] کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل[2] مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہِ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گُتھ گئے، تو مکروہِ تحریمی۔[3] (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۶: عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے، کہ باعثِ تقلیلِ جماعت ہے۔[4] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۷: نمازِ عشا سے پہلے سونا اور بعد نمازِ عشا دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے، ضروری باتیں اور تلاوتِ قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یوہیں طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک ذکرِ الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے، ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے، پھر اگر پچھلے کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے وتر کا اعادہ جائز نہیں۔[6] (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: ابر کے دن عصر و عشا میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر۔[7] (متون)

مسئلہ ۲۰: سفر وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے، خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی ہی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی کو اس قدر مؤخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہوگئی کہ بصورتِ قضا پڑھ لی اگرچہ نماز کے قضا کرنے کا گناہِ کبیرہ سر پر ہوا اور پہلی صورت میں تو دوسری نماز ہوگی ہی نہیں اور فرض ذمہ پر باقی ہے۔ ہاں اگر عذر سفر و مرض وغیرہ سے صورۃً جمع کرے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اوّل وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔[8] (عالمگیری مع زیادۃ التفصیل)

---

1 ...... روزِ ابر یعنی جس دن بادل چھائے ہوں۔ 2 ...... جلدی پڑھنا۔

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول في المواقیت، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۲.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۳۳.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۳۲، و "البحرالرائق"، کتاب الصلاۃ، ج۱، ص۴۳۰.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۵۵.
و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج۲، ص۳۳.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج۲، ص۳۴.

7 ...... "الهدایة"، کتاب الصلاۃ، باب الأول في المواقیت، فصل ویستحب الإسفار بالفجر، ج۱، ص۴۱.

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول في المواقیت، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۱ عرفہ ومزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، کہ عرفہ میں ظہر وعصر وقت ظہر میں پڑھی جائیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشا وقت عشا میں۔[1] (عالمگیری)

اوقاتِ مکروہہ: طلوع وغروب ونصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا، یوہیں سجدۂ تلاوت وسجدۂ سہو بھی ناجائز ہے، البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے، یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلنے تک ہے جس کو ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے، اس کے برابر برابر دو حصے کریں، پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استواو ممانعت ہر نماز ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۲۲ عوام اگر صبح کی نماز آفتاب نکلنے کے وقت پڑھیں تو منع نہ کیا جائے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ جنازہ اگر اوقاتِ ممنوعہ میں لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں کراہت، اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے طیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقتِ کراہت آگیا۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقتِ کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کرلیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقتِ غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقتِ مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ ان اوقات میں قضا نماز ناجائز ہے اور اگر قضا شروع کر لی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقتِ غیر

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج١، ص٥٢.

2 ...... المرجع السابق، الفصل الثالث، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٣٧.

و "الفتاوی الرضوية"، كتاب الصلاة، باب الأوقات، ج٥، ص١٢٢.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٣٨.

مگر بعد نماز کہہ دیا جائے کہ نماز نہ ہوئی، آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھیں۔ ۱۲ منہ

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: يشترط العلم بدخول الوقت، ج٢، ص٤٣.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج١، ص٥٢.

www.dawateislami.net

مکروہ میں پڑھے اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی تو فرض ساقط ہو جائے گا اور گنا ہگار ہوگا۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۶ کسی نے خاص ان اوقات میں نماز پڑھنے کی نذر مانی یا مطلقاً نماز پڑھنے کی منت مانی، دونوں صورتوں میں ان اوقات میں اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں، بلکہ وقت کامل میں اپنی منت پوری کرے۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ ان وقتوں میں نفل نماز شروع کی تو وہ نماز واجب ہوگئی، مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے اور اگر پوری کر لی تو گنہگار ہوا اور اب قضا واجب نہیں۔[3] (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۲۸ جو نماز وقت مباح یا مکروہ میں شروع کر کے فاسد کر دی تھی، اس کو بھی ان اوقات میں پڑھنا ناجائز ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ ان اوقات میں تلاوتِ قرآن مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ بارہ (۱۲) وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے اور ان کے بعض یعنی ۶ و ۱۲ میں فرائض و واجبات و نمازِ جنازہ و سجدۂ تلاوت کی بھی ممانعت ہے۔

(۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔[6]

مسئلہ ۳۱ اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پیشتر[7] نماز نفل پڑھ رہا تھا، ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ فجر طلوع کر آئی تو دوسری بھی پڑھ کر پوری کرلے اور یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہوسکتیں، اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی اور ایک رکعت کے بعد طلوع فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کرلیں تو پچھلی دو رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ نمازِ فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگر چہ وقت وسیع باقی ہو اگر چہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہتا ہو، جائز نہیں۔[9] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۴۳.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۴۳.

4 ...... المرجع السابق، ص ۴۵.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۴۴.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول في المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲.

7 ...... پہلے۔

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول في المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲.

9 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول في المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۳ فرض سے پیشتر سنت فجر شروع کرکے فاسد کردی تھی اوراب فرض کے بعداس کی قضاپڑھنا چاہتا ہے، یہ بھی جائز نہیں۔[1] (عالمگیری)

(۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لیے اِقامت ہوئی تو اِقامت سے ختم جماعت تک نفل وسنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ اگرنماز فجر قائم ہوچکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہوگی، تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہوگا تو جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز وگناہ ہے اور باقی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔[2] (عالمگیری، درمختار)

(۳) نمازِعصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے، نفل نماز شروع کرکے توڑ دی تھی اس کی قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھ لی تو ناکافی ہے، قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔[3] (عالمگیری، درمختار)

(۴) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک۔[4] (عالمگیری، درمختار) مگر امام ابن الہمام نے دو رکعت خفیف کا استثنا فرمایا۔[5]

(۵) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبۂ جُمعَہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے فرض جُمعَہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے، یہاں تک کہ جُمعَہ کی سنتیں بھی۔[6] (درمختار)

(۶) عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جُمعَہ کا ہو یا خطبۂ عیدین یا کسوف واستسقا وحج ونکاح کا ہو ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی ناجائز ہے، مگر صاحب ترتیب کے لیے خطبۂ جُمعَہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳۴ جُمعَہ کی سنتیں شروع کی تھیں کہ امام خطبہ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا چاروں رکعتیں پوری کرلے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج١، ص٥٣.

2 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٤٨.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج١، ص٥٣.

4 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٤٦.

5 ...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب النوافل، ج١، ص٣٨٩.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٤٧.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٤٨.

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج١، ص٥٣.

www.dawateislami.net

(۷) نمازِ عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے، خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ و مسجد میں۔[1] (عالمگیری، درمختار)

(۸) نمازِ عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے، جب کہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔[2] (عالمگیری، درمختار)

(۹) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں، ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔[3]

(۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب و عشا جمع کیے جاتے ہیں، فقط ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے، بعد میں مکروہ نہیں۔[4] (عالمگیری، درمختار)

(۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر وظہر مکروہ ہے۔[5]

(۱۲) جس بات سے دل بٹے اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کیے ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانے یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے۔[6] (عالمگیری وغیرہ) یو ہیں کھانا سامنے آگیا اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے خشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔[7] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: فجر اور ظہر کے پورے وقت اوّل سے آخر تک بلا کراہت ہیں۔[8] (بحرالرائق) یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھی جائیں اصلاً مکروہ نہیں۔

اَذان کا بیان

قال اللہ تعالٰی:

﴿ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝۳۳ ﴾[9]

اس سے اچھی کس کی بات، جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں ہوں۔

---

1 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج ٢، ص ٥٠.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج ٢، ص ٥٠.

4 ...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج ١، ص ٥٣.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج ٢، ص ٥٠.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج ١، ص ٥٣.

7 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج ٢، ص ٥١.

8 ...... "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، ج ١، ص ٤٣٢.

9 ...... پ ٢٤، حٰمٓ السجدة: ٣٣.

www.dawateislami.net

امیر المومنین فاروقِ اعظم اور عبداللہ بن زید بن عبد رَبّہٖ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اَذان خواب میں تعلیم ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ خواب حق ہے'' اور عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''جاؤ بلال کو تلقین کرو، وہ اَذان کہیں کہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں۔'' [1] اس حدیث کو ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے روایت کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا: کہ ''اَذان کے وقت کانوں میں انگلیاں کرلو، کہ اس کے سبب آواز زیادہ بلند ہوگی۔'' [2] اس حدیث کو ابن ماجہ نے عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

اَذان کہنے کی بہت بڑی بڑی فضیلتیں احادیث میں مذکور ہیں، بعض فضائل ذکر کیے جاتے ہیں:

حدیث ۱ مُسلِم واحمد وابن ماجہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔'' [3] علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں، یہ حدیث متواتر ہے اور حدیث کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ مؤذن رحمتِ الٰہی کے بہت امیدوار ہوں گے کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے، اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے یا اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کو ثواب بہت ہے اور بعضوں نے کہا یہ کنایہ ہے، اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لیے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے، اس کی گردن جھک جاتی ہے۔ [4]

حدیث ۲ امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے، اس کے لیے مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر تر وخشک جس نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے۔'' [5] اور ایک روایت میں ہے کہ ''ہر تر وخشک جس نے آواز سنی اس کے لیے گواہی دے گا۔'' [6] دوسری روایت میں ہے، ''ہر ڈھیلا اور پتھر اس کے لیے گواہی دے گا۔'' [7]

حدیث ۳ بُخاری ومُسلِم ومالک وابوداود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب اَذان کہی جاتی ہے، شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے، یہاں تک کہ اَذان کی آواز اسے نہ پہنچے، جب اَذان پوری ہوجاتی ہے، چلا

---

1 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان، الحديث: ٤٩٩، ج١، ص٢١٠.

2 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب الأذان، باب السنة في الأذان، الحديث: ٧١٠، ج١، ص٣٩٥.

3 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الصلاة، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٣٨٧، ص٢٠٤.

4 ...... ''التيسير'' شرح ''الجامع الصغير''، حرف الميم، تحت الحديث: ٩١٣٦، ج٦، ص٣١٣.

5 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٧٦١٥، ج٣، ص٨٩.

6 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٩٥٤٦، ج٣، ص٤٢٠.

7 ...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ٢٠٨٧٨، ج٧، ص٢٧٧، الحديث: ٢٠٩١٣، ص٢٨٠.

www.dawateislami.net

آتا ہے، پھر جب اِقامت کہی جاتی ہے، بھاگ جاتا ہے، جب پوری ہولیتی ہے، آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے، کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر وہ جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کتنی پڑھی۔'' (1)

حدیث ۴: صحیح مُسلِم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''شیطان جب اَذان سنتا ہے، اتنی دور بھاگتا ہے، جیسے روحا اور روحا مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔'' (2)

حدیث ۵: طَبَرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''اَذان دینے والا کہ طالبِ ثواب ہے، اس شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔'' (3)

حدیث ۶: امام بُخاری اپنی تاریخ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جب مؤذن اَذان کہتا ہے، رب عزوجل اپنا دستِ قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے اور یونہیں رہتا ہے، یہاں تک کہ اَذان سے فارغ ہو اور اس کی مغفرت کردی جاتی ہے، جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہوتا ہے، رب عزوجل فرماتا ہے: ''میرے بندہ نے سچ کہا اور تو نے حق گواہی دی، لہٰذا تجھے بشارت ہو۔'' (4)

حدیث ۷: طَبَرانی صَغیر میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس بستی میں اَذان کہی جائے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔'' (5)

حدیث ۸: طَبَرانی معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس قوم میں صبح کو اَذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جن میں شام کو اَذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے صبح تک امان ہے۔'' (6)

حدیث ۹: ابویعلی مُسند میں اُبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''میں جنت میں گیا، اس میں موتی کے گنبد دیکھے، اس کی خاک مشک کی ہے، فرمایا: ''اے جبریل! یہ کس کے لیے ہے؟ عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب فضل التأذين، الحديث: ٦٠٨، ج١، ص٢٢٢.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث:٣٨٨، ص٢٠٤.

3 ...... "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ١٣٥٥٤، ج١٢، ص٣٢٢.

4 ...... لم نجد الحديث في تاريخ البخاري.

"الجامع الصغير" للسيوطي، حرف الهمزة، الحديث: ٣٦٦، ص٢٨.

5 ...... "المعجم الصغير" للطبراني، باب الصاد، ج١، ص١٧٩.

6 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٤٩٨، ج٢٠، ص٢١٥.

www.dawateislami.net

کی اُمّت کے مؤذنوں اور اماموں کے لیے۔'' (1)

حدیث ۱۰ امام احمد ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اَذان کہنے میں کتنا ثواب ہے، تو اس پر باہم تلوار چلتی۔'' (2)

حدیث ۱۱ ترمذی و ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے سات برس ثواب کے لیے اَذان کہی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نار سے براءت لکھ دے گا۔'' (3)

حدیث ۱۲ ابن ماجہ و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے بارہ برس اَذان کہی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور ہر روز اس کی اَذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اِقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔'' (4)

حدیث ۱۳ بیہقی کی روایت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے سال بھر اَذان پر محافظت کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔'' (5)

حدیث ۱۴ بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے پانچ نمازوں کی اَذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں معاف ہو جائیں گے اور جو اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں اِمامت کرے ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے اس کے جو گناہ پیشتر ہوئے معاف کر دیئے جائیں گے۔'' (6)

حدیث ۱۵ ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو سال بھر اَذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے، قیامت کے دن بلایا جائے گا اور جنت میں دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا جس کے لیے تُو چاہے شفاعت کر۔'' (7)

حدیث ۱۶ خطیب و ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''مؤذنوں کا حشر

---

1 ...... "الجامع الصغير"، حرف الدال، الحديث: ٤١٧٩، ص٢٥٥.

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١٢٤١، ج٤، ص٥٩.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأذان... إلخ، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٧٢٧، ج١، ص٤٠٢.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأذان... إلخ، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٧٢٨، ج١، ص٤٠٢.

5 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصلاة، فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٣٠٥٨، ج٣، ص١١٩.

6 ...... "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب الترغيب في الأذان، الحديث: ٢٠٣٩، ج١، ص٦٣٦.

7 ...... "الجامع الصغير"، حرف الميم، الحديث: ٨٣٧٩، ص٥١١.

www.dawateislami.net

یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، ان کے آگے بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ ہوں گے سب کے سب بلند آواز سے اَذان کہتے ہوئے آئیں گے، لوگ ان کی طرف نظر کریں گے، پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا، یہ اُمّت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مؤذن ہیں، لوگ خوف میں ہیں اوران کو خوف نہیں لوگ غم میں ہیں، ان کو غم نہیں۔'' (1)

حدیث ۱۷: ابوالشیخ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جب اَذان کہی جاتی ہے، آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے، جب اِقامت کا وقت ہوتا ہے، دُعا رد نہیں کی جاتی۔'' (2) ابوداود وترمذی کی روایت انھیں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اَذان و اِقامت کے درمیان دُعا رد نہیں کی جاتی۔'' (3)

حدیث ۱۸: دارمی وابوداود نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: دو دُعائیں رد نہیں ہوتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں، اَذان کے وقت اور جہاد کی شدّت کے وقت۔'' (4)

حدیث ۱۹: ابوالشیخ نے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''اے ابن عباس! اَذان کو نماز سے تعلق ہے، تو تم میں کوئی شخص اَذان نہ کہے مگر حالتِ طہارت میں۔'' (5)

حدیث ۲۰: ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ (6) ''کوئی شخص اَذان نہ دے مگر باوضو۔''

حدیث ۲۱: بُخاری وابوداود وترمذی ونَسائی وابن ماجہ واحمد جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ''جو اَذان سُن کر یہ دُعا پڑھے۔

'' اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ط '' اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔'' (7)

---

1. ...... ''تاريخ بغداد''، باب الميم، ذكر من اسمه موسى، رقم: ٦٩٩٥، ج١٣، ص٣٩.
2. ...... ''كنزالعمال''، كتاب الأذان، كتاب الصلاة، الحديث: ٢٠٩١٠، ج٧، ص٢٧٩.
3. ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب ماجاء، في الدعاء بين الأذان و الإقامة، الحديث: ٥٢١، ج١، ص٢٢٠.
4. ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء، الحديث: ٢٥٤٠، ج٣، ص٢٩.
5. ...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ٢٠٩٧٢، ج٧، ص٢٨٤.
6. ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الأذان بغير وضوء، الحديث: ٢٠٠، ج١، ص٢٤٣.
7. ...... ''صحيح البخاري''، كتاب التفسير، ١١ ـ باب، الحديث: ٤٧١٩، ج٣، ص٢٦٢.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۲ امام احمد ومُسلِم وابوداود وترمذی ونسائی کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے کہ ''مؤذن کا جواب دے پھر مجھ پر درود پڑھے پھر وسیلہ کا سوال کرے۔'' (1)

حدیث ۲۳ طَبَرانی کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے '' وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ''بھی ہے۔ (2)

حدیث ۲۴ طَبَرانی کبیر میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جب تُو اَذان سُنے تو اللہ کے داعی کا جواب دے۔'' (3)

حدیث ۲۵ ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جب مؤذّن کو اَذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے، تم بھی کہو۔'' (4)

حدیث ۲۶ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''مومن کو بدبختی و نامرادی کے لیے کافی ہے کہ موذّن کو تکبیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔'' (5)

حدیث ۲۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''ظلم ہے، پورا ظلم اور کفر ہے اور نفاق ہے، یہ کہ اللہ کے منادی کو اَذان کہتے سُنے اور حاضر نہ ہو۔'' (6) یہ دونوں حدیثیں طَبَرانی نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیں اَذان کے جواب کا نہایت عظیم ثواب ہے۔

حدیث ۲۸ ابوالشیخ کی روایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے: ''اس کی مغفرت ہو جائے گی۔'' (7)

حدیث ۲۹ ابن عساکر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے گروہ زنان! جب تم بلال کو اَذان و اِقامت کہتے سنو، تو جس طرح وہ کہتا ہے، تم بھی کہو کہ اللہ تعالٰی تمھارے لیے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ محو کرے گا، عورتوں نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کے لیے دُونا۔'' (8)

---

1 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الصلاة، باب استيجاب القول... إلخ، الحديث: ٣٨٤، ص٢٠٣. عن عبدالله بن عمرو.

2 ...... ''المعجم الكبير'' للطبراني، الحديث: ١٢٥٥٤، ج١٢، ص٦٦ ـ ٦٧.

3 ...... ''المعجم الكبير'' للطبراني، الحديث: ٣٠٤، ج١٩، ص١٣٨.

4 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب الأذان... إلخ، باب مايقال، إذا أذن المؤذن، الحديث: ٧١٨، ج١، ص٣٩٧.

5 ...... ''المعجم الكبير'' للطبراني، الحديث: ٣٩٦، ج٢٠، ص١٨٣.

6 ...... ''المعجم الكبير'' للطبراني، الحديث: ٣٩٤، ج٢٠، ص١٨٣.

7 ...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ٢١٠٠٤، ج٧، ص٢٨٧.

8 ...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ٢١٠٠٥، ج٧، ص٢٨٧.

www.dawateislami.net

حدیث ۳۰ طَبرانی کی روایت میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے کہ: ''عورتوں کے لیے ہر کلمہ کے مقابل دس لاکھ درجے بلند کیے جائیں گے۔'' فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی، یہ عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا: ''مردوں کے لیے دُونا۔'' (1)

حدیث ۳۱ حاکم وابونعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''مؤذن کونماز پڑھنے والے پر دوسوبیس حسنہ زیادہ ہے، مگر وہ جواس کی مثل کہے اور اگر اِقامت کہے تو ایک سو چالیس نیکی ہے، مگر وہ جو اس کی مثل کہے۔'' (2)

حدیث ۳۲ صحیح مُسلِم میں امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جب مؤذن اَذان دے، تو جو شخص اس کی مثل کہے اور جب وہ ''حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کہے، تو یہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کہے جنت میں داخل ہوگا۔'' (3)

حدیث ۳۳ ابوداود وترمذی وابن ماجہ نے روایت کی، زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: ''نمازِ فجر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اَذان کہنے کا مجھے حکم دیا، میں نے اَذان کہی، بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اِقامت کہنی چاہی، فرمایا: ''صدائی نے اَذان کہی اور جو اَذان دے وہی اِقامت کہے۔'' (4)

مسائل فقہیہ: اَذان عرفِ شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے، جس کے لیے الفاظ مقرر ہیں، الفاظِ اَذان یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ

---

1 ...... ''المعجم الکبیر'' للطبراني، الحدیث: ۲۸، ج۲٤، ص۱٦.

2 ...... ''کنزالعمال''، کتاب الصلاۃ، الحدیث: ۲۱۰۰۸، ج۷، ص۲۸۷.

3 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، الحدیث: ۳۸۵، ص۲۰۳.

4 ...... ''جامع الترمذي''، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء أن من أذن فھو یقیم، الحدیث: ۱۹۹، ج۱، ص۲٤۳.

www.dawateislami.net

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ .[1]

مسئلہ ۱: فرض پنج گانہ کہ انھیں میں جُمعہ بھی ہے، جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پرادا کیے جائیں توان کے لیے اَذان سنت مؤکدہ ہے اوراس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگراذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے، یہاں تک کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا اگرکسی شہر کے سب لوگ اَذان ترک کردیں، تو میں ان سے قِتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اورقید کروں گا۔[2] (خانیہ وہندیہ ودرمختار وردالمحتار)

مسئلہ ۲: مسجد میں بلا اَذان واِقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اَذان نہ کہے، اگرکوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اوراَذان نہ کہے تو کراہت نہیں، کہ وہاں کی مسجد کی اَذان اس کے لیے کافی ہے۔ اور کہہ لینا مستحب ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: گاؤں میں مسجد ہے کہ اس میں اَذان واِقامت ہوتی ہے، تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم ہے، جوشہر میں ہے اور مسجد نہ ہو تو اَذان واِقامت میں اس کا حکم مسافر کا سا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر بیرون شہر وقریہ باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اَذان کِفایت کرتی ہے، پھر بھی اَذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں، قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اَذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ١، ص ٥٥ .

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٣ .
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج ٢، ص ٦٠، و "الفتاوى الخانية"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج ١، ص ٣٤ .

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان،الفصل الأول، ج ١، ص ٥٤ .

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج ٢، ص ٦٢ .

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٤ .

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٤ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ٦: لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ وہ نماز صحیح نہ ہوئی تھی اور وقت باقی ہے، تو اسی مسجد میں جماعت سے پڑھیں اور اَذان کا اعادہ نہیں اور فصل طویل نہ ہو، تو اِقامت کی بھی حاجت نہیں اور زیادہ وقفہ ہوا تو اِقامت کہے اور وقت جاتا رہا، تو غیر مسجد میں اَذان و اِقامت کے ساتھ پڑھیں۔ (1) (ردالمحتار، عالمگیری مع افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ٧: جماعت بھر کی نماز قضا ہوگئی، تو اَذان و اِقامت سے پڑھیں اور اکیلا بھی قضا کے لیے اَذان و اِقامت کہہ سکتا ہے، جب کہ جنگل میں تنہا ہو، ورنہ قضا کا اظہار گناہ ہے، و لہٰذا مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور پڑھے تو اَذان نہ کہے اور وتر کی قضا میں دعائے قنوت کے وقت رفع یدین نہ کرے، ہاں اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہوگئی، جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہوگئے، تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اَذان کہیں۔ (2) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار مع تنقیح از افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ٨: اہل جماعت سے چند نمازیں قضا ہوئیں، تو پہلی کے لیے اَذان و اِقامت دونوں کہیں اور باقیوں میں اختیار ہے، خواہ دونوں کہیں یا صرف اِقامت پر اِکتفا کریں اور دونوں کہنا بہتر۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب پڑھیں اور اگر مختلف اوقات میں پڑھیں، تو ہر مجلس میں پہلی کے لیے اَذان کہیں۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ٩: وقت ہونے کے بعد اَذان کہی جائے، قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اَثنائے اَذان میں وقت آگیا، تو اعادہ کی جائے۔ (4) (متون، درمختار)

مسئلہ ١٠: اَذان کا وقت مستحب وہی ہے، جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جاڑوں کی ظہر میں اوّل وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشا میں نصف وقت مستحب گزرنے کے بعد، مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز پڑھتے پڑھتے وقت مکروہ آجائے اور اگر اوّل وقت اَذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز ہوئی، تو بھی سنت اَذان ادا ہوگئی۔ (5) (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ١١: فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، رواتب، تراویح، استسقا، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اَذان نہیں۔ (6) (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٥.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أذان الجوق، ج ٢، ص ٧٢.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٥.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أذان الجوق، ج ٢، ص ٧٢.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٥.

4 ...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج ١، ص ٤٥.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أذان الجوق، ج ٢، ص ٦٢.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ بچّے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے اور غضب ناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدّت اور آتش زدگی [1] کے وقت اور بعد دفن میت [2] اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو اس وقت اَذان مستحب ہے۔[3] (ردالمحتار) وبا کے زمانے میں بھی مستحب ہے۔[4] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۳ عورتوں کو اَذان و اِقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے، کہیں گی گنہگار ہوں گی اور اعادہ کی جائے۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا، اس میں اَذان و اِقامت مکروہ ہے، اگرچہ جماعت سے پڑھیں۔[6] (درمختار) کہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔[7] (متون)

مسئلہ ۱۵ خنثیٰ و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچّے اور جنب کی اَذان مکروہ ہے، [8] ان سب کی اَذان کا اعادہ کیا جائے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ سمجھ وال بچّہ اور غلام اور اندھے اور ولدالزنا اور بے وضو کی اَذان صحیح ہے۔[10] (درمختار) مگر بے وضو اَذان کہنا مکروہ ہے۔[11] (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۱۷ جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لیے اَذان ناجائز ہے۔ اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں، جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔[12] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ اَذان کہنے کا اہل وہ ہے، جو اوقاتِ نماز پہچانتا ہو اور وقت نہ پہچانتا ہو، تو اس ثواب کا مستحق نہیں، جو

---

1 ...... آگ لگنے۔
2 ...... اور ابن حجر شافعی المذہب ہیں فقہ میں ان کا قول اور وہ بھی اپنی رائے اور وہ بھی خلافِ دلیل حجت نہیں۔۱۲ منہ
3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في المواضع التی یندب... إلخ، ج۲، ص۶۲.
4 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۵، ص۳۷۰.
5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص۵٤.
و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص۶۰.
6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص۷۲.
7 ...... "شرح الوقایة"، کتاب الصلاة، فصل في الجماعة، ج۱، ص۱۷۶.
8 ...... نشہ والے، پاگل اور ناسمجھ بچے کی آذان باطل ہے، جیسا کہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن "جد الممتار"، ج۲، ص۸۸ پر البحرالرائق کے حوالے سے فرماتے ہیں: نشہ والے، پاگل اور ناسمجھ بچے کی آذان باطل ہے کیونکہ صحتِ آذان کے لیے عقل اور اسلام شرط ہے۔ "البحرالرائق"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج۱، ص۶۰-٤٦٠. البتہ بقیہ مذکور افراد کی اذان مکروہ ہے۔... **علمیه**
9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص۷۵.
10 ...... المرجع السابق، ص۷۳.
11 ...... "مراقي الفلاح"، کتاب الصلوة، باب الأذان، ص٤٦.
12 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أذان الجوق، ج۲، ص۷۳.

www.dawateislami.net

مؤذن کے لیے ہے۔[1] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۹ مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد، عاقل، صالح، پرہیز گار، عالم بالسنۃ ذی وجاہت، لوگوں کے احوال کا نگراں اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں، ان کو زجر کرنے والا ہو، اَذان پر مداومت[2] کرتا ہو اور ثواب کے لیے اَذان کہتا ہو یعنی اَذان پر اجرت نہ لیتا ہو، اگر مؤذن نابینا ہو، اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتا دے، تو اس کا اور آنکھ والے کا، اَذان کہنا یکساں ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ اگر مؤذن ہی امام بھی ہو، تو بہتر ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اَذان کہنا مکروہ ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ اَذان واِمامت کی ولایت بانیٔ مسجد کو ہے، وہ نہ ہو، تو اس کی اولاد، اس کے کنبہ والوں کو اور اگر اہلِ محلّہ نے کسی ایسے کو مؤذن یا امام کیا، جو بانی کے مؤذن وامام سے بہتر ہے، تو وہی بہتر ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ اگر اَثنائے اَذان[7] میں مؤذن مر گیا یا اسکی زبان بند ہوگئی یا رُک گیا اور کوئی بتانے والا نہیں یا اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلا گیا یا بے ہوش ہو گیا، تو ان سب صورتوں میں سرے سے اَذان کہی جائے، وہی کہے، خواہ دوسرا۔[8] (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۴ اَذان کے بعد معاذ اللہ مُرتد ہوگیا، تو اعادہ کی حاجت نہیں اور بہتر اعادہ ہے اور اگر اَذان کہتے میں مُرتد ہو گیا، تو بہتر ہے کہ دوسرا شخص سرے سے کہے اور اگر اسی کو پورا کرلے تو بھی جائز ہے۔[9] (عالمگیری) یعنی یہ دوسرا شخص باقی کو پورا کرلے، نہ یہ کہ وہ بعد ارتداد اس کی تکمیل کرے، کہ کافر کی اَذان صحیح نہیں اور اَذان متجزی نہیں، تو فسادِ بعض، فسادِ کل ہے، جیسے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج١، ص٥٣.
و "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص٣٧٧.

2 ...... ہمیشگی۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج١، ص٥٣.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٨٨.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٨٨.

6 ...... "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج٢، ص٨٨.

7 ...... یعنی اَذان کے دوران۔

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٧٥، و "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص٣٧٥.

9 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج١، ص٥٤.

www.dawateislami.net

نماز کی پچھلی رکعت میں فساد ہو، تو سب فاسد ہے۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۲۵: بیٹھ کر اَذان کہنا مکروہ ہے، اگر کہی اعادہ کرے، مگر مسافر اگر سواری پر اَذان کہہ لے، تو مکروہ نہیں اور اِقامت مسافر بھی اتر کر کہے، اگر نہ اترا اور سواری ہی پر کہہ لی، تو ہو جائے گی۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: اَذان قبلہ رو کہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے، اُس کا اعادہ کیا جائے، مگر مسافر جب سواری پر اَذان کہے اور اُس کا مونھ قبلہ کی طرف نہ ہو، تو حرج نہیں۔[2] (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: اَذان کہنے کی حالت میں بلا عذر کھکارنا مکروہ ہے اور اگر گلا پڑ گیا یا آواز صاف کرنے کے لیے کھکارا، تو حرج نہیں۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۲۸: مؤذن کو حالت اَذان میں چلنا مکروہ ہے اور اگر کوئی چلتا جائے اور اسی حالت میں اَذان کہتا جائے تو اعادہ کریں۔[4] (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: اَثنائے اَذان میں بات چیت کرنا منع ہے، اگر کلام کیا، تو پھر سے اَذان کہے۔[5] (صغیری)

مسئلہ ۳۰: کلمات اَذان میں لحن حرام ہے، مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزے کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا، یوہیں اکبر میں بے کے بعد الف بڑھانا حرام ہے۔[6] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۳۱: یوہیں کلمات اَذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی لحن و ناجائز ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: سنت یہ ہے کہ اَذان بلند جگہ کہی جائے کہ پروس والوں کو خوب سنائی دے اور بلند آواز سے کہے۔[8] (بحر)

مسئلہ ۳۳: طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا، مکروہ ہے۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص۵٤.

2 ...... المرجع السابق، و"ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب في أول من بنی من المنائر للأذان ج۲، ص۶۹.

3 ...... "غنیۃ المتملي"، سنن الصلاۃ، ص۳۷۶.

4 ...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب في المؤذن... إلخ، ج۲، ص۷۵.

5 ...... "صغیری شرح منیۃ المصلي"، سنن الصلاۃ، فصل في السنن، ص۱۹۶.

6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الفصل الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۶.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۲، ص۶۳، وغیرھما.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب في الکلام علی حدیث ((الأذان جزم))، ج۲، ص۶۵.

8 ...... "البحرالرائق"، کتاب الصلوۃ، باب الأذان، ج۱، ص۴۴۳، ۴۴۴.

9 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۵.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ اَذان منذنہ [1] پر کہی جائے یا خارج مسجد اور مسجد میں اَذان نہ کہے۔ [2] (خلاصہ، عالمگیری) مسجد میں اَذان کہنا مکروہ ہے۔ [3] (غایۃ البیان، فتح القدیر، نظم زندویستی، طحطاوی علی المراقی) یہ حکم ہر اَذان کے لیے ہے، فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اَذان اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اَذانِ ثانی جُمُعَہ بھی اسی میں داخل ہے۔ امام اتقانی و امام ابن الہمام نے یہ مسئلہ خاص باب جُمُعَہ میں لکھا، ہاں اس میں ایک بات البتہ یہ زائد ہے کہ خطیب کے محاذی ہو، یعنی سامنے باقی مسجد کے اندر منبر سے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلہ پر، جیسا کہ ہندوستان میں اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے، اس کی کوئی سند کسی کتاب میں نہیں، حدیث وفقہ دونوں کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۳۵ اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے، اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں مل کر ایک کلمہ ہیں، دونوں کے بعد سکتہ کرے [4] درمیان میں نہیں اور سکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا، جواب دے لے اور سکتہ کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اَذان کا اعادہ مستحب ہے۔ [5] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ اگر کلماتِ اَذان یا اِقامت میں کسی جگہ تقدیم و تاخیر ہوگئی، تو اتنے کو صحیح کر لے۔ سرے سے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر صحیح نہ کیے اور نماز پڑھ لی، تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ داہنی طرف مونھ کر کے کہے اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ بائیں جانب اگرچہ اَذان کے لیے نہ ہو بلکہ مثلاً بچے کے کان میں یا اور کسی لیے کہی یہ پھیرنا فقط مونھ کا ہے، سارے بدن سے نہ پھرے۔ [7] (متون، درمختار)

مسئلہ ۳۸ اگر منارہ پر اَذان کہے تو داہنی طرف کے طاق سے سر نکال کر حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے اور بائیں جانب کے طاق سے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ [8] (شرح وقایہ) یعنی جب بغیر اس کے آواز پہنچنا پورے طور پر نہ ہو۔ [9] (ردالمحتار)

---

1 ...... مینارا۔

2 ...... "الفتاوى الهندية"، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ١، ص ٥٥.

3 ...... "حاشية الطحطاوي" على "مراقي الفلاح"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ص ١٩٧.

4 ...... یعنی چُپ ہو جائے۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في الكلام على حديث ((الأذان جزم)) ج ٢، ص ٦٦، و "الفتاوى الهندية"، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ١، ص ٥٦.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ١، ص ٥٦.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج ٢، ص ٦٦، و "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ص ١٥٣.

8 ...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج ١، ص ١٥٣.

9 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في أوّل من بنىٰ المنائر... إلخ، ج ٢، ص ٦٧.

www.dawateislami.net

یہ وہیں ہوگا کہ منارہ بند ہے اور دونوں طرف طاق کھلے ہیں اور کھلے منارہ پر ایسا نہ کرے، بلکہ وہیں صرف مونھ پھیرنا ہو اور قدم ایک جگہ قائم۔

مسئلہ ۳۹ صبح کی اَذان میں فلاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنا مستحب ہے۔[1] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۴۰ اَذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے تو بھی اچھا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار) اور اوّل احسن ہے کہ ارشادِ حدیث کے مطابق ہے اور بلندی آواز میں زیادہ معین۔ کان جب بند ہوتے ہیں آدمی سمجھتا ہے کہ ابھی آواز پوری نہ ہوئی، زیادہ بلند کرتا ہے۔ (رضا)

مسئلہ ۴۱ اِقامت مثل اَذان ہے یعنی احکام مذکورہ اس کے لیے بھی ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں بعد فلاح کے قَدْ قَامَتِ الصَّلاۃُ دوبار کہیں، اس میں بھی آواز بلند ہو، مگر نہ اَذان کی مثل، بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے، اس کے کلمات جلد جلد کہیں، درمیان میں سکتہ نہ کریں، نہ کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے، نہ کانوں میں انگلیاں رکھنا اور صبح کی اِقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ نہیں اِقامت بلند جگہ یا مسجد سے باہر ہونا سنت نہیں، اگر امام نے اِقامت کہی، تو قَدْ قَامَتِ الصَّلاۃُ کے وقت آگے بڑھ کر مصلّٰی پر چلا جائے۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۲ اِقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت دہنے بائیں مونھ پھیرے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴۳ اِقامت کی سنّیت، اَذان کی بہ نسبت زیادہ مؤکد ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴۴ جس نے اَذان کہی، اگر موجود نہیں، تو جو چاہے اِقامت کہہ لے اور بہتر امام ہے اور مؤذن موجود ہے، تو اس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی کا حق ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مؤذن کو ناگوار ہو، تو مکروہ ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ جنب و محدث کی اِقامت مکروہ ہے، مگر اعادہ نہ کی جائے گی۔ بخلاف اَذان کہ جنب اَذان کہے تو

---

1 ...... "مختصرالقدوري"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ص١٥٨.
نماز سونے سے بہتر ہے۔۱۲منہ

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان مطلب في أوّل من بنیٰ المنائر... إلخ، ج٢، ص٦٧.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أوّل من بنیٰ المنائر للأذان، ج٢، ص٦٧.
و "الفتاوى الهندية"، الباب الثاني في الآذان، الفصل الثاني، ج١، ص٥٦، و "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص٣٧٦.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٦٦.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٦٧.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأوّل، ج١، ص٥٤.

www.dawateislami.net

دوبارہ کہی جائے، اس لیے کہ اَذان کی تکرار مشروع ہے اور اقامت دوبار نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: اِقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بھی بیٹھے رہیں، اس وقت اٹھیں، جب مکبّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے، یہی حکم امام کے لیے ہے۔[2] (عالمگیری) آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اِقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مُصلّے پر کھڑا نہ ہو، اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ ۴۷: مسافر نے اَذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اِقامت نہ کہی، تو مکروہ ہے اور اگر صرف اِقامت پر اِکتفا کیا، تو کراہت نہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ اَذان بھی کہے، اگر چہ تنہا ہو یا اس کے سب ہمراہی وہیں موجود ہوں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: بیرونِ شہر کسی میدان میں جماعت قائم کی اور اِقامت نہ کہی، تو مکروہ ہے اور اَذان نہ کہی، تو حرج نہیں، مگر خلافِ اَولیٰ ہے۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۴۹: مسجد محلّہ یعنی جس کے لیے امام و جماعت معین ہو کہ وہی جماعت اُولیٰ قائم کرتا ہو، اس میں جب جماعت اُولیٰ بطریق مسنون ہوچکی، تو دوبارہ اَذان کہنا مکروہ ہے اور بغیر اَذان اگر دوسری جماعت قائم کی جائے، تو امام محراب میں نہ کھڑا ہو، بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہو کہ امتیاز رہے۔ اس امام جماعت ثانیہ کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور مسجد محلّہ نہ ہو جیسے سڑک، بازار، اسٹیشن، سرائے کی مسجدیں جن میں چند شخص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں، پھر کچھ اور آئے اور پڑھی، وعلیٰ ہذا تو اس مسجد میں تکرار اَذان مکروہ نہیں، بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کہ نیا آئے، جدید اَذان و اِقامت کے ساتھ جماعت کرے، ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو۔[5] (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ قاضی خان، بزازیہ) محراب سے مراد وسط مسجد ہے، یہ طاق معروف ہو یا نہ ہو، جیسے مسجد الحرام شریف جس میں یہ محراب اصلاً نہیں یا ہر مسجد صیفی یعنی صحن مسجد اس کا وسط محراب ہے، اگر چہ وہاں عمارت اصلاً نہیں ہوتی محراب حقیقی یہی ہے اور وہ شکل طاق محراب صوری کہ زمانۂ رسالت و زمانۂ خلفائے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج ٢، ص ٧٥.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ١، ص ٥٧.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أوّل من بنى المنائر للأذان، ج ٢، ص ٦٧، ٧٨.

4 ...... الفتاوى الخانية، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج ١، ص ٣٨.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٤.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج ٢، ص ٧٨.

www.dawateislami.net

راشدین میں نہ تھی، ولید بادشاہ مروانی کے زمانہ میں حادث ہوئی۔[1] (فتاویٰ رضویہ) بعض لوگوں کے خیال میں ہے کہ دوسری جماعت کا امام پہلے کے مصلّی پر نہ کھڑا ہو، لہٰذا مصلے ہٹا کر وہیں کھڑے ہوتے ہیں، جو امام اوّل کے قیام کی جگہ ہے، یہ جہالت ہے، اس جگہ سے دہنے بائیں ہٹنا چاہیے، مصلّی اگرچہ وہی ہو۔ (رضا)

مسئلہ ۵۰: مسجد محلّہ میں بعض اہل محلّہ نے اپنی جماعت پڑھ لی، ان کے بعد امام اور باقی لوگ آئے، تو جماعت اُولیٰ انھیں کی ہے، پہلوں کے لیے کراہت۔ یوہیں اگر غیر محلّہ والے پڑھ گئے، ان کے بعد محلّہ کے لوگ آئے، تو جماعت اُولیٰ یہی ہے اور امام اپنی جگہ پر کھڑا ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: اگر اَذان آہستہ ہوئی، تو پھر اَذان کہی جائے اور پہلی جماعت، جماعت اُولیٰ نہیں۔[3] (قاضی خان)

مسئلہ ۵۲: اَثنائے اِقامت میں بھی مؤذن کو کلام کرنا ناجائز ہے، جس طرح اَذان میں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: اَثنائے اَذان و اِقامت میں اس کو کسی نے سلام کیا تو جواب نہ دے بعد ختم بھی جواب دینا واجب نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: جب اَذان سُنے، تو جواب دینے کا حکم ہے، یعنی مؤذن جو کلمہ کہے، اس کے بعد سُننے والا بھی وہی کلمہ کہے، مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے، بلکہ اتنا لفظ اور ملالے مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۷، ص۳۴۵.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج۱، ص۵۴.

3 ...... الفتاوی الخانية، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۱، ص۳۸.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۵.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۵.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۸۱.
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۷.
جو اللہ (عزوجل) نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا۔۱۲

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۸۳.
تو سچا اور نیکوکار ہے اور تو نے حق کہا۔۱۲

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۶: جنب بھی اَذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نمازِ جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضائے حاجت میں ہو، ان پر جواب نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۷: جب اَذان ہو، تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور جواب سلام، تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اَذان کی آواز آئے، تو تلاوت موقوف کر دے اور اَذان کو غور سے سُنے اور جواب دے۔ یوہیں اِقامت میں۔[2] (درمختار، عالمگیری)

جو اَذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے، اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔[3] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۵۸: راستہ چل رہا تھا کہ اَذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سُنے اور جواب دے۔[4] (عالمگیری، بزازیہ)

مسئلہ ۵۹: اِقامت کا جواب مستحب ہے، اس کا جواب بھی اسی طرح ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ اَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے۔[5] (عالمگیری) یا اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَجَعَلْنَا مِنْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اَحْیَاءً وَ اَمْوَاتًا۔[6] (رضا)

مسئلہ ۶۰: اگر چند اَذانیں سُنے، تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ کہ سب کا جواب دے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: اگر بوقتِ اَذان جواب نہ دیا، تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو، اب دے لے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۶۲: خطبہ کی اَذان کا جواب زبان سے دینا، مقتدیوں کو جائز نہیں۔[9] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۲، ص۸۱.

2 ...... المرجع السابق، ص۸٦، و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۷.

3 ......جامع الرموز، ص۱۲٤.

4 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۷.

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۷.
اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔۱۲

6 ...... ہم کو زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے نیک اہل سے بنائے۔۱۲

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب في کراھۃ تکرار الجماعۃ في المسجد، ج۲، ص۸۲.

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۲، ص۸۳.

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۲، ص۸۷.

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاویٰ رضویہ'' میں فرماتے ہیں: ''مقتدیوں کو خطبے کی اذان کا جواب ہرگز نہیں دینا چاہیے یہی احوط ہے۔ ہاں اگر یہ جواب اذان یا (دو خطبوں کے درمیان) دُعا، اگر دل سے کریں، زبان سے تلفُّظ اصلاً نہ ہو تو حرج کوئی نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زبان سے بھی جواب اذان دے یا دعا کرے، بلاشبہ جائز ہے۔
("الفتاوی الرضویۃ"، ج۸، ص۳۰۰۔۳۰۱)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۳: جب اَذان ختم ہو جائے، تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دُعا اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔[1] (ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ ۶۴: جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے، تو سُننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۵: اَذان نماز کے علاوہ اور اَذانوں کا بھی جواب دیا جائے گا، جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اَذان۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: اگر اَذان غلط کہی گئی، مثلاً لحن کے ساتھ تو اس کا جواب نہیں بلکہ ایسی اَذان سُنے بھی نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: متاخرین نے تثویب مستحسن رکھی ہے، یعنی اَذان کے بعد نماز کے لیے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لیے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کیے بلکہ جو وہاں کا عرف ہو مثلاً اَلصَّـلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ یَا قَامَتْ قَامَتْ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۸: مغرب کی اَذان کے بعد تثویب نہیں ہوتی۔[6] (عنایہ) اور دوبار کہہ لیں تو حرج نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۶۹: اَذان و اِقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اَذان کہتے ہی اِقامت کہہ دینا مکروہ ہے، مگر مغرب میں وقفہ، تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو، باقی نمازوں میں اَذان و اِقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب في کراھۃ تکرار الجماعۃ في المسجد، ج۲، ص۸٤.
و "غنیۃ المتملي"، سنن الصلاۃ، ص۳۸۰.
اے اللہ اس دعائے تام اور نماز برپا ہونے والی کے مالک تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے (اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما) بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔۱۲

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب في کراھۃ تکرار الجماعۃ في المسجد، ج۲، ص۸٤.
یارسول اللہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضور سے ہے اے اللہ شنوائی اور بینائی کے ساتھ مجھے متمتع کر۔ ۱۲

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب في کراھۃ تکرار الجماعۃ في المسجد، ج۲، ص۸۲.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب في کراھۃ تکرار الجماعۃ في المسجد، ج۲، ص۸۲.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۲، ص٦۹. وغیرہ

6 ...... "العنایۃ"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۱، ص۲۱٤ (ھامش "فتح القدیر").

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج۲، ص۷۰.

www.dawateislami.net

پابند جماعت ہیں آجائیں، مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے، ان میں اَولیٰ یہ ہے کہ مؤذن بعد اَذان، سنن ونوافل پڑھے، ورنہ بیٹھا رہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: رئیس محلّہ کا اس کی ریاست کے سبب انتظار مکروہ ہے، ہاں اگر وہ شریر ہے اور وقت میں گنجائش ہے، تو انتظار کر سکتے ہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۷۲: متقدمین نے اَذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا، مگر متأخرین نے جب لوگوں میں سستی دیکھی، تو اجازت دی اور اب اسی پر فتویٰ ہے، مگر اَذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے، وہ انھیں کے لیے ہیں جو اجرت نہیں لیتے۔ خالصاً للہ عزوجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں، ہاں اگر لوگ بطورِ خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دے دیں، تو یہ بالاتفاق جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ اُجرت نہیں۔[4] (غنیہ) جب کہ **المعهود كالمشروط** کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ (رضا)

نماز کی شرطوں کا بیان

تنبیہ: اس باب میں جہاں یہ حکم دیا گیا کہ نماز صحیح ہے یا ہو جائے گی یا جائز ہے، اس سے مراد فرض ادا ہونا ہے، یہ مطلب نہیں کہ بلا کراہت وممانعت وگناہ صحیح وجائز ہوگی، اکثر جگہیں ایسی ہیں کہ مکروہ تحریمی وترک واجب ہوگا اور کہا جائے گا کہ نماز ہوگئی کہ یہاں اس سے بحث نہیں، اس کو باب مکروہات میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ یہاں شروط کا بیان ہے کہ بے[5] اُن کے ہوگی ہی نہیں۔ صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں:

(۱) طہارت۔

(۲) ستر عورت۔

(۳) استقبال قبلہ۔

(۴) وقت۔

---

1 ...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۷.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۷.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج۲، ص۸۸.

4 ...... "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص۳۸۱.

5 ...... بغیر۔

www.dawateislami.net

(۵) نیت۔

(۶) تحریمہ۔[1] (متون)

طہارت: یعنی مصلّی[2] کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے، نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔[3] (متون)

حدث اکبر یعنی موجبات غسل[4] اور حدث اصغر یعنی نواقض وضو[5] اور ان سے پاک ہونے کا طریقہ، غسل و وضو کے بیان میں گزرا اور نجاست حقیقیہ سے پاک کرنے کا بیان باب الانجاس میں مذکور ہوا، یہ باتیں وہاں سے معلوم کی جائیں۔ شرطِ نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کیے نماز ہوگی ہی نہیں، مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو، اس کا نام قدر مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے یہ امور بھی باب الانجاس میں ذکر کیے گئے۔

مسئلہ ۱: کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا، نماز نہ ہوئی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲: مصلّی اگر ایسی چیز کو اٹھائے ہو کہ اس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے، اگر اس میں نجاست قدر مانع ہو تو نماز جائز نہیں، مثلاً چاندنی کا ایک سرا اوڑھ کر نماز پڑھی اور دوسرے سرے میں نجاست ہے، اگر رکوع و سجود و قیام و قعود میں اس کی حرکت سے اس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے، نماز نہ ہوگی، ورنہ ہو جائے گی۔ یوہیں اگر گود میں اتنا چھوٹا بچہ لے کر نماز پڑھی کہ خود اس کی گود میں اپنی سکت سے نہ رُک سکے بلکہ اس کے روکنے سے تھما ہوا ہو اور اس کا بدن یا کپڑا بقدر مانع نماز ناپاک ہے، تو نماز نہ ہوگی کہ یہی اسے اُٹھائے ہوئے ہے اور اگر وہ اپنی سکت سے رُکا ہوا ہے، اس کے روکنے کا محتاج نہیں، تو نماز ہو جائے گی کہ اب یہ اسے اُٹھائے ہوئے نہیں، پھر بھی بے ضرورت کراہت سے خالی نہیں، اگرچہ اس کے بدن اور کپڑوں پر نجاست بھی نہ ہو۔[7] (درمختار، عالمگیری، رضا)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ٨٩.

2 ...... نمازی۔

3 ...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ج ١، ص ١٥٦.

4 ...... یعنی وہ چیزیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے۔

5 ...... یعنی وضو توڑنے والی چیزیں۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ١٤٧.

7 ...... المرجع السابق، ص ٩١، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثاني، ج ١، ص ٦٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ اگر نجاست قدر مانع سے کم ہے، جب بھی مکروہ ہے، پھر نجاست غلیظہ بقدر درہم ہے تو مکروہ تحریمی اور اس سے کم تو خلاف سنت۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴ چھت، خیمہ، سائبان اگر نجس ہوں اور مصلّی کے سر سے کھڑے ہونے میں لگیں، جب بھی نماز نہ ہوگی۔[2] (ردالمحتار) یعنی اگر ان کی نجس جگہ بقدر مانع اس کے سر کو بقدر ادائے رکن لگے۔ (رضا)

مسئلہ ۵ اگر اس کا کپڑا یا بدن، اثنائے نماز میں بقدر مانع ناپاک ہوگیا، اور تین تسبیح کا وقفہ ہوا، نماز نہ ہوئی اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا ناپاک تھا یا کسی ناپاک چیز کو لیے ہوئے تھا اور اسی حالت میں شروع کرلی اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جُدا کیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ٦ مصلّی کا بدن، جنب یا حیض ونفاس والی عورت کے بدن سے ملا رہا، یا انھوں نے اس کی گود میں سر رکھا، تو نماز ہوجائے گی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷ مصلّی کے بدن پر نجس کبوتر بیٹھا، نماز ہوجائے گی۔[5] (بحر)

مسئلہ ۸ جس جگہ نماز پڑھے، اس کے طاہر[6] ہونے سے مراد موضع سجود وقدم کا پاک ہونا[7] ہے، جس چیز پر نماز پڑھتا ہو، اس کے سب حصہ کا پاک ہونا، شرط صحت نماز نہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۹ مصلّی کے ایک پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو، نماز نہ ہوگی۔[9] یوہیں اگر دونوں پاؤں کے نیچے تھوڑی تھوڑی نجاست ہے کہ جمع کرنے سے ایک درم ہوجائے گی اور اگر ایک قدم کی جگہ پاک تھی اور دوسرا قدم جہاں رکھے گا، ناپاک ہے، اس نے اس پاؤں کو اٹھا کر نماز پڑھی ہوگئی، ہاں بے ضرورت ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰ پیشانی پاک جگہ ہے اور ناک نجس جگہ، تو نماز ہوجائے گی کہ ناک درہم سے کم جگہ پر لگتی ہے اور بلا

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق، ص٥٨، و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص ٥٧١.
2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص ٩١.
3 ...... "ردالمحتار"،
4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص ٩١، موضحاً.
5 ...... "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج١، ص ٤٦٤.
6 ...... پاک۔
7 ...... یعنی سجدہ اور پاؤں رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا۔
8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص ٩٢.
9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص ٩٢.

www.dawateislami.net

ضرورت یہ بھی مکروہ۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: سجدہ میں ہاتھ یا گھٹنا نجس جگہ ہونے سے صحیح مذہب میں نماز نہ ہوگی۔[2] (ردالمحتار) اور اگر ہاتھ نجس جگہ ہو اور ہاتھ پر سجدہ کیا، تو بالاجماع نماز نہ ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر سجدہ کیا، نماز نہ ہوگی۔[4] (ردالمحتار) اگرچہ نجاست ہاتھ کے نیچے نہ ہو بلکہ چوڑی آستین کے خالی حصے کے نیچے ہو، یعنی آستین فاصل نہ سمجھی جائے گی، اگرچہ دبیز[5] ہو کہ اس کے بدن کی تابع ہے، بخلاف اور دبیز کپڑے کے کہ نجس جگہ بچھا کر پڑھی اور اس کی رنگت یا بُو محسوس نہ ہو، تو نماز ہو جائے گی کہ یہ کپڑا نجاست و مصلّی میں فاصل ہو جائے گا کہ بدن مصلّی کا تابع نہیں، یوہیں اگر چوڑی آستین کا خالی حصہ سجدہ کرنے میں نجاست کی جگہ پڑے اور وہاں نہ ہاتھ ہو، نہ پیشانی، تو نماز ہو جائے گی اگرچہ آستین باریک ہو کہ اب اس نجاست کو بدن مصلّی سے کوئی تعلق نہیں۔ (رضا)

مسئلہ ۱۳: اگر سجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں، تو مضر نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی، جو ستر کے کام میں نہیں آسکتا، یعنی اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو، نماز نہ ہوئی اور اگر شیشہ پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نجاست ہے، اگرچہ نمایاں ہو، نماز ہوگئی۔[7] (ردالمحتار)

دوسری شرط سترِ عورت: یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾[8]

ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۲.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۲.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۲.

5 ...... یعنی موٹی۔

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج ۲، ص ۹۲.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج ۲، ص ۹۲.
و باب مايفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ص ۴۶۷.

8 ...... پ ۸، الاعراف: ۳۱.

www.dawateislami.net

اور فرماتا ہے:

﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ (1)

عورتیں زینت یعنی مواضع زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر وہ کہ ظاہر ہیں۔

(کہ ان کے کھلے رہنے پر بروجہ جائز عادت جاری ہے)۔

حدیث ۱ حدیث میں ہے جس کو، ابن عدی نے کامل میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جب نماز پڑھو، تہبند باندھ لو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو۔'' (2) اور

حدیث ۲ ابو داود و ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے اللہ تعالٰی قبول نہیں فرماتا۔'' (3)

حدیث ۳ ابو داود نے روایت کی کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی، کیا بغیر ازار پہنے، کُرتے اور دوپٹے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا: ''جب کُرتا پورا ہو کہ پشت قدم کو چھپا لے۔'' (4) اور

حدیث ۴ دارقطنی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہ راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت ہے۔'' (5) اور

حدیث ۵ ترمذی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''عورت، عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے، جب نکلتی ہے، شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔'' (6)

مسئلہ ۱۵ ستر عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالاجماع نہ ہوگی۔ مگر عورت کے لیے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو، تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں، بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور

1 ...... پ۱۸، النور: ۳۱.

2 ...... "الكامل في ضعفاء الرجال"، رقم الترجمة، نصر بن حماد ۱۹۷۴، ج۸، ص۲۸۷.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب المرأة تصلي بغير خمار، الحديث: ٦٤١، ج۱، ص۲٥۸.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب في كم تصلي المرأة، الحديث: ٦٤٠، ج۱، ص۲٥۸.

5 ...... "سنن الدارقطني"، كتاب الصلاة، باب الأمر بتعليم الصلوات، الحديث: ۸۷٦، ج۱، ص۳۱٦.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الرضاع، ۱۸ـ باب، الحديث: ۱۱۷٦، ج۲، ص۳۹۲.

www.dawateislami.net

محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی واجب ہے اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لیے اگرچہ تنہا اندھیری کوٹھری میں ہو، تمام بدن سوا پانچ عضو کے جن کا بیان آئے گا چھپانا فرض ہے، بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے مونھ کھولنا بھی منع ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: اتنا باریک کپڑا، جس سے بدن چمکتا ہو، ستر کے لیے کافی نہیں، اس سے نماز پڑھی، تو نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری) یوہیں اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے، نماز نہ ہوگی۔ (رضا) بعض لوگ باریک ساڑیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے، ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا، جس سے ستر عورت نہ ہو سکے، علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۱۷: دبیز کپڑا، جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیأت معلوم ہوتی ہے، ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی، مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔[3] (ردالمحتار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لیے بدرجۂ اَولیٰ ممانعت۔ بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں، اس مسئلہ سے سبق لیں۔

مسئلہ ۱۸: نماز میں ستر کے لیے پاک کپڑا ہونا ضرور ہے، یعنی اتنا نجس نہ ہو، جس سے نماز نہ ہو سکے، تو اگر پاک کپڑے پر قدرت ہے اور ناپاک پہن کر نماز پڑھی، نماز نہ ہوئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: اس کے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اس میں نماز پڑھی، پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا، نماز نہ ہوئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: غیر نماز میں نجس کپڑا پہنا تو حرج نہیں، اگرچہ پاک کپڑا موجود ہو اور جو دوسرا نہیں، تو اُسی کو پہننا واجب ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار) یہ اس وقت ہے کہ اس کی نجاست خشک ہو، چھوٹ کر بدن کو نہ لگے، ورنہ پاک کپڑا ہوتے ہوئے ایسا کپڑا پہننا مطلقاً منع ہے کہ بلا وجہ بدن ناپاک کرنا ہے۔ (رضا)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج۲، ص۹۳، ۹۷.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۸.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۳.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۸.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۴۷.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۹۳،۱۰۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۱ مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار) اس زمانہ میں بہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اس طرح پہنتے ہیں، کہ پیڑو[2] کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے، بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں، یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہیں۔

مسئلہ ۲۲ آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل[3] کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوا مونھ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ اتنا باریک دوپٹا، جس سے بال کی سیاہی چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی، نہ ہوگی، جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے، جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ باندی کے لیے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، خنثیٰ مشکل رقیق[6] ہو، تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی، اَثنائے نماز میں مالک نے اسے آزاد کر دیا، اگر فوراً عمل قلیل یعنی ایک ہاتھ سے اس نے سر چھپا لیا، نماز ہوگئی، ورنہ نہیں، خواہ اسے اپنے آزاد ہونے کا علم ہوا یا نہیں، ہاں اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی نہ تھی، جس سے سر چھپائے، تو ہوگئی۔[8] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج۲، ص۹۳.

2 ...... ناف کے نیچے۔

3 ...... جس میں مرد وعورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔ (بہارِ شریعت حصہ ۷، نکاح کا بیان)

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ج۲، ص۹۵.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۸. موضحاً.

6 ...... یعنی غلام۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۹٤.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۹٤.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۹.

www.dawateislami.net

اور فوراً چھپالیا، جب بھی ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہایا بالقصد کھولا، اگرچہ فوراً چھپالیا، نماز جاتی رہی۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے، یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: اگر چند اعضا میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر مجموعہ ان کا اُن کھلے ہوئے اعضا میں جو سب سے چھوٹا ہے، اس کی چوتھائی کی برابر ہے، نماز نہ ہوئی، مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے، نماز جاتی رہی۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: عورتِ غلیظہ یعنی قبل و دبر اوران کے آس پاس کی جگہ اور عورتِ خفیفہ کہ ان کے ماسوا اور اعضائے عورت ہیں، اس حکم میں سب برابر ہیں، غلظت وخفت باعتبار حرمت نظر کے ہے کہ غلیظہ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے کہ اگر کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے، تو نرمی کیساتھ منع کرے، اگر باز نہ آئے، تو اس سے جھگڑا نہ کرے اور اگر ران کھولے ہوئے ہے، تو سختی سے منع کرے اور باز نہ آیا، تو مارے نہیں اور اگر عورتِ غلیظہ کھولے ہوئے ہے، تو جو مارنے پر قادر ہو، مثلاً باپ یا حاکم، وہ مارے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: ستر کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی ان اعضا پر نہ پڑے، تو اگر کسی نے صرف لنبا کُرتا پہنا اور اس کا گریبان کھلا ہوا ہے کہ اگر گریبان سے نظر کرے، تو اعضا دکھائی دیتے ہیں نماز ہو جائے گی، اگرچہ بالقصد ادھر نظر کرنا، مکروہ تحریمی ہے۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: اوروں سے ستر فرض ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اِدھر اُدھر سے نہ دیکھ سکیں، تو معاذ اللہ اگر کسی شریر نے نیچے جھک کر اعضا کو دیکھ لیا، تو نماز نہ گئی۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۰.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج۱ ص۵۸.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۰.

3 ...... المرجع السابق، ص۱۰۲.

4 ...... المرجع السابق، ص۱۰۱.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۰۲.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج۱، ص۵۸.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج۱، ص۵۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۲ مرد میں اعضائے عورت نو ہیں۔ آٹھ علامہ ابراہیم حلبی و علامہ شامی و علامہ طحطاوی وغیرہم نے گنے۔ (۱) ذکر مع اپنے سب اجزا، حشفہ وقصبہ وقلفہ کے، (۲) انثیین یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں، ان میں فقط ایک کی چوتھائی کھلنا مفسد نماز نہیں، (۳) دبر یعنی پاخانہ کا مقام، (۴، ۵) ہر ایک سرین جدا عورت ہے، (۶، ۷) ہر ران جدا عورت ہے۔ چڑھے سے گھٹنے تک ران ہے۔ گھٹنا بھی اس میں داخل ہے، الگ عضو نہیں، تو اگر پورا گھٹنا بلکہ دونوں کھل جائیں نماز ہو جائے گی کہ دونوں مل کر بھی ایک ران کی چوتھائی کو نہیں پہنچتے، (۸) ناف کے نیچے سے، عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب، سب مل کر ایک عورت ہے۔ (1)

اعلیٰ حضرت مجدد مأتہ حاضرہ نے یہ تحقیق فرمائی کہ (۹) دبر و انثیین کے درمیان کی جگہ بھی، ایک مستقل عورت ہے اور ان اعضا کا شمار اور انکے تمام احکام کو چار شعروں میں جمع فرمایا۔

ستر عورت بمرد نہ عضو است — از تہِ ناف تاتہ زانو
ہر چہ ربعش بقدرر کن کشود — یا کشودی دمے نماز مجو
ذکر و انثیین و حلقہ پس — دوسرین ہر فخذ بہ زانوئے او
ظاہرا فصل انثیین و دبر — باقی زیر ناف از ہر سو (2)

مسئلہ ۳۳ آزاد عورتوں کے لیے، باستثنا پانچ عضو کے، جن کا بیان گزرا، سارا بدن عورت ہے اور وہ تیس اعضا پر مشتمل کہ ان میں جس کی چوتھائی کھل جائے، نماز کا وہی حکم ہے، جو اوپر بیان ہوا۔ (۱) سر یعنی پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک، یعنی عادۃً جتنی جگہ پر بال جمتے ہیں۔ (۲) بال جو لٹکتے ہوں۔ (۳، ۴) دونوں کان۔ (۵) گردن اس میں گلا بھی داخل ہے۔ (۶، ۷) دونوں شانے۔ (۸، ۹) دونوں بازو ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ (۱۰، ۱۱) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک۔ (۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کی حد زیریں تک۔ (۱۳، ۱۴) دونوں ہاتھوں کی پشت۔ (۱۵، ۱۶) دونوں پستانیں، جب کہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں، اگر بالکل نہ اٹھی ہوں یا خفیف اُبھری ہوں کہ سینہ سے جدا عضو کی ہیأت نہ پیدا ہوئی ہو، تو سینہ کی تابع ہیں، جدا عضو نہیں اور پہلی صورت میں بھی، ان کے

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۱.

2 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۶، ص۳۹.

www.dawateislami.net

درمیان کی جگہ سینہ ہی میں داخل ہے، جدا عضو نہیں۔ (۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد مذکور سے ناف کے کنارۂ زیریں تک، یعنی ناف کا بھی پیٹ میں شمار ہے۔ (۱۸) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک۔ (۱۹) دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے، بغل کے نیچے سینہ کی حد زیریں تک، دونوں کروٹوں میں جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ سینہ میں اور پچھلا شانوں یا پیٹھ میں شامل ہے اور اس کے بعد سے دونوں کروٹوں میں کمر تک جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ پیٹ میں اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے۔ (۲۰، ۲۱) دونوں سرین۔ (۲۲) فرج۔ (۲۳) دبر۔ (۲۴، ۲۵) دونوں رانیں، گھٹنے بھی انھیں میں شامل ہیں۔ (۲۶) ناف کے نیچے پیڑو اور اس کے متصل جو جگہ ہے اور انکے مقابل پشت کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے۔ (۲۷، ۲۸) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت۔ (۲۹، ۳۰) دونوں تلوے اور بعض علماء نے پشتِ دست اور تلوؤں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔[1]

مسئلہ ۳۴: عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں، مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے مونھ کھولنا منع ہے۔[2] یوہیں اس کی طرف نظر کرنا، غیر محرم کے لیے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۵: اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لیے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اسی سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے، البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے، مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور اس میں نماز مکروہ تحریمی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے، کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے، نماز نہ ہوگی اور اگر سر اس سے باہر نکال لے، ہو جائے گی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں، تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ دن ہو یا رات، گھر میں ہو یا میدان میں، خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں، یعنی مرد مردوں کی طرح اور عورت عورتوں کی طرح یا پاؤں پھیلا کر اور عورت غلیظہ پر ہاتھ رکھ کر اور یہ بہتر ہے اور رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرے اور یہ اشارہ رکوع و سجود سے اس کے لیے افضل ہے اور یہ بیٹھ کر پڑھنا، کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل، خواہ قیام میں رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرے یا رکوع و سجود کرے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج٦، ص٣٩ ـ ٤٠.

2 ...... ان مسائل کی تحقیق اور ان کے متعلق جزئیات کتاب الحظر والاباحۃ میں ان شاء اللہ تعالیٰ مذکور ہونگے۔ ۱۲ منہ

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص٩٧.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج٢، ص١٠٣.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج٢، ص١٠٤.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج٢، ص١٠٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۸ ایسا شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا، کسی نے عاریۃً اس کو کپڑا دے دیا یا مباح کر دیا[1] نماز جاتی رہی۔ کپڑا پہن کر سرے سے پڑھے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹ اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا، تو آخر وقت تک انتظار کرے، جب دیکھے کہ نماز جاتی رہے گی، تو برہنہ ہی پڑھ لے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰ اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا، تو مانگنا واجب ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱ اگر کپڑا مول[5] ملتا ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصلیہ سے زائد ہیں، تو اگر اتنے دام مانگتا ہو، جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں، تو خریدنا واجب۔[6] (ردالمحتار) یوہیں اگر اُدھار دینے پر راضی ہو، جب بھی خریدنا واجب ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۲ اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نجس ہے، تو نماز میں اسے نہ پہنے اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے، تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے، برہنہ جائز نہیں، یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے، ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیل نجاست کرے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۴۳ چند شخص برہنہ ہیں، تو تنہا تنہا، دُور دُور، نمازیں پڑھیں اور اگر جماعت کی، تو امام بیچ میں کھڑا ہو۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴ اگر برہنہ شخص کو چٹائی یا بچھونا مل جائے، تو اسی سے ستر کرے، ننگا نہ پڑھے۔ یوہیں گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ اگر پورے ستر کے لیے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور

---

1 ...... یعنی کسی کے پاس کپڑا تھا اس نے کہا تم اسے استعمال کر سکتے ہو۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۶.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۶.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... یعنی قیمت سے۔

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۷.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۰۷.

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث، في شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص۵۹.

9 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

اس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی قبل و دبر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے، تو ایک ہی کو چھپائے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: جس نے ایسی مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی، تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں، نماز ہوگئی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۷: اگر ستر کا کپڑا یا اس کے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا، بندوں کی جانب سے ہو، تو نماز پڑھے، پھر اعادہ کرے۔[3] (درمختار)

تیسری شرط استقبالِ قبلہ: یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف مونھ کرنا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَاؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُؕ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۝۱۴۲ ﴾[4]

بے وقوف لوگ کہیں گے کہ جس قبلہ پر مسلمان لوگ تھے، انھیں کس چیز نے اس سے پھیر دیا، تم فرمادو اللہ ہی کے لیے مشرق و مغرب ہے، جسے چاہتا ہے، سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پسند یہ تھا کہ کعبہ قبلہ ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کما ھو مروی فی صحیح البخاری وغیرہ من الصحاح اور فرماتا ہے:

﴿ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَیْهِؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝۱۴۳ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ۝۱۴۴ ﴾[5]

جس قبلہ پر تم پہلے تھے، ہم نے پھر وہی اس لیے مقرر کیا کہ رسول کے اتباع کرنے والے ان سے متمیز ہو جائیں، جو ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے ہیں اور بے شک یہ شاق ہے، مگر ان پر جن کو اللہ نے ہدایت کی اور اللہ تمہارا ایمان ضائع نہ کرے گا،

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٠٨.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١١٠.

3 ...... المرجع السابق، ص١١٠.

4 ...... پ٢، البقرة: ١٤٢.

5 ...... پ٢، البقرة: ١٤٣ـ ١٤٤.

www.dawateislami.net

بیشک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے۔اے محبوب! آسمان کی طرف تمہارا بار بار مونھ اٹھانا ہم دیکھتے ہیں، تو ضرور ہم تمھیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے، جسے تم پسند کرتے ہو، تو اپنا مونھ (نماز میں) مسجد حرام کی طرف پھیرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو، اسی کی طرف (نماز میں) مونھ کرو اور بے شک جنھیں کتاب دی گئی، وہ ضرور جانتے ہیں کہ وہی حق ہے، ان کے رب کی طرف سے اور اللہ ان کے کوتکوں سے غافل نہیں۔

مسئلہ ۴۸: نماز اللہ ہی کے لیے پڑھی جائے اور اسی کے لیے سجدہ ہو نہ کہ کعبہ کو، اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لیے سجدہ کیا، حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر عبادت کعبہ کی نیت کی، جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔[1] (درمختار وافاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۴۹: استقبال قبلہ عام ہے کہ بعینہٖ کعبۂ معظمہ کی طرف مونھ ہو، جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لیے یا اس جہت کو مونھ ہو جیسے اوروں کے لیے۔[2] (درمختار) یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر سکتا ہے، اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو، جیسے مکۂ معظّمہ کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں، تو عین کعبہ کی طرف مونھ کرنا فرض ہے، جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو، اگرچہ خاص مکۂ معظّمہ میں ہو، اس کے لیے جہت کعبہ کو مونھ کرنا کافی ہے۔(افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۵۰: کعبۂ معظّمہ کے اندر نماز پڑھی، تو جس رُخ چاہے پڑھے، کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی، مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔[3] (غنیہ وغیرہا)

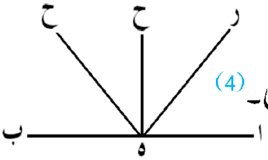

مسئلہ ۵۱: اگر صرف حطیم کی طرف مونھ کیا کہ کعبۂ معظّمہ محاذات میں نہ آیا، نماز نہ ہوئی۔[4] (غنیہ)

مسئلہ ۵۲: جہت کعبہ کو مونھ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مونھ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو، تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے، مگر مونھ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے، نماز ہو جائے گی، اس کی مقدار ۴۵ درجہ رکھی گئی ہے، تو اگر ۴۵ درجہ سے زائد انحراف ہے، استقبال نہ پایا گیا، نماز نہ ہوئی، مثلاً ا، ب، ایک خط ہے اس پر ہ، ح، عمود ہے اور فرض کرو کہ کعبۂ معظّمہ عین نقطہ ح کے محاذی ہے، دونوں قائمے ا، ہ، ح اور ح، ہ ب کی تنصیف کرتے ہوئے خطوط ہ، ر، ہ، ح خطوط کھینچے، تو یہ زاویہ ۴۵، ۴۵ درجے کے ہوئے کہ قائمہ ۹۰ درجے ہے، اب جو شخص مقام ہ پر کھڑا ہے، اگر نقطۂ ح کی طرف مونھ کرے، تو

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، بحث النية، ج۲، ص۱۳٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "غنية المتملي"، فصل مسائل شتى، ص٦١٦، وغيرها.

4 ...... "غنية المتملي"، فروع في شرح الطحاوى، ص٢٢٥.

www.dawateislami.net

اگر عین کعبہ کو مونھ ہے اور اگر دہنے بائیں ر یا ح کی طرف جھکے تو جب تک ر ح یا ح ح کے اندر ہے، جہت کعبہ میں ہے اور جب ر سے بڑھ کر ا یا ح سے گزر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہوگا، تو اب جہت سے نکل گیا، نماز نہ ہوگی۔[1] (درمختار و افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۵۳ قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں، بلکہ وہ فضا ہے، اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے، تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اور اب اس عمارت کی طرف مونھ کر کے نماز پڑھی نہ ہوگی یا کعبۂ معظّمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہوگئی، یوہیں اگر بلند پہاڑ پر یا کوئیں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف مونھ کیا، نماز ہوگئی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی، گو عمارت کی طرف نہ ہو۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴ جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو، مثلاً مریض ہے کہ اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رُخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو متوجہ کر دے یا اس کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے جس کے چوری ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا کشتی کے تختہ پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرے تو ڈوب جائے گا یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرا دے، تو ان سب صورتوں میں جس رُخ نماز پڑھ سکے، پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں، ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو مونھ کرے، ورنہ جیسے بھی ہو سکے اور اگر روکنے میں قافلہ نگاہ سے مخفی ہو جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں، یوہیں روانی میں پڑھے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵ چلتی کشتی میں نماز پڑھے، تو بوقت تحریمہ قبلہ کو مونھ کرے اور جیسے جیسے وہ گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو مونھ پھیرتا رہے، اگرچہ نفل نماز ہو۔[4] (غنیہ)

مسئلہ ۵۶ مصلّی کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے کہ استقبال کرے گا تو چوری ہو جائے گی، ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے، اگرچہ باجرت مثل استقبال فرض ہے۔[5] (ردالمحتار) یعنی جب کہ وہ اجرت حاجتِ اصلیہ سے زائد اس کے پاس ہو یا محافظ آئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر وہ نقد مانگتا ہے اور اس کے پاس نہیں یا ہے مگر حاجتِ اصلیہ سے زائد نہیں یا ہے مگر وہ اجرت مثل سے بہت زیادہ مانگتا ہے، تو اجیر کرنا ضرور نہیں، یوہیں پڑھے۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۵۷ کوئی شخص قید میں ہے اور وہ لوگ اسے استقبال سے مانع ہیں تو جیسے بھی ہو سکے، نماز پڑھ لے، پھر

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص١٣٥.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج٢، ص١٤١.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج٢، ص١٤٢.

4 ...... "غنية المتملي"، فروع في شرح الطحطاوي، ص٢٢٥.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج٢، ص١٤٢.

www.dawateislami.net

جب موقعہ ملے وقت میں یا بعد، تو اس نماز کا اعادہ کرے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸ اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی مونھ کرے)، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔[2] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۵۹ تحری کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، ہوگئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔[3] (تنویرالابصار وغیرہ)

مسئلہ ۶۰ ایسا شخص اگر بے تحری کسی طرف مونھ کر کے نماز پڑھے، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف مونھ کیا ہو، ہاں اگر قبلہ کی طرف مونھ ہونا، بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا، ہوگئی اور اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو، یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہوا، اگرچہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱ اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا، مگر اس کے خلاف دوسری طرف اس نے مونھ کیا، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں وہی قبلہ تھا، جدھر مونھ کیا، اگرچہ بعد کو یقین کیساتھ اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہو۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶۲ اگر کوئی جاننے والا موجود ہے، اس سے دریافت نہیں کیا، خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی، تو اگر قبلہ ہی کی طرف مونھ تھا، ہوگئی، ورنہ نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳ جاننے والے سے پوچھا اس نے نہیں بتایا، اس نے تحری کر کے نماز پڑھ لی، اب بعد نماز اس نے بتایا نماز ہوگئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔[7] (غنیہ)

مسئلہ ۶۴ اگر مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں، مگر ان کا اعتبار نہ کیا، بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہولیا، یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی، دونوں صورت میں نہ

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج۲، ص۱٤۳.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحري في القبلة، ج۲، ص۱٤۳.

3 ...... "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۱٤۳، وغيره.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحري في القبلة، ج۲، ص۱٤۷.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج۲، ص۱٤۷.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحري... إلخ، ج۲، ص۱٤۳.

7 ...... "منية المصلي"، مسائل تحري القبلة... إلخ، ص۱۹۲.

www.dawateislami.net

ہوئی، اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۵: ایک شخص تحری کر کے (سوچ کر) ایک طرف پڑھ رہا ہے، تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں، بلکہ اسے بھی تحری کا حکم ہے، اگر اس کا اتباع کیا تحری نہ کی، اس کی نماز نہ ہوئی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: اگر تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں اگرچہ سجدۂ سہو میں رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو پڑھ چکا ہے، اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں، جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا، نماز نہ ہوئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: نابینا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا، کوئی بینا آیا، اس نے اسے سیدھا کر کے اس کی اقتدا کی، تو اگر وہاں کوئی شخص ایسا تھا، جس سے قبلہ کا حال نابینا دریافت کرسکتا تھا، مگر نہ پوچھا، دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں اور اگر کوئی ایسا نہ تھا، تو نابینا کی ہوگئی اور مقتدی کی نہ ہوئی۔[4] (خانیہ، ہندیہ، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۸: تحری کر کے غیر قبلہ کو نماز پڑھ رہا تھا، بعد کو اسے اپنی رائے کی غلطی معلوم ہوئی اور قبلہ کی طرف پھر گیا، تو جس دوسرے شخص کو اس کی پہلی حالت معلوم ہو، اگر یہ بھی اسی قسم کا ہے کہ اس نے بھی پہلے وہی تحری کی تھی اور اب اس کو بھی غلطی معلوم ہوئی، تو اس کی اقتدا کرسکتا ہے، ورنہ نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۹: اگر امام تحری کر کے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ رہا ہے، تو اگرچہ مقتدی تحری کرنے والوں میں نہ ہو، اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۷۰: اگر امام و مقتدی ایک ہی جہت کو تحری کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور امام نے نماز پوری کرلی اور سلام پھیر دیا اب مسبوق[7] و لاحق[8] کی رائے بدل گئی، تو مسبوق گھوم جائے اور لاحق سرے سے پڑھے۔[9] (درمختار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحرى في القبلة، ج٢، ص١٤٣.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحرى في القبلة، ج٢، ص١٤٣.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحرى في القبلة، ج٢، ص١٤٤.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحرى في القبلة، ج٢، ص١٤٤.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٤٤.

7 ...... وہ کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔

8 ...... وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک ہوا، مگر اقتدا کے بعد اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں، خواہ عذر سے یا بلا عذر۔

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٤٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۱: اگر پہلے ایک طرف کورائے ہوئی اور نماز شروع کی، پھر دوسری طرف کورائے پلٹی، پلٹ گیا پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی، جو پہلے مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے، سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷۲: تحری کرکے ایک رکعت پڑھی، دوسری میں رائے بدل گئی، اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تھا، تو سرے سے نماز پڑھے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۷۳: اندھیری رات ہے، چند شخصوں نے جماعت سے تحری کرکے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی، مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے، نہ مقتدی امام سے آگے ہے، نماز ہوگئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کے خلاف اسکی جہت تھی، کچھ حرج نہیں اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو، تو نماز نہ ہوئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: مصلّی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا، اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہوگیا، نماز فاسد ہوگئی اور اگر بلاقصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا، تو ہوگئی۔[4] (منیہ، بحر)

مسئلہ ۷۵: اگر صرف مونھ قبلہ سے پھیرا، تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کرلے اور نماز نہ جائے گی، مگر بلاعذر مکروہ ہے۔[5] (منیہ، بحر)

چوتھی شرط وقت ہے: اس کے مسائل اوپر مستقل باب میں بیان ہوئے۔

پانچویں شرط نیت ہے:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ﴾[6]

انھیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱٤٦.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱٤٦.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: اذا ذکر في مسألة ثلاثة اقوال... إلخ، ج۲، ص۱٤۷.

4 ...... "منیة المصلي"، مسائل التحری القبلة... إلخ، ص۱۹۳.

و "البحرالرائق"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۱، ص٤۹۷.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... پ ۳۰، البینة: ٥.

www.dawateislami.net

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِءٍ مَانَوٰی)) [1]

''اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہ ہے، جو اس نے نیت کی۔''

اس حدیث کو بخاری و مسلم اور دیگر محدثین نے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۷۶: نیت دل کے پکے ارادہ کو کہتے ہیں، محض جاننا نیت نہیں، تاوقتیکہ ارادہ نہ ہو۔ [2] (تنویر الابصار)

مسئلہ ۷۷: نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا، ظہر کی نماز ہوگئی۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۸: نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے، کون سی نماز پڑھتا ہے؟ تو فوراً بلا تأمل بتا دے، اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۷۹: زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں، فارسی وغیرہ میں بھی ہوسکتی ہے اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو، مثلاً نَوَیْتُ یا نیت کی میں نے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۸۰: احوط یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ [6] (منیہ)

مسئلہ ۸۱: تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی، مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں، فاصل نہ ہوں نماز ہو جائے گی، اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۸۲: وضو سے پیشتر نیت کی، تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں، نماز ہو جائے گی۔ یوہیں وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کے لیے چلنا پایا گیا، نماز ہو جائے گی اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں۔ [8] (غنیہ)

---

1 ...... "صحیح البخاري"، کتاب بدء الوحي، باب کیف کان بدء الوحي إلی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم... إلخ، الحدیث: ۱، ج۱، ص۵.

2 ...... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱۱.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، بحث النیۃ، ج۲، ص۱۱۲.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱۳.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱۳.

6 ...... "منیۃ المصلي"، استحباب ان ینوی بقبلہ ویتکلم باللسان، ص۲۳۲.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱٤.

8 ...... "غنیۃ المتملي"، الشرط السادس النیۃ، ص۲۵۵.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸۳: اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی، اس کا اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی، نماز نہ ہوگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: اصح یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت[2] کی نیت کرے، اس لیے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو نا کافی قرار دیتے ہیں۔[3] (منیہ)

مسئلہ ۸۵: نفل نماز کے لیے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۸۶: فرض نماز میں نیت فرض بھی ضرور ہے، مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں، اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو، مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے، مگر ان کی فرضیت علم میں نہیں، نماز نہ ہوگی اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے، مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے، وہی میں بھی پڑھتا ہوں، تو یہ نماز ہو جائے گی اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے متمیّز نہ کیا تو دو صورتیں ہیں، اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے، تو نماز ہو جائے گی، مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں، اگر سنتیں پڑھ چکا ہے، تو اِمامت نہیں کرسکتا کہ سنتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اس کا فرض ساقط ہو چکا، مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں بہ نیت فرض پڑھیں، تو اب فرض نماز میں امامت نہیں کرسکتا کہ یہ فرض پڑھ چکا، دوسری صورت یہ کہ نیتِ فرض کسی میں نہ کی، تو نمازِ فرض ادا نہ ہوئی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۷: فرض میں یہ بھی ضرور ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کے ظہر یا فرضِ وقت کی نیت وقت میں کرے، مگر جُمُعَہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں، خصوصیت جُمُعَہ کی نیت ضروری ہے۔[6] (تنویرالابصار)

مسئلہ ۸۸: اگر وقت نماز ختم ہو چکا اور اس نے فرض وقت کی نیت کی، تو فرض نہ ہوئے خواہ وقت کا جاتا رہنا اسکے علم میں ہو یا نہیں۔[7] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١١٦.

2 ...... یعنی پیروی۔

3 ...... "منية المصلي"، الشرط السادس النية، ص٢٢٥.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١١٦.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١١٧.

6 ...... "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١١٧، ١٢٣.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج٢، ص١٢٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸۹: نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں، جبکہ کسی نماز کو معین نہ کیا، مثلاً آج کی ظہر یا آج کی عشا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۰: اَولیٰ یہ ہے کہ یہ نیت کرے آج کی فلاں نماز کہ اگرچہ وقت خارج ہوگیا ہو، نماز ہو جائے گی، خصوصاً اس کے لیے جسے وقت خارج ہونے میں شک ہو۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹۱: اگر کسی نے اس دن کو دوسرا دن گمان کرلیا، مثلاً وہ دن پیر کا ہے اور اس نے اسے منگل سمجھ کر منگل کی ظہر کی نیت کی، بعد کو معلوم ہوا کہ پیر تھا، نماز ہو جائے گی۔[3] (غنیہ) یعنی جبکہ آج کا دن نیت میں ہو کہ اس تعیین کے بعد پیر یا منگل کی تخصیص بے کار ہے اور اس میں غلطی مضر نہیں، ہاں اگر صرف دن کے نام ہی سے نیت کی اور آج کے دن کا قصد نہ کیا، مثلاً منگل کی ظہر پڑھتا ہوں، تو نماز نہ ہوگی اگرچہ وہ دن منگل ہی کا ہو کہ منگل بہت ہیں۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۹۲: نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے، تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی، تو نماز ہو جائے گی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: فرض قضا ہوگئے ہوں، تو ان میں تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے، مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹۴: اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو، تو دن معین کرنے کی حاجت نہیں، مثلاً میرے ذمہ جو فلاں نماز ہے، کافی ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۵: اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو، تو اس کے لیے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۲۳.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۲۳.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦.

3 ...... "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص۲٥۳.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۲۰.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۱۹.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۱۹.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۱۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹۶: کسی کے ذمہ اتوار کی نماز تھی، مگر اس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے اور اس کی نیت سے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی، ادا نہ ہوئی۔[1] (غنیہ)

مسئلہ ۹۷: قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا، تو نماز ہوگئی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی اور اگر یوں نہ کیا، بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی، مگر اس دن کے ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی، یوہیں اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۸: مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت اِمامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کرلیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہوگئی، مگر امام نے اِمامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کرلینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کرسکتا ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۹۹: ایک صورت میں امام کو نیت اِمامت بالاتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہو جائے اور وہ نماز، نمازِ جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے اِمامت زناں[4] کی نیت نہ کی، تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔[5] (درمختار) اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے، بعد کو اگر نیت کر بھی لے، صحت اقتدائے زن کے لیے کافی نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۰: جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو، اِمامت زناں کی نیت بالاجماع ضروری نہیں اور اصح یہ ہے کہ جُمُعہ وعیدین میں بھی حاجت نہیں، باقی نمازوں میں اگر محاذی مرد کے نہ ہوئی، تو عورت کی نماز ہوجائے گی، اگرچہ امام نے

---

1 ...... "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص ٢٥٤.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: يصح القضاء بنية الأداء و عكسه، ج٢، ص١٢٥.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص ١٢١،

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٦.

4 ...... یعنی عورتوں کی امامت۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٢٨.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضىٰ عليه سنوات... إلخ، ج٢، ص١٢٩.

www.dawateislami.net

اِمامت زناں کی نیت نہ کی ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۰۱ مقتدی نے اگر صرف نمازِ امام یا فرضِ امام کی نیت کی اور اقتدا کا قصد نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۲ مقتدی نے بہ نیت اقتدا یہ نیت کی کہ جو نمازِ امام کی وہی نماز میری، تو جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۳ مقتدی نے یہ نیت کی کہ وہ نماز شروع کرتا ہوں جو اس امام کی نماز ہے، اگر امام نماز شروع کر چکا ہے، جب تو ظاہر کہ اس نیت سے اقتدا صحیح ہے اور اگر امام نے اب تک نماز شروع نہ کی تو دو صورتیں ہیں، اگر مقتدی کے علم میں ہو کہ امام نے ابھی نماز شروع نہ کی، تو بعد شروع وہی پہلی نیت کافی ہے اور اگر اس کے گمان میں ہے کہ شروع کر لی اور در واقع میں شروع نہ کی ہو تو وہ نیت کافی نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۴ مقتدی نے نیت اقتدا کی، مگر فرضوں میں تعیینِ فرض نہ کی، تو فرض ادا نہ ہوا۔[5] (غنیہ) یعنی جب تک یہ نیت نہ ہو کہ نمازِ امام میں اس کا مقتدی ہوتا ہوں۔

مسئلہ ۱۰۵ جُمُعَہ میں بہ نیت اقتدا نمازِ امام کی نیت کی ظہر یا جُمُعَہ کی نیت نہ کی، نماز ہوگئی، خواہ امام نے جُمُعَہ پڑھا ہو یا ظہر اور اگر بہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جُمُعَہ تھی تو نہ جُمُعَہ ہوا، نہ ظہر۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۶ مقتدی نے امام کو قعدہ میں پایا اور یہ معلوم نہ ہو کہ قعدۂ اُولیٰ ہے یا اخیرہ اور اس نیت سے اقتدا کی کہ اگر یہ قعدۂ اُولیٰ ہے تو میں نے اقتدا کی ورنہ نہیں، تو اگرچہ قعدۂ اُولیٰ ہو اقتدا صحیح نہ ہوئی اور اگر بایں نیت اقتدا کی کہ قعدۂ اُولیٰ ہے، تو میں نے فرض میں اقتدا کی، ورنہ نفل میں تو اس اقتدا سے فرض ادا نہ ہوگا، اگرچہ قعدۂ اُولیٰ ہو۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۷ یوہیں اگر امام کو نماز میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ عشا پڑھتا یا تراویح اور یوں اقتدا کی کہ اگر فرض ہے تو اقتدا کی، تراویح ہے تو نہیں، تو عشا ہو، خواہ تراویح اقتدا صحیح نہ ہوئی۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۲۹.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦.

3 ...... المرجع السابق، ص٦٧.

4 ...... المرجع السابق، ص٦٦.

5 ...... غنیةالمتملي، الشرط السادس النیة، ص۲٥۱.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦.

7 ...... المرجع السابق، ص٦٧.

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٧.

www.dawateislami.net

اس کو یہ چاہیے کہ فرض کی نیت کرے کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض، ورنہ نفل ہو جائیں گے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۰۸ امام جس وقت جائے اِمامت پر گیا، اس وقت مقتدی نے نیت اقتدا کر لی، اگرچہ بوقت تکبیر نیت حاضر نہ ہو، اقتدا صحیح ہے، بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو۔[2] (غنیہ)

مسئلہ ۱۰۹ نیت اقتدا میں یہ علم ضرور نہیں کہ امام کون ہے؟ زید ہے یا عمرو اور اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے اقتدا صحیح ہے اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی، بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا کرتا ہوں، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو صحیح نہیں۔[3] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۱۰ جماعت کثیر ہو تو مقتدی کو چاہیے کہ نیت اقتدا میں امام کی تعیین نہ کرے، یوہیں جنازہ میں یہ نیت نہ کرے کہ فلاں میت کی نماز۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۱ نماز جنازہ کی یہ نیت ہے، نماز اللہ کے لیے اور دُعا اس میت کے لیے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۱۲ مقتدی کو شبہہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت، تو یہ کہہ لے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جس پر امام نماز پڑھتا ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۱۳ اگر مرد کی نیت کی، بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس، جائز نہ ہوئی، بشرطیکہ جنازہ حاضرہ کی طرف اشارہ نہ ہو، یوہیں اگر زید کی نیت کی بعد کو اس کا عمرو ہونا معلوم ہوا صحیح نہیں اور اگر یوں نیت کی کہ اس جنازہ کی اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو ہوگئی۔[7] (درمختار، ردالمحتار) یوہیں اگر اس کے علم میں وہ مرد ہے، بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس، تو نماز ہو جائے گی، جب کہ اس میت پر نماز نیت میں ہے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۴ چند جنازے ایک ساتھ پڑھے، تو ان کی تعداد معلوم ہونا ضروری نہیں اور اگر اس نے تعداد معین کر لی اور

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ١٥٣.

2 ...... "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص ٢٥٢.

3 ...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ١، ص ٦٧.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ١، ص ٦٧.

5 ...... "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ١٢٦.

6 ...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ١٢٧.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضىٰ عليه سنوات... إلخ، ج ٢، ص ١٢٧.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضىٰ عليه سنوات... إلخ، ج ٢، ص ١٢٧.

www.dawateislami.net

اس سے زائد تھے، تو کسی جنازے کی نہ ہوئی۔[1] (درمختار) یعنی جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو، صرف اتنا ہو کہ دس (۱۰) میّتوں کی نماز اور وہ تھے گیارہ (۱۱) تو کسی پر نہ ہوئی اور اگر نیت میں اشارہ تھا، مثلاً ان دس (۱۰) میّتوں پر نماز اور وہ ہوں بیس (۲۰) تو سب کی ہوگئی، یہ احکام امام نمازِ جنازہ کے ہیں اور مقتدی کے بھی، اگر اس نے یہ نیت نہ کی ہو کہ جن پر امام پڑھتا ہے، ان کے جنازہ کی نماز کہ اس صورت میں اگر اس نے ان کو دس (۱۰) سمجھا اور وہ ہیں زیادہ تو اس کی نماز بھی سب پر ہو جائے گی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۵ نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے، مثلاً نماز عیدالفطر، عیداضحیٰ، نذر، نماز بعد طواف یا نفل، جس کو قصداً فاسد کیا ہو کہ اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے، یوہیں سجدۂ تلاوت میں نیت تعیین ضرور ہے، مگر جب کہ نماز میں فوراً کیا جائے اور سجدۂ شکر اگرچہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت تعیین درکار ہے یعنی یہ نیت کہ شکر کا سجدہ کرتا ہوں اور سجدۂ سہو کو درمختار میں لکھا کہ اس میں نیت تعیین ضروری نہیں، مگر ''نہر الفائق'' میں ضروری سمجھی اور یہی ظاہر تر ہے۔[3] (ردالمحتار) اور نذریں متعدد ہوں تو ان میں بھی ہر ایک کی الگ تعیین درکار ہے اور وتر میں فقط وتر کی نیت کافی ہے، اگرچہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ ہو، ہاں نیت واجب اولیٰ ہے، البتہ اگر نیت عدمِ وجوب ہے تو کافی نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۶ یہ نیت کہ مونھ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۷ نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور بہ نیت نفل نماز پوری کی تو فرض ادا ہوئے اور اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی، تو نفل ہوئی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۸ ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی، تو اگر تکبیر جدید کے ساتھ ہے، تو پہلی جاتی رہی اور دوسری شروع ہوگئی، ورنہ وہی پہلی ہے، خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض۔[7] (عالمگیری، غنیہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ١٢٧.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضىٰ عليه سنوات وهو يصلي... إلخ، ج ٢، ص ١٢٧.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب و الخشوع، ج ٢، ص ١١٩.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج ٢، ص ١٢٠.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضىٰ عليه سنوات... إلخ، ج ٢، ص ١٢٩.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ١، ص ٦٦.

7 ...... المرجع السابق، و "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص ٢٤٩.

www.dawateislami.net

یہ اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے، ورنہ پہلی بہر حال جاتی رہی۔[1] (ہندیہ)

مسئلہ ۱۱۹ ظہر کی ایک رکعت کے بعد پھر بہ نیت اسی ظہر کے تکبیر کہی، تو یہ وہی نماز ہے اور پہلی رکعت بھی شمار ہوگی، لہٰذا اگر قعدۂ اخیرہ کیا، تو ہوگئی ورنہ نہیں، ہاں اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی اور وہ رکعت شمار میں نہیں۔[2] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۲۰ اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو وہ بدستور نماز میں ہے۔[3] (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۱ دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی اس میں چند صورتیں ہیں۔ (۱) ان میں ایک فرض عین ہے، دوسری جنازہ، تو فرض کی نیت ہوئی، (۲) اور دونوں فرض عین ہیں، تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا، تو وقتی ہوئی، (۳) اور ایک وقتی ہے، دوسری قضا اور وقت میں وسعت نہیں جب بھی وقتی ہوئی، (۴) اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی اور (۵) دونوں قضا ہوں، تو صاحب ترتیب کے لیے پہلی ہوئی اور (۶) صاحب ترتیب نہیں، تو دونوں باطل اور ایک (۷) فرض، دوسری نفل، تو فرض ہوئے، (۸) اور دونوں نفل ہیں تو دونوں ہوئیں، (۹) اور ایک نفل، دوسری نماز جنازہ، تو نفل کی نیت رہی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۲ نماز خالصاً للہ شروع کی، پھر معاذ اللہ ریا کی آمیزش ہوگئی، تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۳ پورا ریا یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے، اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو، مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے، تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خوبی کا ثواب نہیں۔[6] (درمختار، عالمگیری) اور ریا کا استحقاق عذاب بہر حال ہے۔

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٦.

2 ...... المرجع السابق، و "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص٢٥٠.

3 ...... "الدرالمختار"،

4 ...... "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص٢٥٠،
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: فروع في النية، ج٢، ص١٥٣.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٥١.
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٧.

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲۴ نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا، لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہوجائے گی یا شروع کرنا چاہتا تھا کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو، اس کی وجہ سے ترک نہ کرے، نماز پڑھے اور استغفار کرلے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ ﴾[2]

اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

اور احادیث اس بارے میں بہت ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَللّٰہُ اَکْبَرُ سے نماز شروع فرماتے۔

مسئلہ ۱۲۵ نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ رکن ہے۔ باقی نمازوں میں شرط۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۲۶ غیر نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لیے ہوئے تحریمہ باندھے اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پیشتر[4] پھینک دے، نماز منعقد ہوجائے گی۔ یوہیں بروقت ابتدائے تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے منحرف[5] تھا، یا آفتاب خط نصف النہار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپا لیا، یا قبلہ کو مونھ کرلیا یا نصف النہار سے آفتاب ڈھل گیا، نماز منعقد ہوجائے گی۔ یوہیں معاذ اللہ بے وضو شخص دریا میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی بہنے سے پیشتر تکبیر تحریمہ شروع کی، مگر ختم سے پہلے اعضا دھل گئے، نماز منعقد ہوگئی۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۷ فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کرسکتا ہے، مثلاً عشا کی چاروں رکعتیں پوری کرکے بے سلام پھیرے سنتوں کے لیے کھڑا ہوگیا، لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ و منع ہے اور قصداً نہ ہو تو حرج نہیں، مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ کر چکا تھا، اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا، اب معلوم ہوا کہ چار ہوچکی تھیں، تو یہ رکعت نفل ہوئی، اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعتیں ہوجائیں، تو یہ بنا بقصد نہ ہوئی، لہٰذا اس میں کوئی کراہت نہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: فروع في النية، ج ٢، ص ١٥١.

2 ...... پ ٣٠، الاعلى: ١٥.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ١٥٨.

4 ...... پہلے۔

5 ...... یعنی پھرا ہوا۔

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث القيام، ج ٢، ص ١٦٢.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: قد يطلق الفرض... إلخ، ج ٢، ص ١٥٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲۸: ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کرسکتا ہے اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہوسکتی۔[1] (درمختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

حدیث ۱: بُخاری و مُسلِم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے نماز پڑھی، پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا: وعلیک السلام، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا: وعلیک السلام، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، تیسری بار یا اس کے بعد عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مجھے تعلیم فرمائیے، ارشاد فرمایا: ''جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو، تو کامل وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف مونھ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمھیں اطمینان ہو، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو۔''[2]

حدیث ۲: صحیح مُسلِم شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے اور ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ سے قراءت اور جب رکوع کرتے سر کو نہ اٹھائے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تو سجدہ کو نہ جاتے تاوقتیکہ سیدھے کھڑے نہ ہولیں اور سجدہ سے اٹھ کر سجدہ نہ کرتے تاوقتیکہ سیدھے نہ بیٹھ لیں اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھاتے اور دہنا کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔[3]

حدیث ۳: صحیح بُخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں مرد داہنا ہاتھ بائیں کلائی پر رکھے۔[4]

حدیث ۴: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی

---

1 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۵۹.

2 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الصلاة، باب وجوب قرائة الفاتحة... إلخ، الحدیث: ۴۵۔(۳۹۷)،۴۶۔(۳۹۸)، ص ۲۱۰.

3 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الصلاة، باب ما یجمع صفة الصلاة... إلخ، الحدیث: ۴۹۸، ص ۲۵۵.

4 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الأذان، باب وضع الیمنی علی الیسریٰ في الصلاة، الحدیث: ۷۴۰، ج۱، ص ۲۶۲.

www.dawateislami.net

صف میں ایک شخص تھا، جس نے نماز میں کچھ کمی کی، جب سلام پھیرا تو اسے پکارا، اے فلاں! ''تو اللہ سے نہیں ڈرتا، کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے؟ تم یہ گمان کرتے ہوگے کہ جو تم کرتے ہو، اس میں سے کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہوگا۔ خدا کی قسم! ''میں پیچھے سے ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے۔'' (1)

حدیث ۵ و ۶ ابوداود نے روایت کی کہ اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سکتہ فرمانا یاد کیا، ایک اس وقت جب تکبیر تحریمہ کہتے۔ دوسرا جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ پڑھ کر فارغ ہوتے، اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق کی۔ (2) ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے بھی اس کے مثل روایت کی۔ اس حدیث سے آمین کا آہستہ کہنا ثابت ہوتا ہے۔

مسئلہ ۷ امام بُخاری ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے، تو آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو، اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' (3)

مسئلہ ۸ صحیح مُسلِم میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کرلو، پھر تم میں سے جو کوئی اِمامت کرے، وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے، تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دُعا قبول فرمائے گا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں آجائے، تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ اس کا بدلہ ہوگیا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اللہ تمہاری سُنے گا۔'' (4)

حدیث ۹ و ۱۰ ابو ہریرہ و قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی صحیح مُسلِم میں ہے، جب امام قراءت کرے تو تم چُپ رہو۔ (5)

اس حدیث اور اس کے پہلے جو حدیث ہے دونوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے کہ اگر زور سے کہنا ہوتا تو امام کے

---

1 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٩٨٠٣، ج٣، ص٤٦٠.
اس حدیث شریف سے نہایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کے لیے کسی چیز کا سامنے ہونا درکار نہیں کہ کوئی شے ادراک کے لیے حجاب نہیں۔ ۱۲ منہ

2 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب السكتة عندالافتتاح، الحديث: ٧٧٩، ج١، ص٣٠١.

3 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين، الحديث: ٧٨٢، ج١، ص٢٧٥.

4 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الحديث: ٤٠٤، ص٢١٤.

5 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الحديث: ٦٣-(٤٠٤)، ص٢١٥.

www.dawateislami.net

آمین کہنے کا پتہ اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوتی کہ جب وہ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے، تو آمین کہو اور اس سے بہت صریح ترمذی کی روایت شعبہ سے ہے، وہ علقمہ سے وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں، فَقَالَ اٰمِیْن وَخَفَضَ بِھَا صَوْتَہٗ آمین کہی اور اس میں آواز پست کی، [1] نیز ابوہریرہ وقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہ کریں، بلکہ چُپ رہیں اور یہی قرآن عظیم کا بھی ارشاد ہے کہ

﴿ وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝۲۰۴ ﴾ [2]

جب قرآن پڑھا جائے تو سُنو اور چپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔

حدیث ۱۱ ابوداود ونسائی وابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چُپ رہو۔'' [3]

حدیث ۱۲ ابوداود وترمذی علقمہ سے راوی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''کیا تمھیں وہ نماز نہ پڑھاؤں، جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز تھی؟، پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے، مگر پہلی بار [4] یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھاتے پھر نہیں۔ [5] ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۱۳ دارقطنی وابن عدی کی روایت انھیں سے ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھائے، مگر نماز شروع کرتے وقت۔ [6]

حدیث ۱۴ مُسلِم واحمد جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''یہ کیا بات ہے؟ کہ تمھیں ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں، جیسے چنچل گھوڑے کی دُمیں، نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔'' [7]

---

1 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصلاۃ، باب ماجاء في التأمين، الحديث: ٢٤٨، ج١، ص٢٨٥.

2 ...... پ٩، الاعراف: ٢٠٤.

3 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب اقامة الصلوات... إلخ، باب إذا قرأالامام فانصتوا، الحديث: ٨٤٦، ج١، ص٤٦١.

4 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، الحديث: ٧٤٨، ج١، ص٢٩٢.
''جامع الترمذي''، أبواب الصلاة، باب ماجاء ان النبي صلّى الله عليه وسلم لم يرفع الا في أوّل مرّة، الحديث: ٢٥٧، ج١، ص٢٩٢.

5 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، الحديث: ٧٥٢، ج١، ص٢٩٢.

6 ...... ''سنن الدارقطني''، كتاب الصلاة، باب ذكر التكبير و رفع اليدين، الحديث: ١١٢٠، ج١، ص٣٩٩.

7 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة... إلخ، الحديث: ٤٣٠، ص٢٢٩.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۵: ابوداود و امام احمد نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ''سنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں۔'' [1]

ان اُمور کے متعلق اور بکثرت احادیث و آثار موجود ہیں، تبرکاً چند حدیثیں ذکر کیں کہ یہ مقصود نہیں کہ افعالِ نماز احادیث سے ثابت کیے جائیں کہ ہم نہ اس کے اہل نہ اس کی ضرورت کہ آئمہ کرام نے یہ مرحلے طے فرما دیے، ہمیں تو ان کے ارشادات بس ہیں کہ وہ ارکان شریعت ہیں، وہ وہی فرماتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے ماخوذ ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رُو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لَو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں، نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے، یوں کہ دہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا [2] کلائی کے اغل بغل اور ثنا پڑھے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ . [3]

پھر تعوذ یعنی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

پڑھے، پھر تسمیہ یعنی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے، اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کے برابر ہو، اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے، اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں، نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف، ایک طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے پھر

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر

---

1 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة، الحديث: ٧٥٦، ج١، ص٢٩٣.

2 ...... چھوٹی انگلی۔

3 ...... پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔۱۲

www.dawateislami.net

دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے، بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر سر اوٹھائے، پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے، پھر سر اٹھائے، پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے، اب صرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر قراءت شروع کردے، پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ [1]

پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمۂ لَا کے قریب پہنچے، دہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمۂ اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے، اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضرور نہیں، اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا، اس میں تشہد کے بعد درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. پڑھے [2] پھر

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

---

1 ...... تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ (عزوجل) کے لیے ہیں سلام حضور پر، اے نبی! اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں، ہم پر اور اللہ (عزوجل) کے نیک بندوں پر سلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں۔۱۲

2 ...... اے اللہ (عزوجل) درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے درود بھیجی سیدنا ابراہیم (علیہ الصلوۃ والسلام) پر اور انکی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے، اے اللہ (عزوجل) برکت نازل کر ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اور انکی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم (علیہ الصلوۃ والسلام) پر اور انکی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔۱۲

www.dawateislami.net

اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ . (1)

یا اور کوئی دُعائے ماثور پڑھے۔ مثلاً

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ . (2)

یا یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. (3)

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ فِتْنَۃِ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ . (4)

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (5)

اور اس کو بغیر اَللّٰھُمَّ کے نہ پڑھے، پھر دہنے شانے کی طرف مونھ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے، پھر بائیں طرف، یہ طریقہ کہ مذکور ہوا، امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے، مقتدی کے لیے اس میں کی بعض بات جائز نہیں، مثلاً امام کے

1 ...... اے اللہ (عزوجل) تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو، بیشک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔۱۲

2 ...... اے اللہ (عزوجل) میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور بیشک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے، تو اپنی طرف سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر، بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔۱۲

3 ...... اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے ہر قسم کے خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو میں جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا اور ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو میں نے جانا اور جس کو نہیں جانا۔۱۲

4 ...... اے اللہ (عزوجل) تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجّال کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور تاوان سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دَین کے غلبہ اور مَردوں کے قہر سے۔۱۲

5 ...... اے اللہ (عزوجل) اے ہمارے پروردگار، تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔۱۲

www.dawateislami.net

پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورت پڑھنا۔ عورت بھی بعض اُمور میں مستثنیٰ ہے، مثلاً ہاتھ باندھنے اور سجدہ کی حالت اور قعدہ کی صورت میں فرق ہے۔ [1] جس کو ہم بیان کرینگے، ان مذکورات میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا ترک [2] قصداً [3] گناہ اور نماز واجب الاعادہ [4] اور سہواً ہو تو سجدۂ سہو واجب۔ بعض سنت مؤکدہ کہ اس کے ترک کی عادت گناہ اور بعض مستحب کہ کریں تو ثواب، نہ کریں تو گناہ نہیں۔

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ

(۲) قیام

(۳) قراءت

(۴) رکوع

(۵) سجدہ

(۶) قعدہ اخیرہ

(۷) خروج بصنعہ۔ [5]

(۱) تکبیر تحریمہ:

حقیقۃً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے، اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔

مسئلہ ۱: نماز کے شرائط یعنی طہارت و استقبال و سترعورت و وقت۔ تکبیر تحریمہ کے لیے شرائط ہیں یعنی قبل ختم تکبیر ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، اگر اللہ اکبر کہہ چکا اور کوئی شرط مفقود ہے، نماز نہ ہوگی۔ [6] (درمختار، ردالمحتار)

1 ...... "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص۲۹۸۔۳۳۶، وغيرها.

2 ...... چھوڑنا۔

3 ...... یعنی جان بوجھ کر۔

4 ...... یعنی نماز کا پھر سے پڑھنا واجب۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۱۵۸۔۱۷۰.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ج۲، ص۱۷۵.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ جن نمازوں میں قیام فرض ہے، ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے، تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا، نماز شروع ہی نہ ہوئی۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳ امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے، نماز نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴ نفل کے لیے تکبیر تحریمہ رکوع میں کہی، نماز نہ ہوئی اور بیٹھ کر کہتا، تو ہو جاتی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا، نماز نہ ہوئی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۶ امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر سے تکبیر رکوع کی نیت کی، نماز شروع ہو گئی اور یہ نیت لغو ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۷ امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی، اگر اقتدا کی نیت ہے، نماز میں نہ آیا ورنہ شروع ہو گئی، مگر امام کی نماز میں شرکت نہ ہوئی، بلکہ اپنی الگ۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ امام کی تکبیر کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی تو اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی اور اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے نہیں کہی تو ہو گئی اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو، تو احتیاط یہ ہے کہ قطع کرے اور پھر سے تحریمہ باندھے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو، اس پر تلفظ واجب نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ١، ص ٦٨.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ١، ص ٦٩.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ج ٢، ص ١٧٦.

بعض لوگ جلدی میں اسی طرح کر گزرتے ہیں ان کی وہ نماز نہ ہوئی اس کو پھر پڑھیں۔۱۲ منہ حفظہ

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ج ٢، ص ٢١٩.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة فصل، ج ٢، ص ٢١٨.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ٢، ص ٢١٩.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ١، ص ٦٩.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ٢، ص ٢١٩.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ٢، ص ٢٢٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کر دی، نماز نہ ہوئی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الٰہی کے الفاظ ہوں۔ مثلاً

اَللّٰہُ اَجَلُّ یا اَللّٰہُ اَعْظَمُ یا اَللّٰہُ کَبِیْرٌ یا اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ یا اَللّٰہُ الْکَبِیْرُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ یا اَللّٰہُ اِلٰہٌ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہُ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ یا تَبَارَکَ اللّٰہُ وغیرہا [2] الفاظ تعظیمی کہے، تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیل مکروہ تحریمی ہے۔

اور اگر دُعا یا طلب حاجت کے لفظ ہوں۔ مثلاً

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ ، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وغیرہا الفاظ دُعا کہے تو نماز منعقد نہ ہوئی۔ یوہیں اگر صرف اکبر یا اجلّ کہا اس کے ساتھ لفظ اَللّٰہُ نہ ملایا جب بھی نہ ہوئی۔

یوہیں اگر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ یا اِنَّا لِلّٰہِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یا مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا، تو منعقد نہ ہوئی اور اگر صرف اَللّٰہُ کہا یا یَا اَللّٰہُ یا اَللّٰھُمَّ کہا ہو جائے گی۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ لفظ اَللّٰہُ کو آللّٰہُ یا اَکْبَرُ کو آکْبَرُ یا اَکْبَارُ کہا، نماز نہ ہوگی بلکہ اگر اُن کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہے، تو کافر ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ پہلی رکعت کا رکوع مل گیا، تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پا گیا۔[5] (عالمگیری)

(۲) قیام:

قیام کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢١٩.

2 ...... یعنی اور اس کے علاوہ۔

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٨.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢١٨.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٩.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج٢، ص١٦٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے، یعنی بقدر قراءت فرض، قیام فرض اور بقدر واجب، واجب اور بقدر سنت، سنت۔[1] (درمختار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعت اُولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہوگی اور قیام مسنون میں مقدار ثنا و تعوذ و تسمیہ بھی۔ (رضا)

مسئلہ ۱۵ قیام و قراءت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے، فرض کا ثواب ملے گا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھا لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ جو شخص سجدہ کر تو سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے، جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے، اگر اور طور پر اس کی روک نہ کر سکے۔ یوہیں کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کُھل جائے گا یا قراءت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے، باقی بیٹھ کر۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ١٦٣.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج٢، ص١٦٣.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج٢، ص١٦٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٩.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٦٤.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٦٤.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة و مبحث في الركن الاصلي... إلخ، ج٢، ص١٦٤.

www.dawateislami.net

کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے، جماعت میسر ہو تو جماعت سے، ورنہ تنہا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں، بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبورِ محض ہو جاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی، تو بیٹھ کر پڑھے۔[2] (غنیہ)

مسئلہ ۲۳: اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۲۴: اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے، اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔[4] (غنیہ)

تنبیہ ضروری: آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں، ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرتِ قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں، ان کا پھیرنا فرض۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

مسئلہ ۲۵: کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے، تو بیٹھ کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے۔[5] (غنیہ) یعنی جب کہ چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اُتر نہ سکتا ہو۔

(۳) قراءت:

قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور وغل یا

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة و مبحث في الرکن الاصلي... إلخ، ج۲، ص۱۶۵.

2 ...... "غنیة المتملي"، فرائض الصلاة، الثاني، ص ۲۶۱ ـ ۲۶۷.

3 ...... المرجع السابق، ص ۲۶۱.

4 ...... المرجع السابق، ص ۲۶۲.

5 ...... المرجع السابق، ص ۲۷٤.

www.dawateislami.net

ثقل سماعت[1] بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی[2]۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ یوہیں جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے، مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے، جانور ذبح کرنے میں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے۔ اور مقتدی کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ فاتحہ، نہ آیت، نہ آہستہ کی نماز میں، نہ جہر کی میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لیے بھی کافی ہے۔[4] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲۸ فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی، نماز فاسد ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے صٓ، نٓ، قٓ، کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا، اگرچہ اس کی تکرار کرے[6]۔ (عالمگیری، ردالمحتار) رہی ایک کلمہ کی آیت مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔[7]

مسئلہ ۳۰ سورتوں کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ایک پوری آیت ہے، مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۳۱ قراءت شاذہ سے فرض ادا نہ ہوگا، یوہیں بجائے قراءت آیت کی ہجے کی، نماز نہ ہوگی۔[9] (درمختار)

---

1 ...... یعنی اونچا سننے کا مرض۔

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ١، ص ٦٩.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، وأركانها، ص ٥١.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ١، ص ٦٩.

6 ...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: تحقيق مهم فيما لو تذكر في ركوعه انه لم يقراء... إلخ، ج ٢، ص ٣١٣.

7 ...... امام اسبیجابی نے شرح جامع صغیر و شرح مختصر امام طحاوی اور امام علاء الدین نے تحفۃ الفقہاء اور امام ملک العلما نے بدائع میں اس سے جواز پر جزم فرمایا اور خلاف کا اصلا نام نہ لیا اور یہی اظہر من حیث الدلیل ہے اور ظہیریہ و سراج وہاج و فتح القدیر و شرح المجمع لابن ملک و درمختار میں عدم جواز کو اصح کہا محقق صاحب فتح و دیگر شراح ہدایہ نے جو اسکی دلیل ذکر کی محقق صاحب نے اس پر اعتراض کیا بہرحال احتیاط اولیٰ ہے خصوصاً جبکہ مرجحین نے اسے تصریحاً اصح بتایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲۔

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، فصل، ج ٢، ص ٢٣٦.

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، فصل، ج ٢، ص ٢٢٦.

www.dawateislami.net

(۴) رکوع:

اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں، یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔[1] (درمختار وغیرہ) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھاوے۔

مسئلہ ۳۲ کُوزہ پشت[2] کہ اس کا کُب حدرکوع کو پہنچ گیا ہو، رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے۔[3] (عالمگیری)

(۵) سجود:

حدیث میں ہے: ''سب سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے اس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو، لہٰذا دُعا زیادہ کرو۔''[4] اس حدیث کو مُسلِم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط۔[5] تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔[6] (درمختار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۳۳ اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا، تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں، بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ رخسارہ یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یا بلا عذر، اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ ہر رکعت میں دوبار سجدہ فرض ہے۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص١٦٥.

2 ...... کبڑا۔

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، الحديث: ٤٨٢، ص٢٥٠.

5 ...... مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاویٰ رضویہ'' میں فرماتے ہیں: ''حالتِ سجدہ میں قدم کی دس انگلیوں میں سے ایک کے باطن پر اعتماد مذہب معتمد اور مفتٰی بہ میں فرض ہے اور دونوں پاؤں کی تمام یا اکثر انگلیوں پر اعتماد بعید نہیں کہ واجب ہو، اس بنا پر جو ''حلیہ'' میں ہے اور قبلہ کی طرف متوجہ کرنا بغیر کسی انحراف کے سنت ہے۔'' (ت)

("الفتاوى الرضوية"، ج٧، ص٣٧٦.)

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص١٦٧، ٢٤٩-٢٥١.

و "الفتاوى الرضوية"، ج٧، ص٣٦٣-٣٧٦.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۶ کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہا پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ [1] (عالمگیری) بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیال [2] بچھاتے ہیں، ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی، تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی، کمانی دار [3] گدّے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذا نماز نہ ہوگی، ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدّے ہوتے ہیں اس گدّے سے اتر کر نماز پڑھنی چاہیے۔

مسئلہ ۳۷ دو پہیا گاڑی یکّہ وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر اس کا جُوا [4] یا بَم [5] بیل اور گھوڑے پر ہے، سجدہ نہ ہوا اور زمین پر رکھا ہے، تو ہوگیا۔ [6] (عالمگیری) بہلی کا کھٹولا [7] اگر بانوں سے بنا ہوا ہو تو اتنا سخت بنا ہو کہ سر ٹھہر جائے دبانے سے اب نہ دبے، ورنہ نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۸ جوار، باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے، سجدہ نہ ہوگا البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں، تو ہو جائے گا۔ [8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ اگر کسی عذر مثلاً اژدہام [9] کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا جائز ہے۔ اور بلا عذر باطل اور گھٹنے پر عذر و بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہوسکتا۔ [10] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴۰ اژدہام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اس کا شریک ہے، تو جائز ہے ورنہ ناجائز، خواہ وہ نماز ہی میں نہ ہو یا نماز میں تو ہے مگر اس کا شریک نہ ہو، یعنی دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔ [11] (عالمگیری وغیرہ)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ١، ص ٧٠.
2 ...... یعنی چاول کا بُھس۔
3 ...... یعنی اسپرنگ والے۔
4 ...... یعنی وہ لکڑی جو گاڑی یا ہل کے بیلوں کے کندھے پر رکھی جاتی ہے۔
5 ...... یعنی گھوڑا گاڑی کا بانس جس میں گھوڑا جوتا جاتا ہے۔
6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ١، ص ٧٠.
7 ...... یعنی بیلوں کی چھوٹی گاڑی کی چھوٹی سی چارپائی۔
8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ١، ص ٧٠.
9 ...... یعنی بھیڑ۔ مجمع۔
10 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ١، ص ٧٠.
11 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ١، ص ٧٠، وغيره.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۱: ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے پیچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے تو سجدہ نہ ہوا، ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کرلیا، تو ہوگیا۔[1] (منیہ، درمختار)

مسئلہ ۴۲: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا، سجدہ ہوگیا اور ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا یا سر کا کوئی حصہ لگا، تو نہ ہوا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ اونگل سے زیادہ اونچی ہے، سجدہ نہ ہوا، ورنہ ہوگیا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۴: کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا، اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا ہوگیا، ورنہ نہیں۔[4] (عالمگیری)

(۶) قعدۂ اخیرہ:

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی رسولہ تک پڑھ لی جائے، فرض ہے۔[5]

مسئلہ ۴۵: چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کرکے کہ تین ہی ہوئیں کھڑا ہوگیا، پھر یاد کرکے کہ چار ہوچکیں بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا، اگر دونوں بار کا بیٹھنا مجموعۃً بقدر تشہد ہوگیا فرض ادا ہوگیا، ورنہ نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: پورا قعدۂ اخیرہ سوتے میں گزر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی، یوہیں قیام، قراءت، رکوع، سجود میں اوّل سے آخر تک سوتا ہی رہا، تو بعد بیداری ان کا اعادہ فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدۂ سہو بھی کرے، لوگ اس میں غافل ہیں خصوصاً تراویح میں، خصوصاً گرمیوں میں۔[7] (منیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: پوری رکعت سوتے میں پڑھ لی، تو نماز فاسد ہوگئی۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۴۸: چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا، تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے

---

1 ...... "منية المصلي"، مسائل الفريضة الخامسة اى السجود، ص٢٦٣.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٥٣.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٥٢.

3 ...... المرجع السابق، ص٢٥٧.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢ ص١٧٠.

7 ...... "منية المصلي"، الفريضة السادسة و تحقيق التراويح، ص٢٦٧.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ج٢، ص١٨٠.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص١٨١.

www.dawateislami.net

اور پانچویں کا سجدہ کرلیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کرلیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کرلیا، تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہوگئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے۔[1] (غنیہ)

مسئلہ ۴۹: بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدۂ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے اور کرلیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے، وہ پہلا قعدہ جاتا رہا قعدہ نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔[2] (منیہ)

مسئلہ ۵۰: سجدۂ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا، مگر تشہد واجب ہے یعنی اگر سجدۂ سہو کرکے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہوگیا، مگر گنہگار رہا۔ اعادہ[3] واجب ہے۔[4] (ردالمحتار)

(۷) خروج بصنعه:

یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا، مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا، تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور بلاقصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل۔ مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تیمّم والا پانی پر قادر ہوا، یا موزہ پر مسح کیے ہوئے تھا اور مدت پوری ہوگئی یا عمل قلیل کے ساتھ موزہ اتار دیا، یا بالکل بے پڑھا تھا اور کوئی آیت بے کسی کے پڑھائے محض سننے سے یاد ہوگئی یا ننگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے لاکر دے دیا جس سے نماز ہو سکے یعنی بقدر مانع اس میں نجاست نہ ہو، یا ہو تو اس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کرسکے یا یہ بھی نہیں، مگر اس کپڑے کی چوتھائی یا زیادہ پاک ہے یا اشارہ سے پڑھ رہا ہے اب رکوع و سجود پر قادر ہوگیا یا صاحب ترتیب کو یاد آیا کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے اگر وہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی یا امام کو حدث ہوا اور اُمّی کو خلیفہ کیا اور تشہد کے بعد خلیفہ کیا تو نماز ہوگئی یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا یا نماز جُمُعَہ میں عصر کا وقت آگیا یا عیدین میں نصف النہار شرعی ہوگیا یا پٹی پر مسح کیے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہوکر وہ گر گئی یا صاحب عذر تھا اب عذر جاتا رہا یعنی اس وقت سے وہ حدث موقوف ہوا یہاں تک کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا یا نجس کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا اور اسے کوئی چیز مل گئی جس سے طہارت ہوسکتی ہے یا قضا پڑھ رہا تھا اور وقت مکروہ آگیا یا باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی اور آزاد ہوگئی اور فوراً سر نہ ڈھانکا، ان سب صورتوں میں نماز باطل ہوگئی۔[5] (عامۂ کتب)

---

1 ...... "غنية المتملي"، السادس القعدة الاخيرة، ص ۲۹۰.

2 ...... "منية المصلي"، الفريضة السادسة وهي القعدة الاخيرة، ص ۲۶۷.

3 ...... یعنی لوٹانا۔ دہرانا۔

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: كل شفع من النفل صلاة، ج ۲، ص ۱۹۳.

5 ......

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۱: مقتدی اُمّی تھا اور امام قاری اور نماز میں اسے کوئی آیت یاد ہوگئی، تو نماز باطل نہ ہوگی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۲: قیام و رکوع و سجود و قعدۂ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے، اگر قیام سے پہلے رکوع کرلیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا، اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا نماز ہوجائیگی ورنہ نہیں۔ یوہیں رکوع سے پہلے، سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کرلیا ہوجائے گی، ورنہ نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۳: جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں کا کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کرچکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا، تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرلیا اور امام رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھالیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کرلیا ہوگئی، ورنہ نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: مقتدی کے لیے یہ بھی فرض ہے، کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے، تو اس کی نہ ہوئی۔ اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔[4] (درمختار)

واجبات نماز

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔

(۲ تا ۸) الحمد پڑھنا یعنی اسکی ساتوں آیتیں کہ ہر ایک آیت مستقل واجب ہے، ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے۔

(۹) سورت ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ ۝۲۱ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝۲۲ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝۲۳ یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا۔

(۱۰ و ۱۱) نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قراءت واجب ہے۔

(۱۲ و ۱۳) الحمد اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔

(۱۴) الحمد کا سورت سے پہلے ہونا۔

(۱۵) ہر رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، المسائل الاثنا عشرية، ج۲، ص۴۳۵.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ج۲، ص۱۷۲.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ج۲، ص۱۷۳.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۱۷۳.

www.dawateislami.net

(۱۶) الحمد و سورت کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل نہ ہونا، آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت یہ اجنبی نہیں۔

(۱۷) قراءت کے بعد متصلاً رکوع کرنا۔

(۱۸) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو۔

(۱۹) تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا یوہیں

(۲۰) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔

(۲۱) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔

(۲۲) قعدۂ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو اور

(۲۳) فرض و وتر و سنن رواتب [1] میں قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔

(۲۴ و ۲۵) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا، یوہیں جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا، ترک واجب ہوگا اور

(۲۶ و ۲۷) لفظ اَلسَّلَامُ دوبار اور لفظ عَلَيْكُمْ واجب نہیں اور

(۲۸) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور

(۲۹) تکبیر قنوت اور

(۳۰ تا ۳۵) عیدین کی چھوؤں تکبیریں اور

(۳۶) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور

(۳۷) اس تکبیر کے لیے لفظ اللہ اکبر ہونا اور

(۳۸) ہر جہری نماز میں امام کو جہر [2] سے قراءت کرنا اور

(۳۹) غیر جہری [3] میں آہستہ۔

(۴۰) ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔

---

1 ...... سنن رواتب یعنی سنتِ مؤکدہ۔

2 ...... یعنی بلند آواز۔

3 ...... مثلاً ظہر و عصر۔

www.dawateislami.net

(۴۱) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔

(۴۲) اور سجود کا دو ہی بار ہونا۔

(۴۳) دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور

(۴۴) چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔

(۴۵) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔

(۴۶) سہو ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا۔

(۴۷) دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر[1] وقفہ نہ ہونا۔

(۴۸) امام جب قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ، اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔

(۴۹) سِوا قراءت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔[2]

مسئلہ ۵۵ کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵۶ آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی تو سجدۂ سہو کرے۔[4] (غنیہ)

مسئلہ ۵۷ سورت پہلے پڑھی اس کے بعد الحمد یا الحمد وسورت کے درمیان دیر تک یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر چپ کا رہا، سجدۂ سہو واجب ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵۸ الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدۂ سہو کرے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۹ جو چیزیں فرض و واجب ہیں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انھیں ادا کرے، بشرطیکہ کسی واجب کا تعارض نہ پڑے اور تعارض ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اس کو ادا کر کے متابعت کرے، مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہوگیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کر کے کھڑا ہو اور سنت میں متابعت سنت ہے، بشرطیکہ تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے، مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ

---

1 …… یعنی تین بار "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار۔

2 …… "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: واجبات صلاة، ج۲، ص۱۸٤۔۲۰۳، وغيرهما .

3 …… "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۱۹٦ .

4 …… "غنية المتملي"، واجبات الصلاة، ص۲۹٦ .

5 …… "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۱۸۷ .

6 …… "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: کل صلاة أديت... إلخ، ج۲، ص۱۸٤ .

www.dawateislami.net

امام نے سر اُٹھالیا تو یہ بھی اُٹھالے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰: ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا تو جب یاد آئے کرلے، اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نہ صادر ہوا ہو اور سجدۂ سہو کرے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۱: ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع یا قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو سجدۂ سہو کرے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶۲: الفاظ تشہد[4] سے ان کے معانی کا قصد اور انشاء ضروری ہے، گویا اللہ عزوجل کے لیے تحیت کرتا ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعۂ معراج کی حکایت مدنظر ہو۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶۳: فرض و وتر و سنن رواتب کے قعدۂ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا تو اگر سہواً ہو سجدۂ سہو کرے، عمداً ہو تو اعادہ واجب ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: مقتدی قعدۂ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے، دُرود و دُعا کچھ نہ پڑھے اور مسبوق کو چاہیے کہ قعدۂ اخیرہ میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو اور سلام سے پیشتر فارغ ہوگیا تو کلمۂ شہادت کی تکرار کرے۔[7] (درمختار)

سنن نماز

(۱) تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور

(۲) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔

(۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رُو ہونا

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: مھم في تحقیق متابعۃ الامام، ج۲، ص۲۰۲.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۱۹۲.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۲۰۱.

4 ...... جب کلمات تشہد انشائے تحیت و سلام ہوئے، نہ محض حکایتِ واقعۂ شبِ معراج تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنا جسے وہابیہ بدعت وشرک کہتے ہیں ایسا جائز ثابت ہوا کہ نماز میں واجب ہے۔ ۱۲ منہ

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۲۶۹.

و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۷۲.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۲۶۹.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۲۷۰.

www.dawateislami.net

(۴) بوقتِ تکبیر سر نہ جھکانا

(۵) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا یوہیں

(۶) تکبیر قنوت و

(۷) تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اوران کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔[1]

مسئلہ ۶۵: اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا تو اب نہ اٹھائے اور اللہ اکبر پورا کہنے سے پیشتر یاد آ گیا تو اٹھائے اور اگر موضع مسنون تک ممکن نہ ہو، تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: کوئی شخص ایک ہی ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ کرے جب ہی اٹھتا ہے تو اٹھائے۔[4] (عالمگیری)

(۹) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور

(۱۰) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور

(۱۱) سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔[5]

مسئلہ ۶۸: امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقال سب میں جہر مسنون ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۹: اگر امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی، تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے۔[7] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب في قولهم الإساءة دون الكراهة، ج۲، ص۲۰۸.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۲.
و "غنیة المتملي"، صفة الصلاۃ، ص۳۰۰.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۳.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۲۲۲.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۳.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب في قولهم الإساءة دون الكراهة، ج۲، ص۲۰۸.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب في التبلیغ خلف الامام، ج۲، ص۲۰۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۰: تکبیر تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو بلکہ محض اعلان مقصود ہو، تو نماز ہی نہ ہوگی۔ یوں ہونا چاہیے کہ نفس تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو اور جہر سے اعلان، یوہیں آواز پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیے اگر اس نے فقط آواز پہنچانے کا قصد کیا تو نہ اس کی نماز ہو، نہ اس کی جو اس کی آواز پر تحریمہ باندھے اور علاوہ تکبیر تحریمہ کے اور تکبیرات یا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ یا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ میں اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، البتہ مکروہ ہوگی کہ ترک سنت ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۱: مکبّر کو چاہیے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اس کی حاجت ہے، پہلی یا دوسری صف میں جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہنچتی ہے، یہاں سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ نیز یہ بہت ضروری ہے کہ امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکا لگے گا، نیز یہ کہ اگر مکبّر نے تکبیر میں مد کیا تو امام کے تکبیر کہہ لینے کے بعد اس کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں، بلکہ تشہد وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے بعد اس کے انتظار میں تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا، اس کے بعد تشہد شروع کیا ترک واجب ہوا، نماز واجب الاعادہ ہے۔

مسئلہ ۷۲: مقتدی و منفرد کو جہر کی حاجت نہیں، صرف اتنا ضروری ہے کہ خود سنیں۔[2] (درمختار، بحر)

(۱۲) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے دہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے، چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت وخنثیٰ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے۔[3] (غنیہ وغیرہا) بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لا کر باندھ لے۔

مسئلہ ۷۳: بیٹھے یا لیٹے نماز پڑھے، جب بھی یوہیں ہاتھ باندھے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ثنا اور دُعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے۔[5] (ردالمحتار)

(۱۳) ثنا و

(۱۴) تعوذ و

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب في التبلیغ خلف الامام، ج۲، ص۲۰۹.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۲۰۹.

3 ...... "غنیۃ المتملي"، صفۃ الصلاۃ، ص۳۰۰، وغیرھا.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، مطلب في بیان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۲۹.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، مطلب في بیان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳۰.

www.dawateislami.net

(۱۵) تسمیہ و

(۱۶) آمین کہنا اور

(۱۷) ان سب کا آہستہ ہونا

(۱۸) پہلے ثنا پڑھے

(۱۹) پھر تعوذ [1]

(۲۰) پھر تسمیہ [2]

(۲۱) اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے، وقفہ نہ کرے، (۲۲) تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثنا میں وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ غیر جنازہ میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں، وہ سب نفل کے لیے ہیں۔

مسئلہ ۷۵: امام نے بالجہر قراءت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اگرچہ بوجہ دُور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جُمعہ و عیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دُور ہونے کے قراءت نہیں سنتے۔ [3] (عالمگیری، غنیہ) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۶: امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا، تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۷: نماز میں اعوذ و بسم اللہ قراءت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں، لہٰذا تعوذ و تسمیہ بھی ان کے لیے مسنون نہیں، ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے، اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۷۸: تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اوّل میں مسنون ہے فاتحہ کے بعد اگر اوّل

---

1 ...... یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم.

2 ...... یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع ج ١، ص ٩٠.
و "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص ٣٠٤.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج ٢، ص ٢٣٢.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج ٢، ص ٢٣٢.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج ٢، ص ٢٣٤.

www.dawateislami.net

سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے، قراءت خواہ سری ہو یا جہری، مگر بسم اللہ بہر حال آہستہ پڑھی جائے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: اگر ثنا و تعوذ و تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے کہ ان کا محل ہی فوت ہو گیا، یوہیں اگر ثنا پڑھنا بھول گیا اور تعوذ شروع کر دیا تو ثنا کا اعادہ نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۰: مسبوق شروع میں ثنا نہ پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے، اس وقت پڑھ لے۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۸۱: فرائض میں نیت کے بعد تکبیر سے پہلے یا بعد اِنِّــیْ وَجَّھْــتُ ... الخ نہ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ کی جگہ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہے۔[4] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۸۲: (۲۳) عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۳: آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں، مد کہ الف کو کھینچ کر پڑھیں اور قصر کہ الف کو دراز نہ کریں اور امالہ کہ مد کی صورت میں الف کو یا کی طرح مائل کریں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸۴: اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی[7] یا یا کو گرا دیا[8] تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر خلاف سنت ہے اور اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی اور یا کو حذف کر دیا[9] یا قصر کے ساتھ تشدید[10] یا حذفِ یا ہو[11] تو ان صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔[12] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۵: امام کی آواز اس کو نہ پہنچی مگر اس کے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب في بیان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳۲.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب في بیان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳۳.

3 ...... "غنیۃ المتملي"، صفۃ الصلاۃ، ص۳۰٤.

4 ...... "غنیۃ المتملي"، صفۃ الصلاۃ، ص۳۰۳، وغیرھا.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۲۳٤، وغیرہ.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۲۳۷.

7 ...... آمِّیْن۔　8 ...... آمِنْ۔

9 ...... آمِّنْ۔　10 ...... اَمِّیْنْ۔

11 ...... اَمِنْ۔۱۲

12 ...... "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: قراءۃ البسملۃ... إلخ، ج۲، ص۲۳۷.

www.dawateislami.net

سن لی، اگرچہ اس نے آہستہ کہی ہے تو یہ بھی آمین کہے، غرض یہ کہ امام کا وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائے گا، امام کی آواز سُننے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸۶ سرّی نماز میں امام نے آمین کہی اور یہ اس کے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی، تو یہ بھی کہے۔[2] (درمختار) اور

(۲۴) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا اور

(۲۵) گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور

(۲۶) انگلیاں خوب کھلی رکھنا، یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور

(۲۷) عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور

(۲۸) انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔

(۲۹) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔

(۳۰) رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ ۸۷ اگر ''ظ'' ادا نہ کر سکے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کی جگہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْکَرِیْم کہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸ بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لیے جھکنا شروع کرے، تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے۔[4] (عالمگیری) اس مسافت کے پورا کرنے کے لیے اللہ کے لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔

مسئلہ ۸۹ (۳۱) ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی ''ر'' کو جزم پڑھے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۰ آخر سورت میں اگر اللہ عزوجل کی ثنا ہو تو افضل یہ کہ قراءت کو تکبیر سے وصل کرے جیسے وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اَللّٰهُ اَكْبَر (ث) کو کسرہ پڑھے اور اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جس کا اسم جلالت کے

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٣٩.
2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٣٩.
3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة... إلخ، ج٢، ص٢٤٢.
4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٤.
5 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

ساتھ ملانا ناپسند ہو تو فصل بہتر ہے یعنی ختم قراءت پر ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہے، جیسے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَالْاَبْتَرُ میں وقف و فصل کرے پھر رکوع کے لیے اللہ اکبر کہے اور اگر دونوں نہ ہوں، تو فصل و وصل دونوں یکساں ہیں۔[1] (ردالمحتار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۹۱ کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قراءت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے، جب کہ اسے پہچانتا ہو یعنی اس کی خاطر ملحوظ ہو اور نہ پہچانتا ہو تو طویل کرنا افضل ہے کہ نیکی پر اعانت ہے، مگر اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۲ مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔ اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اُٹھالیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے، نہ لوٹے گا تو کراہت تحریم کا مرتکب ہوگا، گناہ گار ہوگا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳ (۳۲) رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے، تو ٹھہر جائے۔[4] (فتح القدیر)

مسئلہ ۹۴ رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔[5] (ہدایہ) حدیث میں ہے: ''اس شخص کی نماز ناکافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔''[6] یہ حدیث ابوداود و ترمذی و نَسائی و ابن ماجہ و دارمی نے ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''رکوع و سجود کو پورا کرو کہ خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔''[7] اس حدیث کو بُخاری و مُسلِم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۹۵ (۳۳) عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے، بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة... إلخ، ج٢، ص٢٤٠.
و "الفتاوى الرضوية"، ج٦، ص٣٣٥.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائى، ج٢، ص٢٤٢.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائى، ج٢، ص٢٤٣.

4 ...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج١، ص٢٥٩.

5 ...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج١، ص٥٠.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود، الحديث: ٨٥٥، ج١، ص٣٢٥.

7 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب الخشوع في الصلاة، الحديث: ٧٤٢، ج١، ص٢٦٣.

www.dawateislami.net

طرح خوب سیدھے نہ کردے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۶ تین بار تسبیح ادنیٰ[2] درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد[3] پر ہو، ہاں اگر یہ امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ نہ کرے۔[4] (فتح القدیر) حلیہ میں عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالٰی عنہ وغیرہ سے ہے کہ ''امام کے لیے تسبیحات پانچ بار کہنا مستحب ہے۔''[5] حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جب کوئی رکوع کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے تو اس کا رکوع تمام ہوگیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے تو سجدہ پورا ہوگیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔''[6] اس کو ابوداود اور ترمذی وابن ماجہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۹۷ (۳۴) رکوع سے جب اٹھے، تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۸ (۳۵) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کی ہ کو ساکن پڑھے، اس پر حرکت ظاہر نہ کرے، نہ دال کو بڑھائے۔[8] (عالمگیری)

(۳۶) رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا اور

(۳۷) مقتدی کے لیے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہنا اور

(۳۸) منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

مسئلہ ۹۹ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر واو ہونا بہتر ہے اور اَللّٰھُمَّ ہونا اس سے بہتر اور سب میں بہتر یہ ہے کہ دونوں ہوں۔[9] (درمختار) حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٤.

2 ...... یعنی کم از کم۔

3 ...... مثلاً پانچ، سات، نو۔

4 ...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج١، ص٢٥٩.

5 ...... "حلية".

6 ......"جامع الترمذي"، ابواب الصلاة، باب ماجاء في التسبيح في الركوع و السجود، الحديث: ٢٦١، ج١، ص٢٩٦.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٣.

8 ...... المرجع السابق، ص٧٥.

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٤٦. یعنی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد. ١٢

www.dawateislami.net

حَمِدَہ کہے، تو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہو کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا، اس کے اگلے گناہ کی مغفرت ہو جائے گی۔'' [1] اس حدیث کو بُخاری و مُسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۰۰: منفرد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتا ہوا رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہے۔ [2] (درمختار)

(۳۹) سجدہ کے لیے اور

(۴۰) سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا اور

(۴۱) سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا اور

(۴۲) سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا

مسئلہ ۱۰۱: (۴۳) سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر

(۴۴) ہاتھ پھر

(۴۵) ناک پھر

(۴۶) پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے یعنی

(۴۷) پہلے پیشانی اٹھائے پھر

(۴۸) ناک پھر

(۴۹) ہاتھ پھر

(۵۰) گھٹنے۔ [3] (عالمگیری)

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب سجدہ کو جاتے، تو پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ اور جب اٹھتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر گھٹنے۔ [4] اصحاب سُنن اربعہ اور دارمی نے اس حدیث کو وائل ابن حجر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۰۲: (۵۱) مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں، (۵۲) اور پیٹ رانوں سے

---

1 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الأذان، باب فضل اللّٰھم ربنا لك الحمد، الحدیث: ۷۹٦، ج۱، ص۲۷۹.

2 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۲٤۷.

3 ...... ''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۷٥.

4 ...... ''سنن ابي داود''، کتاب الصلاۃ، باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه، الحدیث: ۸۳۸، ج۱، ص۳۲۰.

www.dawateislami.net

(۵۳) اورکلائیاں زمین پر نہ بچھائے، مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔[1] (ہدایہ، عالمگیری، درمختار)

(۵۴) حدیث میں ہے جس کو بُخاری و مُسلِم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''سجدہ میں اعتدال کرے اور کُتے کی طرح کلائیاں نہ بچھائے۔'' [2] اور صحیح مُسلِم میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جب تو سجدہ کرے، تو ہتھیلی کو زمین پر رکھ دے اور کہنیاں اٹھا لے۔'' [3] ابوداود نے اُم المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دُور رکھتے، یہاں تک کہ ہاتھوں کے نیچے سے اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا، تو گزر جاتا۔'' [4] اور مُسلِم کی روایت بھی اسی کے مثل ہے، دوسری روایت بُخاری و مُسلِم کی عبداللہ بن مالک ابن بُحینہ سے یوں ہے کہ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے، یہاں تک کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہوتی۔ [5]

مسئلہ ۱۰۳ (۵۵) عورت سمٹ کر سجدہ کرے، یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے، (۵۶) اور پیٹ ران سے، (۵۷) اور ران پنڈلیوں سے، (۵۸) اور پنڈلیاں زمین سے۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰۴ (۵۹) دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو، تو پہلے داہنا رکھے پھر بایاں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۵ اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے تو حرج نہیں اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا ہاتھوں پر سجدہ کیا، تو اگر عذر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر وہاں کنکریاں ہیں یا زمین سخت گرم یا سخت سرد ہے تو مکروہ نہیں اور وہاں دھول ہو اور عمامہ کو گرد سے بچانے کے لیے پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں اور چہرے کو خاک سے بچانے کے لیے کیا، تو مکروہ ہے۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۱، ص۵۱.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۵۷.
2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحديث: ۴۹۳، ص۲۵۴.
3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحديث: ۴۹۴، ص۲۵۴.
4 ...... "سنن ابي داود"، كتاب الصلاة، باب صفة السجود، الحديث: ۸۹۸، ج۱، ص۳۴۰.
5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحديث: ۴۹۵، ص۲۵۵.
6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۵، وغيره.
7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ج۲، ص۲۴۷.
8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۵۵.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰۶ اچکن[1] وغیرہ بچھا کر نماز پڑھے، تو اس کا اوپر کا حصّہ پاؤں کے نیچے رکھے اور دامن پر سجدہ کرے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۰۷ سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا مکروہ وممنوع ہے۔[3] (درمختار) (۶۰) دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا، (۶۱) اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا، (۶۲) سجدوں میں انگلیاں قبلہ رُو ہونا، (۶۳) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

مسئلہ ۱۰۸ (۶۴) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رُو ہونا سُنت۔[4] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۰۹ (۶۵) جب دونوں سجدے کرلے تو رکعت کے لیے پنجوں کے بل، (۶۶) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اُٹھے، یہ سُنت ہے، ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اُٹھا جب بھی حرج نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار) اب دوسری رکعت میں ثناوتعوذ نہ پڑھے۔ (۶۷) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر، (۶۸) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا، (۶۹) اور داہنا قدم کھڑا رکھنا، (۷۰) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے، (۷۱) اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے، (۷۲) اور بائیں سرین پر بیٹھے، (۷۳) اور داہنا ہاتھ دہنی ران پر رکھنا، (۷۴) اور بایاں بائیں پر، (۷۵) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں، نہ ملی ہوئی، (۷۶) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے، (۷۷) شہادت پر اشارہ کرنا، یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو بند کرلے، انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی کا حلقہ باندھے اور لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اِلَّا پر رکھ دے اور سب اُنگلیاں سیدھی کرلے۔ حدیث میں ہے جس کو ابو داود ونسائی نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دُعا کرتے (تشہد میں کلمۂ شہادت پر پہنچتے) تو انگلی سے اشارہ کرتے اور حرکت نہ دیتے۔[6] نیز ترمذی ونسائی وبیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص

---

1 ...... یعنی ایک لمبا لباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۵۵.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ج۲، ص۲۵۸.

4 ...... انظر: "الفتاوى الرضوية"، ج۷، ص۳۷۶.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ج۲، ص۲۶۲.

6 ...... "سنن ابي داود"، كتاب الصلاة، باب الاشارة في التشهد، الحديث: ۹۸۹، ج۱، ص۳۷۱.

www.dawateislami.net

کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا، فرمایا: ''توحید کر۔ توحید کر'' [1] (ایک انگلی سے اشارہ کر)۔

مسئلہ ۱۱۰ (۷۸) قعدۂ اُولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اُٹھے، بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر، ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔ [2] (غنیہ)

مسئلہ ۱۱۱ نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورۂ فاتحہ پڑھنا ہے اور سبحان اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپکا کھڑا رہا، تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر سکوت نہ چاہیے۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۱۱۲ دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے میں بیٹھا تھا اور تشہد بھی پڑھے۔ [4] (درمختار) بعد (۷۹) تشہد دوسرے قعدہ میں دُرود شریف پڑھنا اور افضل وہ دُرود ہے، جو پہلے مذکور ہوا۔

مسئلہ ۱۱۳ دُرود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے اسمائے طیبہ کے ساتھ لفظ سیّدنا کہنا بہتر ہے۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

دُرود شریف کے فضائل و مسائل

دُرود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں، تبرکاً بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ صحیح مُسلِم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار دُرود نازل فرمائے گا۔'' [6]

حدیث ۲ نَسائی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں: ''جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ عزوجل اس پر دس دُرودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔'' [7]

حدیث ۳ امام احمد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں: ''جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار دُرود

---

1 ...... ''جامع الترمذي''، کتاب الدعوات، ۱۰۴۔باب، الحدیث: ۳۵۶۸، ج۵، ص۳۲۶.

2 ...... ''غنیة المتملي''، صفة الصلاة، ص۳۳۱.

3 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲۷۰.

4 ...... المرجع السابق، ص۲۷۲.

5 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في جواز الترحم علی النبي ابتداء، ج۲، ص۲۷۴.

6 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبي صلّی اللّٰه علیه وسلم بعد التشهد، الحدیث: ۴۰۸، ص۲۱۶.

7 ...... ''سنن النسائي''، کتاب السهو، باب الفضل في الصلاة علی النبي صلّی اللّٰه علیه وسلم، الحدیث: ۱۲۹۴، ص۲۲۲.

www.dawateislami.net

بھیجے، اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار دُرود بھیجتے ہیں۔" (1)

حدیث ۴ درمختار میں بروایت اصبہانی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کے اَسّی (۸۰) برس کے گناہ محو فرما دے گا۔" (2)

حدیث ۵ ترمذی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا، جس نے سب سے زیادہ مجھ پر دُرود بھیجا ہے۔" (3)

حدیث ۶ نَسائی و دارمی اونھیں سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: "اللہ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں، جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں۔ میری اُمّت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔" (4)

حدیث ۷ ترمذی میں اُنھیں سے ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس کو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا۔" (5) (یعنی ان کی خدمت واطاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہو جاتا)۔

حدیث ۸ ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "پورا بخیل وہ ہے، جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔" (6)

حدیث ۹ نَسائی ودارمی نے روایت کی کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف لائے اور بشاشت چہرۂ اقدس میں نمایاں تھی، فرمایا: "میرے پاس جبریل آئے اور کہا! " آپ کا ربّ فرماتا ہے: کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی اُمّت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے، میں اس پر دس بار دُرود بھیجوں گا اور آپ کی اُمّت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے، میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔" (7)

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمرو، الحديث: ٦٧٦٦، ج٢، ص٦١٤.

2 ...... "الدرالمختار" كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٨٤.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي صلّى الله عليه وسلم، الحديث: ٤٨٤، ج٢، ص٢٧.

4 ...... "سنن النسائي"، كتاب السهو، باب التسليم على النبي صلّى الله عليه وسلم، الحديث: ١٢٧٩، ص٢١٩.

5 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب رغم أنف رجل، الحديث: ٣٥٥٦، ج٥، ص٣٢٠،عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه .

6 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب رغم أنف رجل، الحديث: ٣٥٥٧، ج٥، ص٣٢١.

7 ...... "سنن النسائي"، كتاب السهو، باب الفضل في الصلاة على النبي صلّى الله عليه وسلم، الحديث: ١٢٩٦، ص٢١٧١.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۰ ترمذی شریف میں ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم): میں بکثرت دُعا مانگتا ہوں، تو اس میں سے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر دُرود کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا: ''جو تم چاہو۔'' عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: ''جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمھارے لیے بہتری ہے۔'' میں نے عرض کی، نصف؟ فرمایا: ''جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمھارے لیے بھلائی ہے۔'' میں نے عرض کی، دوتہائی؟ فرمایا: ''جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمھارے لیے بہتری ہے۔'' میں نے عرض کی، تو کُل دُرود ہی کے لیے مقرر کروں؟ فرمایا: ''ایسا ہے تو اللہ تمھارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔'' (1)

حدیث ۱۱ امام احمد رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو دُرود پڑھے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (2) اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔'' (3)

حدیث ۱۲ ترمذی نے روایت کی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلّق ہے، چڑھ نہیں سکتی، جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود نہ بھیجے۔'' (4)

مسئلہ ۱۱۴ عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نام اقدس لیا یا سُنا اور دُرود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (5) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱۴ گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے دُرود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے، ناجائز ہے۔ یوہیں کسی بڑے کو دیکھ کر دُرود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے، اس کی تعظیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں، ناجائز ہے۔ (6) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۶ جہاں تک بھی ممکن ہو دُرود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان جگھوں میں (۱) روز جمعہ، (۲) شبِ جمعہ، (۳، ۴) صبح وشام، (۵) مسجد میں جاتے، (۶) مسجد سے نکلتے وقت، (۷) بوقت زیارت روضۂ اطہر،

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة القيامة، ۲۳ ـ باب، الحديث: ۲٤٦٥، ج٤، ص۲۰۷.

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث رويفع بن ثابت الأنصاري، الحديث: ۱٦۹۸۸، ج٦، ص٤٦.

3 ...... اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے محبوب کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں اوتار، جو تیرے نزدیک مقرب ہے۔۱۲

4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاءَ في فضل الصلاة على النبي صلّى اللّٰه عليه وسلم، الحديث: ٤۸٦، ج۲، ص۲۸.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۷٦ ـ ۲۸۱، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: هل نفع الصلاة، عائد للمصلي... إلخ، ج۲، ص۲۸۱.

www.dawateislami.net

(۸) صفا ومروہ پر، (۹) خطبہ میں، (۱۰) جواب اذان کے بعد، (۱۱) بوقت اقامت، (۱۲) دُعا کے اول آخر بیچ میں، (۱۳) دُعائے قنوت کے بعد، (۱۴) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد، (۱۵) اجتماع وفراق کے وقت، (۱۶) وضو کرتے وقت، (۱۷) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت، (۱۸) وعظ کہنے اور (۱۹) پڑھنے اور (۲۰) پڑھانے کے وقت، خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول آخر، (۲۱) سوال و (۲۲) فتویٰ لکھتے وقت، (۲۳) تصنیف کے وقت، (۲۴) نکاح، (۲۵) اور منگنی، (۲۶) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو دُرود ضرور لکھے کہ بعض علما کے نزدیک اس وقت دُرود شریف لکھنا واجب ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۷ اکثر لوگ آج کل دُرود شریف کے بدلے صلعم، عم، ؐ، ؑ لکھتے ہیں، یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔ یوہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ ؓ، رحمتہ اللہ تعالیٰ کی جگہ ؒ، لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے، جن کے نام محمد، احمد، علی حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر ؐ ؑ بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے، اس پر دُرود کا اشارہ کیا معنی۔[2] (طحطاوی وغیرہ)

مسئلہ ۱۱۸ قعدۂ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں دُرود شریف پڑھنا نہیں، (۸۰) اور نوافل کے قعدۂ اُولیٰ میں بھی مسنون ہے۔[3] (درمختار) (۸۱) دُرود کے بعد دُعا پڑھنا۔

مسئلہ ۱۱۹ (۸۲) دُعا عربی زبان میں پڑھے، غیر عربی میں مکروہ ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲۰ اپنے اور اپنے والدین واساتذہ کے لیے جب کہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین ومومنات کے لیے دُعا مانگے، خاص اپنے ہی لیے نہ مانگے۔[5] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۱ ماں باپ اور اساتذہ کے لیے مغفرت کی دُعا حرام ہے، جب کہ کافر ہوں اور مر گئے ہوں تو دُعائے مغفرت کو فقہاء نے کُفر تک لکھا ہے، ہاں اگر زندہ ہوں تو ان کے لیے ہدایت وتوفیق کی دُعا کرے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: نصّ العلماء على استحباب الصلاة... إلخ، ج۲، ص۲۸۱.

2 ...... "حاشية الطحطاوي" على "الدرالمختار"، خطبة الكتاب، ج۱، ص۶.

و "الفتاوى الرضوية"، ج۲۳، ص۳۸۷، وغيرهما.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۸۲.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۸۵.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في الدعاء بغيرالعربية، ۲۸۶.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في الدعاء المحرم، ج۲، ص۲۸۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲۲ محالات عادیہ ومحالات شرعیہ کی دُعا حرام ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲۳ وہ دُعائیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ان کے ساتھ دُعا کرے، مگر ادعیۂ قرآنیہ بہ نیت قرآن اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ قیام کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۴ نماز میں ایسی دُعائیں جائز نہیں جن میں ایسے الفاظ ہوں جو آدمی ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے، مثلاً اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِی .[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۵ مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دُعا یاد ہو وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دُعا کرے وہ حفظ سے نہ ہو، بلکہ وہ جو قلب میں حاضر ہو۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۶ مستحب ہے کہ آخر نماز میں بعد اذکار نماز یہ دُعا پڑھے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ط رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ .[5] (عالمگیری)

(۸۳) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا

(۸۴،۸۵) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ دوبار کہنا

(۸۶) پہلے داہنی طرف پھر

(۸۷) بائیں طرف۔

مسئلہ ۱۲۷ داہنی طرف سلام میں مونھ اتنا پھیرے کہ داہنا رخسار دکھائی دے اور بائیں میں بایاں۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٨٨.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج٢، ص٢٨٩.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٦.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج٢، ص٢٩٠.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٦.

اے میرے پروردگار! تو مجھ کو اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا بنا اور اے رب! تو میری دُعا قبول فرما، اے رب! تو میری اور میرے والدین اور ایمان والوں کی قیامت کے دن مغفرت فرما۔۱۲

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲۸ عَلَیْکُمُ السَّلام کہنا مکروہ ہے۔ یوہیں آخر میں وَ بَرَکَاتُہٗ ملانا بھی نہ چاہیے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲۹ (۸۸) سُنّت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے۔ (۸۹) مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۰ اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو، دوسرا دہنی طرف پھیر لے پھر بائیں طرف، سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر پہلے میں کسی طرف مونھ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف مونھ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا، تو جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو، کہہ لے۔[3] (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۱ امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو، البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے، بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۲ امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے، یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام سے پیشتر قہقہہ لگایا، وضو جاتا رہے گا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۳ مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں، مگر بضرورت مثلاً خوفِ حدث[6] ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا یا جُمُعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۴ پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا، اگرچہ علیکم نہ کہا ہو اس وقت اگر کوئی شریکِ جماعت ہوا تو اقتدا صحیح نہ ہوئی، ہاں اگر سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا تو اقتدا صحیح ہو گئی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۵ امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی، مگر عورت کی نیت نہ کرے، اگرچہ شریکِ جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملائکہ کی نیت

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ٢، ص ٢٩٣.
2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ٢، ص ٢٩٤.
3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج ٢، ص ٢٩١.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ١، ص ٧٧.
4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ٢، ص ٢٤٤.
5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ٢، ص ٢٩٢.
6 ...... یعنی وضو کے ٹوٹ جانے کا خوف۔
7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج ٢، ص ٢٩٣.
8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج ٢، ص ٢٩٢.

www.dawateislami.net

کرے، جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لیے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۶ مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور اُن ملائکہ کی نیت کرے، نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور امام اس کے محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف اُن فرشتوں ہی کی نیت کرے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۷ (۹۰) سلام کے بعد سُنّت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مونھ کر کے بیٹھ سکتا ہے، جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو، اگرچہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔[3] (حلیہ، ذخیرہ)

مسئلہ ۱۳۸ منفرد بغیر انحراف اگر وہیں دُعا مانگے، تو جائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳۹ ظہر و مغرب و عشا کے بعد مختصر دُعاؤں پر اکتفا کر کے سُنّت پڑھے، زیادہ طویل دُعاؤں میں مشغول نہ ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴۰ فجر و عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر اذکار و اوراد و ادعیہ پڑھنا چاہے پڑھے، مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول بہ دُعا ہوں اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر طویل دُعا نہ کرے کہ گھبرا جائیں۔[6] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۴۱ سنّتیں وہیں نہ پڑھے بلکہ دہنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے یا گھر جا کر پڑھے۔[7] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۴۲ جن فرضوں کے بعد سنّتیں ہیں ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہیے، اگرچہ سنّتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنّتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے، یوہیں بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔[8] (غنیہ، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في وقت إدراك فضيلة... إلخ، ج٢، ص٢٩٤.

2 ...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٩٩.

3 ...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، باب صفة الصلاة، ج٦، ص١٩٠، ٢٠٤.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٧.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٧.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٣٠٢.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: هل يفارقه الملكان؟، ج٢، ص٣٠٠.
و "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص٣٤٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴۳: افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے۔[1] (عالمگیری)

نماز کے مستحبات

(۱) حالت قیام میں موضع سجدہ[2] کی طرف نظر کرنا۔

(۲) رکوع میں پُشت قدم کی طرف۔

(۳) سجدہ میں ناک کی طرف۔

(۴) قعدہ میں گود کی طرف۔

(۵) پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف۔

(۶) دوسرے میں بائیں کی طرف۔

(۷) جماہی آئے تو مونھ بند کیے رہنا اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رُکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پُشت سے مونھ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پُشت سے یا دونوں میں آستین سے اور بلاضرورت ہاتھ یا کپڑے سے مونھ ڈھانکنا، مکروہ ہے۔ جماہی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی تھی۔

(۸) مرد کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔

(۹) عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔

(۱۰) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفعہ کرنا۔

(۱۱) جب مکبّر حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔

(۱۲) جب مکبّر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہہ لے تو نماز شروع کرسکتا ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔[3]

(۱۳) دونوں پنجوں کے درمیان، قیام میں چار اُنگل کا فاصلہ ہونا۔

(۱۴) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔

(۱۵) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۷.

2 ...... سجدہ کی جگہ۔

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲۱۴-۲۱۶.

www.dawateislami.net

نماز کے بعد ذکر و دُعا

نماز کے بعد جواذکارطویلہ احادیث میں وارد ہیں، وہ ظہر و مغرب و عشا میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبل سُنّت مختصر دُعا پر قناعت چاہیے، ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔[1] (ردالمحتار)

تنبیہ: احادیث میں کسی دُعا کی نسبت جو تعداد وارد ہے اس سے کم زیادہ نہ کرے کہ جو فضائل ان اذکار کے لیے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قفل[2] کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زائد کر دیں تو اس سے نہ کھلے گا، البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادت نہیں بلکہ اتمام ہے۔[3] (ردالمحتار) ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے اور آیۃ الکرسی، تینوں قُل ایک ایک بار پڑھے اور سُبْحَانَ اللّٰه ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰه ۳۳ بار، اَللّٰهُ اَكْبَر ۳۴ بار اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ایک بار، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور عصر و فجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے، بغیر کلام کیے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ .[4]

دس دس بار پڑھے بعد ہر نماز، پیشانی یعنی سر کے اگلے حصّہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ .[5]

اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔

حدیث ۱: ابوداود انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک ذکر کرنا، اس سے بہتر ہے کہ چار چار غلام بنی اسماعیل سے آزاد کیے جائیں۔''[6]

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: هل يفارقه الملكان؟، ج٢، ص٣٠٠.

2 ...... تالا۔

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فيما لو زاد على العدد... إلخ، ج٢، ص٣٠٢.

4 ...... اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اوس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے ملک و حمد ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔۱۲

5 ...... اللہ (عزوجل) کے نام کی برکت سے کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمٰن و رحیم ہے، اے اللہ! تو مجھ سے غم و رنج کو دور کر دے۔۱۲

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب العلم، باب في القصص، الحديث: ٣٦٦٧، ج٣، ص٤٥٢.

www.dawateislami.net

حدیث ۲ ترمذی انہیں سے راوی، ارشاد ہوا کہ ''فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے، پھر بعد بلندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے، تو ایسا ہے جیسے حج و عمرہ کیا پورا پورا پورا۔'' (1)

حدیث ۳ بخاری و مسلم وغیرہما مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دُعا پڑھتے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . (2)

حدیث ۴ صحیح مسلم میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سلام پھیر کر، بلند آواز سے یہ دُعا پڑھتے۔''

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ . (3)

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں مروی، کہ فقرائے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی! ''مال داروں نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمت حاصل کی''، ارشاد فرمایا: کیا سبب؟ لوگوں نے عرض کی، ''جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے اور غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ماذكر ممّا يستحب من الجلوس في المسجد... إلخ، الحديث: ٥٨٦، ج٢، ص١٠٠.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلوٰة، الحديث: ٨٤٤، ج١،ص٢٩٤. دون قوله (وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ).

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اے اللہ (عزوجل)! جسے تو عطا کرے، اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیری قضا کا کوئی پھیرنے والا نہیں اور تیرے عذاب سے مالدار کو اس کا مال نفع نہیں دیتا۔۱۲

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ٥٩٤، ص٢٩٩.

و "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، الحديث: ٩٦٣، ج١، ص٢٨٧.

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے) گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی طاقت اللہ ہی سے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے نعمت و فضل ہے اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر بُرا مانیں۔۱۲

www.dawateislami.net

کر سکتے، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھا دوں؟ جس سے ان لوگوں کو پالو جو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو، مگر وہ جو تمہاری طرح کرے، لوگوں نے عرض کی، ہاں یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ارشاد فرمایا کہ: ''ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، کہہ لیا کرو، ابو صالح کہتے ہیں کہ پھر فقرائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی، ہم نے جو کیا اس کو ہمارے بھائی مال داروں نے سُنا، تو انہوں نے بھی ویسا ہی کیا، ارشاد فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔'' (1) ابو صالح کا کلام صرف مسلم میں ہے۔

حدیث ۶ صحیح مسلم میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''کچھ اذکار نماز کے بعد کے ہیں، جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا۔ ہر فرض نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار۔'' (2)

حدیث ۷ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے کہ یہ کُل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ کہہ کر سو پورے کرلے، لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ؕ تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی، اگرچہ دریا کے جھاگ کی مثل ہوں۔'' (3)

حدیث ۸ بیہقی شُعَب الایمان میں راوی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی منبر پر فرماتے سنا، جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے، اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوا موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے اور لیٹتے وقت جو اسے پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا۔'' (4)

حدیث ۹ امام احمد عبدالرحمٰن بن غنم سے اور ترمذی ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''مغرب اور صبح کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے، دس بار جو یہ پڑھ لے۔

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ؕ.

---

(1) ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ٥٩٥، ص ٣٠٠.

(2) ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ٥٩٦، ص ٣٠١.

(3) ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ٥٩٧، ص ٣٠١.

(4) ...... "شعب الإيمان"، باب في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور والآيات، الحديث: ٢٣٩٥، ج ٢، ص ٤٥٨.

www.dawateislami.net

اس کے لیے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں اور دس گناہ محو کیے جائیں گے اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور یہ دُعا اس کے لیے ہر برائی اور شیطان رجیم سے حفظ ہے اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے پہنچے، سوا شرک کے اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے، مگر وہ جو اس سے افضل کہے، تو یہ بڑھ جائے گا۔'' (1) دوسری روایت میں فجر وعصر آیا ہے۔ (2) اور حنفیہ کے مذہب سے زیادہ مناسب یہی ہے۔

حدیث ۱۰ امام احمد و ابوداود ونسائی روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''اے معاذ! میں تجھے محبوب رکھتا ہوں''۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میں بھی حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو محبوب رکھتا ہوں، فرمایا: ''تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ لینا، چھوڑنا نہیں۔''

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ . (3)

حدیث ۱۱ ترمذی امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا وہ جلد واپس ہوا اور غنیمت بہت لایا، ایک صاحب نے کہا، اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا جو جلد واپس ہوا ہو اور غنیمت زیادہ لایا ہو، اس پر نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ''کیا وہ قوم نہ بتادوں، جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں، جو لوگ نماز صبح میں حاضر ہوئے، پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کرآئے، وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔'' (4)

قرآن مجید پڑھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ ﴾ (5)

قرآن سے جو میسّر آئے پڑھو۔

---

(1) ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبدالرحمٰن بن غنم الأشعري، الحديث: ١٨٠١٢، ج٦، ص٢٨٩.

(2) ...... "الترغيب و الترهيب"، الترغيب في أذكار... إلخ، ج١، ص١٨٠.

(3) ...... "سنن النسائي"، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، الحديث: ١٣٠٠، ص٢٢٣.

اے پروردگار! تو اپنے ذکر وشکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما۔۱۲

(4) ...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، ١٠٨ـ باب، الحديث: ٣٥٧٢، ج٥، ص٣٢٨.

(5) ...... پ٢٩، المزمل: ٢٠.

www.dawateislami.net

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (1)

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سُنو اور چپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔

حدیث ۱ تا ۳ امام بخاری و مسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز نہیں۔'' (2) یعنی نماز کامل نہیں، چنانچہ دوسری روایت صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے ((فَهِيَ خِدَاجٌ)) (3) وہ نماز ناقص ہے، یہ حکم اس کے لیے ہے جو امام ہو یا تنہا پڑھتا ہو اور مقتدی کو خود پڑھنا نہیں، بلکہ امام کی قراءت اس کی قراءت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت، اس کی قراءت ہے۔'' (4) اس حدیث کو امام محمد اور ترمذی و حاکم نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور اسی کے مثل امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی امام حلبی نے فرمایا: کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۴ تا ۶ امام ابو جعفر شرح معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عبداللہ بن عمر و زید بن ثابت و جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا: ''امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کر۔'' (5)

حدیث ۷ امام محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مؤطا میں روایت کی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں سوال ہوا، فرمایا: ''خاموش رہ کہ نماز میں شغل ہے اور امام کی قراءت تجھے کافی ہے۔'' (6)

حدیث ۸ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قراءت کرے، اس کے مونھ میں انگارا ہو۔'' (7)

حدیث ۹ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے، کاش اس کے مونھ میں پتھر ہو۔'' (8)

---

1 ...... پ۹، الاعراف: ۲۰۴.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة... إلخ، الحديث: ۷۵۶، ج۱، ص۲۶۷.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب وجوب القراءة الفاتحة... إلخ، الحديث:۳۹۵، ص۲۰۸.

4 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ۱۴۶۴۹، ج۵، ص۱۰۰.

5 ...... "شرح معاني الآثار"، كتاب الصلاة، باب القراءة خلف الإمام، الحديث: ۱۲۷۸، ج۱، ص۲۸۴.

6 ...... "الموطا"، باب القراءة في الصلاة خلف الإمام، الحديث: ۱۱۹، ص۶۲.

7 ...... "المصنف" لابن أبي شيبة، كتاب الصلاة، باب من كره القراءة خلف الإمام، الحديث: ۷، ج۱، ص۴۱۲.

8 ...... "المصنف" لعبدالرزاق، باب القراءة خلف الإمام، الحديث: ۲۸۰۹، ج۲، ص۹۰.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۰ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے، کہ فرمایا: ''جس نے امام کے پیچھے قراءت کی، اس نے فطرت سے خطا کی۔'' (1)

احکام فقہیہ

یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ قراءت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی مانع مثلاً ثقل سماعت شوروغل نہ ہو تو خود سُن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو، تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح جن معاملات میں نطق کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے، مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا، طلاق، عتاق، استثنا، آیت سجدہ پڑھنے پر سجدۂ تلاوت واجب ہونا۔

مسئلہ ۱ فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جُمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (2) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ جہر کے یہ معنٰی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صفِ اوّل میں ہیں سُن سکیں، یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلٰی کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سُن سکے۔ (3) (عامۂ کتب)

مسئلہ ۳ اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سُن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۴ حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعثِ تکلیف ہو، مکروہ ہے۔ (5) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہوگیا تو جو باقی ہے اُسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں۔ (6) (ردالمحتار)

مسئلہ ٦ ایک بڑی آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت مداینہ اگر ایک رکعت میں اس میں کا بعض پڑھا اور دوسری میں

1 ...... "المصنف" لابن أبي شيبة، كتاب الصلاة، باب من كره القراءة خلف الإمام، الحديث: ٦، ج١، ص٤١٢.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٠٥، وغيره.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في الكلام على الجهر و المخافتة، ج٢، ص٣٠٨.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٠٨.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٠٤.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٠٤.

www.dawateislami.net

بعض، تو جائز ہے، جب کہ ہر رکعت میں جتنا پڑھا، بقدر تین آیت کے ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸: جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۹: جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سرّی کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، اگرچہ رات میں ادا کرے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۰: چار رکعتی فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورت بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور ایک میں بھول گیا ہے، تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قراءت سورت جاتی رہی اور ان سب صورتوں میں فاتحہ کے ساتھ پڑھے، جہری نماز ہو تو فاتحہ و سورت جہراً پڑھے، ورنہ آہستہ اور سب صورتوں میں سجدۂ سہو کرے اور قصداً چھوڑی تو اعادہ کرے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: سورت ملانا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی[6]۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: فرض کی پہلی رکعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی قضا نہیں اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورت پڑھے، یوہیں اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف عود کرے اور فاتحہ و سورت پڑھے پھر رکوع کرے، اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، نماز نہ ہوگی۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلّف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورۂ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٩.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٠٦.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، ص٣٠٧، و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص٧٢.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، و مطلب في الكلام على الجهر و المخافتة، ج٢، ص٣١٠.

6 ...... نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گئے اور رکوع کر لیا تو واجب ہے کہ رکوع سے واپس لوٹ آئے اگر وہ جان بوجھ کر نہ لوٹا تو نماز واجب الاعادہ ہوگی اور سجدۂ سہو سے بھی اس کی تلافی نہ ہوگی اور رکوع سے لوٹنے کے بعد دوبارہ رکوع کرنا لازم ہوگا اگر نہ کیا تو پھر بھی نماز نہ ہوگی۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "اگر سجدہ جانے سے پہلے رکوع میں خواہ قومہ بعدالرکوع میں یاد آئیں تو واجب ہے کہ قراءت پوری کرے اور رکوع کا پھر اعادہ کرے اگر قراءت پوری نہ کی تو اب پھر قصداً ترک واجب ہوگا اور نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا اور اگر قراءت بعدالرکوع پوری کر لی اور رکوع دوبارہ نہ کیا تو نماز ہی جاتی رہی کہ فرض ترک ہوا۔" (فتاویٰ رضویہ، صفحہ 330، جلد 6، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: تحقيق مهم فيما لو تذكر... إلخ، ج٢، ص٣١١.

8 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجب عین ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زائد سیکھنا حفظ جمیع قرآن سے افضل ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورۂ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشا میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصّل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے یا دشمن یا چور کا خوف ہو تو بقدر حال پڑھے، خواہ سفر میں ہو یا حضر[4] میں، یہاں تک کہ اگر واجبات کی مراعات نہیں کرسکتا تو اس کی بھی اجازت ہے، مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے، تو یہی کرے۔[5] (درمختار، ردالمحتار) مگر بعد بلندی آفتاب اس نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۷: سنت فجر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو صرف واجبات پر اقتصار کرے، ثنا و تعوذ کو ترک کرے اور رکوع سجود میں ایک ایک بار تسبیح پر اکتفا کرے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر و عشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔[7] (درمختار وغیرہ)

فائدہ: حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصے ہیں، سورۂ حجرات سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔

مسئلہ ۱۹: عصر کی نماز وقت مکروہ میں ادا کرے، جب بھی صواب یہ ہے کہ قراءت مسنونہ کو پورا کرے، جب کہ وقت میں تنگی نہ ہو۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج۲، ص۳۱۵.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تکون سنة عین... إلخ، ج۲، ص۳۱۵.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص۷۷.

4 ...... یعنی حالتِ اقامت۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، فصل في القراءة، کتاب الصلاة، مطلب: السنة تکون سنة عین... إلخ، ج۲، ص۳۱۷.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تکون سنة عین و سنة کفایة، ج۲، ص۳۱۷.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج۲، ص۳۱۷، وغیره.

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص۷۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۰ وتر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى دوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی ہے، لہٰذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے۔[1] (عالمگیری) اور کبھی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ کی جگہ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا۔

مسئلہ ۲۱ قراءت مسنونہ پر زیادت نہ کرے، جب کہ مقتدیوں پر گراں ہو اور شاق نہ ہو تو زیادت قلیلہ میں حرج نہیں۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲ فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار) آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے يَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام و سخت حرام ہے۔

مسئلہ ۲۳ ساتوں قراءتیں جائز ہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے ناآشنا ہوں وہ نہ پڑھے کہ اس میں ان کے دین کا تحفظ ہے، جیسے ہمارے یہاں قراءت امام عاصم بروایتِ حفص رائج ہے، لہٰذا یہی پڑھے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ رکھی گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی، دوسری میں ایک تہائی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا، مثلاً پہلی میں چالیس (۴۰) آیتیں، دوسری میں تین تو بھی مضایقہ نہیں، مگر بہتر نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ بہتر یہ ہے کہ اور نمازوں میں بھی پہلی رکعت کی قراءت دوسری سے قدرے زیادہ ہو، یہی حکم

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص۷۸.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تكون سنة... إلخ، ج۲، ص۳۲۰.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص۷۸.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة و مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج۲، ص۳۲۲.

www.dawateislami.net

جُمعہ وعیدین کا بھی ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ سنن ونوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔[2] (منیہ)

مسئلہ ۲۸ دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جبکہ بیّن[3] فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف وکلمات کا اعتبار ہے، اگر کلمات وحروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں، مثلاً پہلی میں اَلَمۡ نَشۡرَحۡ پڑھی اور دوسری میں لَمۡ يَكُنۡ تو کراہت ہے، اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ جُمعہ وعیدین کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسۡمَ دوسری میں هَلۡ اَتٰىكَ پڑھنا سنت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ثابت ہے، یہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے، مکروہ ہے، مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے، مگر مداومت نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کر لے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱ فرض نماز میں آیت ترغیب (جس میں ثواب کا بیان ہے) وترہیب (جس میں عذاب کا ذکر ہے) پڑھے تو مقتدی وامام اس کے ملنے اور اس سے بچنے کی دُعا نہ کریں، نوافل باجماعت کا بھی یہی حکم ہے، ہاں نفل تنہا پڑھتا ہو تو دُعا کر سکتا ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲ دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں، مثلاً پہلی رکعت میں پوری قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی، تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بلاقصد وہی پہلی سورت شروع کر دی یا دوسری سورت یاد نہیں آتی، تو وہی پہلی پڑھے۔[8] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٧٨.

2 ...... "منية المصلي"، مقدار القراءة في الصلاة، ص٣٠٠.

3 ...... یعنی واضح۔صاف۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، و مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج٢، ص٣٢٢.

5 ...... المرجع السابق، ص٣٢٤.

6 ...... المرجع السابق، ص٣٢٥.

7 ...... المرجع السابق، ص٣٢٧.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، و مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج٢، ص٣٢٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۳: نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا، بلا کراہت جائز ہے۔[1] (غنیہ)

مسئلہ ۳۴: ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر لیا تو دوسری میں فاتحہ کے بعد الٓمّٓ سے شروع کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: فرائض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں، اگرچہ اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا زیادہ آیتیں رہ گئیں تو حرج نہیں، مگر بلا ضرورت ایسا نہ کرے اور اگر ایک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا، تو مکروہ ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت، مثلاً پہلی میں اَفَحَسِبْتُمْ اور دوسری میں قُلْ هُوَاللّٰهُ، تو حرج نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: فرض کی ایک رکعت میں دو سورت نہ پڑھے اور منفرد پڑھ لے تو حرج بھی نہیں، بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں، تو مکروہ ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قراءت پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں، جیسے وَالتِّيْنِ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھنے میں حرج نہیں اور اِذَا جَآءَ کے بعد قُلْ هُوَاللّٰهُ پڑھنا نہ چاہیے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۹: قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً پہلی میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ۔[7] (درمختار) اس کے لیے سخت وعید آئی، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل اُلٹ دے۔''[8]

1 ...... "غنية المتملي"، فيما يكره من القران في الصلاة وما لا يكره... إلخ، ص٤٩٤. موضحاً.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٧٩.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: الاستماع للقرآن فرض كفاية، ج٢، ص٣٢٩.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٧٨.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: الاستماع للقرآن فرض كفاية، ج٢، ص٣٣٠.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٣٠، وغيره.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج٢، ص٣٣٠.

8 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٦، ص٢٣٩.

www.dawateislami.net

اور بھول کر ہو تو نہ گناہ، نہ سجدۂ سہو۔

مسئلہ ۴۰ بچوں کی آسانی کے لیے پارۂ عم خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱ بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا، پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو، مثلاً پہلی میں قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ یا تَبَّتۡ شروع کر دی، اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر اِذَا جَآءَ پڑھنے کی اجازت نہیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۲ بہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا افضل ہے اور جز و سورت اور پوری سورت میں افضل وہ ہے جس میں زیادہ آیتیں ہوں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۳ رکوع کے لیے تکبیر کہی، مگر ابھی رکوع میں نہ گیا تھا یعنی گھٹنوں تک ہاتھ پہنچنے کے قابل نہ جھکا تھا کہ اور زیادہ پڑھنے کا ارادہ ہوا تو پڑھ سکتا ہے، کچھ حرج نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسائل قراءت بیرون نماز

مسئلہ ۴۴ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا، زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور سب عبادت ہیں۔[5]

مسئلہ ۴۵ مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور شروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا مستحب ہے[6] اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت، ورنہ مستحب اور اگر جو آیت پڑھنا چاہتا ہے تو اس کی ابتدا میں ضمیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف راجع ہے، جیسے هُوَ اللّٰهُ الَّذِيۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تو اس صورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراء ة، مطلب: الاستماع للقرآن فرض كفاية، ج ٢، ص ٣٣٠.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراء ة، ج ٢، ص ٣٣٠، وغيره.

3 ...... المرجع السابق، ص ٣٣١.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ١، ص ٧٩.

5 ...... "غنية المتملي"، القراء ة خارج الصلاة، ص ٤٩٥.

6 ...... فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی "فتاویٰ فیض الرسول"، جلد 1، صفحہ 351 پر فرماتے ہیں: کہ "تلاوت کے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں۔ اور بے شک بہارِ شریعت میں واجب چھپا ہے جس پر غنیہ کا حوالہ ہے، حالانکہ غنیہ مطبوعہ رحیمیہ ص ۴۹۳ میں ہے التعوذ يستحب مرة واحدة ما لم يفصل بعمل دنيوى. (یعنی ایک مرتبہ تعوذ پڑھنا مستحب ہے جب تک اس تلاوت میں کوئی دنیاوی کام حائل نہ ہو)۔ تو معلوم ہوا کہ بہارِ شریعت میں بہت سے مسائل جو ناشرین کی غفلتوں کی وجہ سے غلط چھپ گئے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔" اسی وجہ سے ہم نے "مستحب" کر دیا ہے۔

www.dawateislami.net

مؤکد ہے، درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے تو اعوذ باللہ بسم اللہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ اور کلمۂ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے، اَعُوْذُ بِاللہ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں۔[1] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۶: سورۂ براءت سے اگر تلاوت شروع کی تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورت براءت آگئی تو تسمیہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔[2] (غنیہ) اور اس کی ابتدا میں نیا تعوذ جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے، بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتداً بھی پڑھے، جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے، یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ ۴۷: گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اوّل شب کو، کہ حدیث میں ہے: ''جس نے شروع دن میں قرآن ختم کیا، شام تک فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جس نے ابتدائے شب میں ختم کیا، صبح تک استغفار کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو دارمی نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، تو گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۴۸: تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلافِ اَولیٰ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے سمجھا نہیں۔'' [4] اس حدیث کو ابوداود و ترمذی و نسائی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

مسئلہ ۴۹: جب ختم ہو تو تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا بہتر ہے، اگرچہ تراویح میں ہو، البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے، تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔[5] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۵۰: لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور مونھ کھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔[6] (غنیہ)

مسئلہ ۵۱: غسل خانہ اور مواضعِ نجاست[7] میں قرآن مجید پڑھنا، ناجائز ہے۔[8] (غنیہ)

---

1 ...... ''غنية المتملي''، القراء ة خارج الصلاة، ص٤٩٥، وغيرها.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق، ص٤٩٦.

4 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب شهر رمضان، باب تحزيب القرآن، الحديث: ١٣٩٤، ج٢، ص٧٩.

5 ...... ''غنية المتملي''، القراء ة خارج الصلاة، ص٤٩٦، وغيرها.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... یعنی نجاست کی جگہوں۔

8 ...... ''غنية المتملي''، القراء ة خارج الصلاة، ص٤٩٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۲ جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع بغرض سُننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔[1] (غنیہ، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۵۳ مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۴ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا، تو اس پر گناہ۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۵۵ جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔[4] (غنیہ)

مسئلہ ۵۶ قرآن مجید سُننا، تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔[5] (غنیہ)

مسئلہ ۵۷ تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظم دینی، بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر یا استاد یا باپ آجائے، تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔[6] (غنیہ)

مسئلہ ۵۸ عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے، کہ اگرچہ وہ اسے دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلا ضرورت سُنانے کی اجازت نہیں۔[7] (غنیہ)

مسئلہ ۵۹ قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے، تو اس سے بڑھ

---

1 ...... "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٧، و "الفتاوى الرضوية"، ج٢٣، ص٣٥٢.

2 ...... "الدرالمختار"

3 ...... "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٧.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا۔" [1] اس حدیث کو ابوداود و ترمذی نے روایت کیا، دوسری روایت میں ہے، "جو قرآن پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔" [2] اس حدیث کو ابوداود و دارمی و نسائی نے روایت کیا اور قرآن مجید میں ہے کہ: "اندھا ہو کر اُٹھے گا۔" [3]

مسئلہ ۶۰ جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ [4] (غنیہ) اسی طرح اگر کسی کا مُصْحَف شریف اپنے پاس عاریت ہے، اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے، بتا دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۱ قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ کر چھوٹا کر دینا جیسا آج کل تعویذی قرآن چھپے ہیں مکروہ ہے، کہ اس میں تحقیر کی صورت ہے۔ [5] (غنیہ) بلکہ حمائل [6] بھی نہ چاہیے۔

مسئلہ ۶۲ قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ [7] (غنیہ)

مسئلہ ۶۳ دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور مُصْحَف شریف کو مطلّا [8] کرنے میں حرج نہیں۔ [9] (غنیہ) بلکہ بہ نیّت تعظیم مستحب ہے۔

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب فضائل القرآن،١٩ـباب، الحديث: ٢٩٢٥، ج٤، ص٤٢٠.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب التشديد فيمن حفظ القرآن ثم نسيه، الحديث: ١٤٧٤، ج٢، ص١٠٧.

3 ...... قرآن مجید میں ہے: ﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ ...الآية ﴾ پ ١٦، طٰہٰ: ١٢٤.
"جو میرے ذکر یعنی قرآن سے منہ پھیرے گا سو اس کے لئے تنگ عیش ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے، کہے گا، اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا میں تو انکھیارا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یوہیں آئی تھیں تیرے پاس ہماری آیتیں سو تُو نے انھیں بُھلا دیا اور ایسے ہی آج تُو بُھلا دیا جائے گا کہ کوئی تیری خبر نہ لے گا۔"
مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن "فتاویٰ رضویہ" میں فرماتے ہیں: "وہ قرآن مجید بھول جائے اور ان وعیدوں کا مستحق ہو، جو اس باب میں وارد ہوئیں، پھر آپ نے مذکورہ آیہ و ترجمہ لکھا۔ ("الفتاوى الرضوية"، ج٢٣، ص٦٤٦).

4 ...... "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٨.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... یعنی چھوٹے سائز کا قرآن جسے گلے میں لٹکاتے ہیں۔

7 ...... "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٧.

8 ...... یعنی سونے سے آراستہ۔

9 ...... "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٨.

www.dawateislami.net

قراءت میں غلطی ہو جانے کا بیان

اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۱: اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مفسد نہیں، مثلاً لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ، نَعْبَدُ اور اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصداً پڑھنا کفر ہو، تو احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے، مثلاً ﴿وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ﴾[1] میں میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھ دیا اور ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾[2] میں جلالت کو رفع اور العلما کو زبر پڑھا اور ﴿فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ﴾[3] میں ذال کو زیر پڑھا، ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾[4] میں کاف کو زیر پڑھا، ﴿اَلْمُصَوِّرُ﴾[5] کے واؤ کو زبر پڑھا۔[6] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: تشدید کو تخفیف پڑھا جیسے ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾[7] میں ی پر تشدید نہ پڑھی، ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾[8] میں ب پر تشدید نہ پڑھی، ﴿وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا﴾[9] میں ت پر تشدید نہ پڑھی، نماز ہوگئی۔[10] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مخفف کو مشدد پڑھا جیسے ﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ﴾[11] میں ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھا یا ادغام ترک کیا جیسے ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ﴾[12] میں لام ظاہر کیا، نماز ہوجائے گی۔[13] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 …… پ١٦، طٰهٰ: ١٢١.

2 …… پ٢٢، فاطر: ٢٨.

3 …… پ١٩، النمل: ٥٨.

4 …… پ١، الفاتحة: ٤.

5 …… پ٢٨، الحشر: ٢٤.

6 …… "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج١، ص٨١.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج٢، ص٤٧٣.

7 …… پ١، الفاتحة: ٤.

8 …… پ١، الفاتحة: ١.

9 …… پ٢٢، الاحزاب: ٦١.

10 …… "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج١، ص٨١.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها مطلب: مسائل زلة القارئ، ج٢، ص٤٧٤.

11 …… پ٢٤، الزمر: ٣٢.

12 …… پ١، الفاتحة: ٥.

13 …… "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج١، ص٨١.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة... إلخ، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج٢، ص٤٧٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴: حرف زیادہ کرنے سے اگر معنی نہ بگڑیں نماز فاسد نہ ہوگی، جیسے ﴿ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾[1] میں ر کے بعد ی زیادہ کی، ﴿ هُمُ الَّذِيْنَ ﴾[2] میں میم کو جزم کرکے الف ظاہر کیا اور اگر معنی فاسد ہوجائیں، جیسے ﴿ زَرَابِيُّ ﴾[3] کو زَرَابِيب، ﴿ مَثَانِيَ ﴾[4] کو مثانين پڑھا، تو نماز فاسد ہوجائیگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کردینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، جیسے ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ یوہیں کلمہ کے بعض حرف کو قطع کرنا بھی مفسد نہیں، یوہیں وقف و ابتدا کا بے موقع ہونا بھی مفسد نہیں، اگرچہ وقف لازم ہو مثلاً ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾[6] پر وقف کیا، پھر پڑھا ﴿ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ ﴾[7] یا ﴿ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴾[8] پر وقف نہ کیا اور ﴿ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ ﴾[9] پڑھ دیا اور ﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ ﴾[10] پر وقف کرکے اِلَّا هُوَ پڑھا ان سب صورتوں میں نماز ہوجائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے۔[11] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶: کوئی کلمہ زیادہ کر دیا، تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں، اگر معنی فاسد ہوجائیں گے، نماز جاتی رہے گی، جیسے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ اور اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا وَجَمَالًا اور اگر معنی متغیر نہ ہوں، تو فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اس کا مثل نہ ہو، جیسے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا اور فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ تُفَّاحٌ وَّ رُمَّانٌ ۔[12] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: کسی کلمہ کو چھوڑ گیا اور معنی فاسد نہ ہوئے جیسے ﴿ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ﴾[13] میں دوسرے سَيِّئَةٌ

---

1 ...... پ ۲۱، لقمٰن: ۱۷.

2 ...... پ۲۸، المنٰفقون: ۷.

3 ...... پ ۳۰، الغاشية: ۱٦.

4 ...... پ۲۳، الزمر: ۲۳.

5 ...... ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص۷۹.

6 ...... پ ۳۰، البروج: ۱۱.

7 ...... پ ۳۰، البينة: ۷.

8 ...... پ۲۸، الحشر: ۲۰.

9 ...... پ ۲٤، المؤمن: ۷.

10 ...... پ۳، اٰل عمرٰن: ۱۸.

11 ...... ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص۷۹، ۸۲، وغيره.

12 ...... ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰، وغيره.

13 ...... پ ۲۵، الشورىٰ: ٤۰.

www.dawateislami.net

کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں، جیسے ﴿ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴾ [1] میں لَا نہ پڑھا، تو نماز فاسد ہوگئی۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: کوئی حرف کم کر دیا اور معنی فاسد ہوں جیسے خَلَقْنَا بلا خ کے اور جَعَلْنَا بغیر ج کے، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر معنی فاسد نہ ہوں مثلاً بروجہ ترخیم شرائط کے ساتھ حذف کیا جیسے یَا مَالِکُ میں یَا مَالُ پڑھا تو فاسد نہ ہوگی، یوہیں تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا میں تعالَ پڑھا، ہوجائے گی۔ [3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا، اگر معنی فاسد نہ ہوں نماز ہو جائے گی جیسے عَلِيْمٌ کی جگہ حَكِيْمٌ، اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی جیسے ﴿ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴾ [4] میں فٰعِلِيْنَ کی جگہ غٰفِلِيْنَ پڑھا، اگر نسب میں غلطی کی اور منسوب الیہ قرآن میں نہیں ہے، نماز فاسد ہوگئی جیسے مَرْيَمُ ابْنَةُ غَيْلَانَ پڑھا اور قرآن میں ہے تو فاسد نہ ہوئی جیسے مَرْيَمُ ابْنَةُ لُقْمَانَ۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: حروف کی تقدیم و تاخیر میں بھی اگر معنی فاسد ہوں، نماز فاسد ہے ورنہ نہیں، جیسے ﴿ قَسْوَرَةٍ ﴾ [6] کو قَوْسَرَةٍ پڑھا، عَصْفٍ کی جگہ عَفْصٍ پڑھا، فاسد ہوگئی اور اِنْفَجَرَتْ کو اِنْفَرَجَتْ پڑھا تو نہیں۔ یہی حکم کلمہ کی تقدیم تاخیر کا ہے، جیسے ﴿ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴾ [7] میں شَهِيْقٌ کو زَفِيْرٌ پر مقدم کیا، فاسد نہ ہوئی اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ پڑھا، فاسد ہوگئی۔ [8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا، اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی جیسے ﴿ وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ ﴾ [9] پر وقف کرکے ﴿ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴾ [10] پڑھا، یا ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ [11] پر

---

1 ...... پ ۳۰، الانشقاق: ۲۰.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ٤٧٦.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ٤٧٦.

4 ...... پ ۱۷، الانبیآء: ١٠٤.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰.

6 ...... پ ۲۹، المدثر: ٥١.

7 ...... پ ۱۲، هود: ١٠٦.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰.

9 ...... پ ۳۰، العصر: ۱۔۲.

10 ...... پ ۳۰، المطففين: ۲۲.

11 ...... پ ۳۰، البينة: ۷.

www.dawateislami.net

وقف کیا، پھر پڑھا ﴿اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ﴾[1] نماز ہوگئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی، جیسے یہی مثال ورنہ نہیں جیسے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ﴾[2] کی جگہ فَلَهُمْ جَزَآءُ ن الْحُسْنٰى پڑھا، نماز ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ کسی کلمہ کو مکرّر پڑھا، تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگی جیسے رَبِّ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مٰلِكِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ جب کہ بقصد اضافت پڑھا ہو یعنی رب کا رب، مالک کا مالک اور اگر بقصد تصحیح مخارج مکرّر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرّر ہوگیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے، اس پر کوشش کرنا ضروری ہے، اگر لاپرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ وعلما کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں، تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی، اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم اس کی تفصیل باب الامامۃ میں مذکور ہوگی۔

مسئلہ ۱۴ ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ہ ح، ض ظ د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں، ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س ش، ز ج، ق ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔

مسئلہ ۱۵ مد، غنہ، اظہار، اخفاء، امالہ بے موقع پڑھا، یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا، تو نماز ہو جائے گی۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۶ لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سُننا بھی حرام، مگر مدولین[6] میں لحن ہوا، تو نماز فاسد نہ ہوگی۔[7] (عالمگیری) اگر فاحش نہ ہو کہ تان کی حد تک پہنچ جائے۔

مسئلہ ۱۷ اللہ عزوجل کے لیے مؤنث کے صیغے یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔[8]

---

1 ...... پ ۳۰، البينة: ٦. 2 ...... پ ١٦، الكهف: ١٠٧.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ١، ص ٨٠.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلوة، ومايكره فيها، مطلب: إذا قرأ قوله... إلخ، ج ٢، ص ٤٧٨.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ١، ص ٨١.

6 ...... واو، ی، الف ساکن اور ماقبل کی حرکت موافق ہو تو اس کو مدولین کہتے ہیں۔ یعنی واو کے پہلے پیش اور ی کے پہلے زیر الف کے پہلے زبر۔ ۱۲

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ١، ص ٨٢.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ١، ص ٨٢.

www.dawateislami.net

اِمامت کا بیان

حدیث ١ ابو داود وابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کے اچھے لوگ اذان کہیں اور ''قُرّا'' اِمامت کریں۔'' [1] (کہ اس زمانہ میں جو زیادہ قرآن پڑھا ہوتا وہی علم میں زیادہ ہوتا)۔

حدیث ٢ صحیح مسلم کی روایت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کہ اِمامت کا زیادہ مستحق اقرء ہے [2] یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا۔

حدیث ٣ ابو الشیخ کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کہ فرمایا: ''امام و مؤذن کو ان سب کی برابر ثواب ہے، جنہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔'' [3]

حدیث ٤ ابو داود و ترمذی روایت کرتے ہیں کہ ابو عطیہ عُقیلی کہتے ہیں کہ: ''مالک بن حویرث رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے تھے، ایک دن نماز کا وقت آگیا، ہم نے کہا: آگے بڑھیے، نماز پڑھایئے، فرمایا: اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتادوں گا کہ میں کیوں نہیں پڑھاتا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے ہیں: ''جو کسی قوم کی ملاقات کو جائے، تو اُن کی اِمامت نہ کرے اور یہ چاہیے کہ انہیں میں کا کوئی اِمامت کرے۔'' [4]

حدیث ٥ ترمذی ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: کہ ''تین شخصوں کی نماز کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی، بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی اِمامت سے کراہیت کرتے ہوں۔'' [5] (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے)۔

حدیث ٦ ابن ماجہ کی روایت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے یوں ہے، کہ ''تین شخصوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی، ایک وہ شخص کہ قوم کی اِمامت کرے اور وہ لوگ اس کو بُرا جانتے ہوں اور وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور دو مسلمان بھائی باہم جو ایک دوسرے کو کسی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں۔'' [6]

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب من أحق با لإمامة، الحديث: ٥٩٠، ج١، ص٢٤٢.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب من أحق بالإمامة الحديث: ٦٧٢، ص٣٣٧.

3 ...... "كنزالعمال"، كتاب الصلاة، الحديث: ٢٠٣٧٠، ج٧، ص٢٣٩.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب امامة الزائر، الحديث: ٥٩٦، ج١، ص٢٤٤.
و "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء فيمن زار قوما فلا يصل بهم، الحديث: ٣٥٦، ج١، ص٣٧٢.

5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء فيمن أمّ قوما وهم له كارهون، الحديث: ٣٦٠، ج١، ص٣٧٥.

6 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلاة... إلخ، باب من أمّ قوما وهم له كارهون، الحديث: ٩٧١، ج١، ص٥١٦.

www.dawateislami.net

حدیث ۷ ابوداود وابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، جو شخص قوم کے آگے ہو یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہیت کرتے ہوں اور وہ شخص کہ نماز کو پیٹھ دے کر آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے اور وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنایا۔'' (1)

حدیث ۸ امام احمد وابن ماجہ سلامہ بنت الحر رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''قیامت کی علامات سے ہے کہ باہم اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے، کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کو نماز پڑھاوے۔'' (2) (یعنی کسی میں اِمامت کی صلاحیت نہ ہوگی)۔

حدیث ۹ بخاری کے علاوہ صحاح ستہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''کسی کے گھر یا اسکی سلطنت میں اِمامت نہ کی جائے، نہ اس کی مسند پر بیٹھا جائے، مگر اس کی اجازت سے۔'' (3)

حدیث ۱۰ بخاری ومسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔'' (4)

حدیث ۱۱ امام بخاری ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ''میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور طویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ بچّے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، لہٰذا نماز میں اختصار کر دیتا ہوں کہ جانتا ہوں، اس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے۔'' (5)

حدیث ۱۲ صحیح مسلم میں ہے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: کہ ''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے، ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، رکوع وسجود وقیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔'' (6)

حدیث ۱۳ امام مالک کی روایت انہیں سے اس طرح ہے، کہ فرمایا: کہ ''جو امام سے پہلے اپنا سر اُٹھاتا اور جھکاتا

(1) ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب اقامة... إلخ، باب من أمّ... إلخ، الحديث: ٩٧٠، ج١، ص٥١٥، عن عبدالله بن عمرو.

(2) ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب في كراهية التدافع عن الإمامة، الحديث: ٥٨١، ج١، ص٢٣٩.

(3) ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة، الحديث: ٢٩١ـ(٦٧٣)، ص٣٣٨.

(4) ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه... إلخ، الحديث: ٧٠٣، ج١، ص٢٥٢، وغيره.

(5) ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب من أخف الصلاة... إلخ، الحديث: ٧٠٧، ج١، ص٢٥٣.

(6) ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام بركوع... إلخ، الحديث: ٤٢٦، ص٢٢٨.

www.dawateislami.net

ہے، اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔'' (1)

حدیث ۱۴ بخاری و مسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''کیا جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھاتا ہے، اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے؟'' (2) بعض محدثین سے منقول ہے کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث لینے کے لیے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق میں گئے اور ان کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے، مدتوں تک ان کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر ان کا مونھ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اور انہوں نے دیکھا کہ ان کو حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا، دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا مونھ گدھے کا سا ہے، انہوں نے کہا، ''صاحب زادے! امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مستبعد (3) جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی، تو میرا مونھ ایسا ہو گیا جو تم دیکھ رہے ہو۔'' (4)

حدیث ۱۵ ابو داود ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ''تین باتیں کسی کو حلال نہیں، جو کسی قوم کی اِمامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لیے دُعا کرے، اُنہیں چھوڑ دے، ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے، بلکہ ہلکا ہولے یعنی فارغ ہولے۔'' (5)

احکام فقہیّہ

اِمامت کبریٰ کا بیان حصّہ عقائد میں مذکور ہوا۔ اس باب میں امامتِ صغریٰ یعنی اِمامت نماز کے مسائل بیان کیے جائیں گے، اِمامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔

(شرائط اِمامت)

مسئلہ ۱ مردِ غیر معذور کے امام کے لیے چھ شرطیں ہیں:

1 ...... "الموطا" لإمام مالك، كتاب الصلاة، باب ما يفعل من رفع رأسه قبل الإمام، الحديث: ۲۱۲، ج۱، ص۱۰۲، عن أبي هريرة رضی الله عنه .

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام بركوع... إلخ، الحديث: ۴۲۷، ص۲۲۸.

3 ...... یعنی بعض راویوں کی عدمِ صحت کے باعث دور از قیاس۔

4 ...... "مرقاة المفاتيح"، كتاب الصلاة، تحت الحديث: ۱۱۴۱، ج۳، ص۲۲۱. لكن لم يذكر النووي.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب أيصلي الرجال وهو حاقن، الحديث: ۹۰، ج۱، ص۶۶.

www.dawateislami.net

(۱) اسلام۔

(۲) بلوغ۔

(۳) عاقِل ہونا۔

(۴) مرد ہونا۔

(۵) قراءت۔

(۶) معذور نہ ہونا۔[1]

مسئلہ ۲: عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں، عورت بھی امام ہوسکتی ہے، اگرچہ مکروہ ہے۔[2] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۳: نابالغوں کے امام کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ نابالغ بھی نابالغوں کی اِمامت کرسکتا ہے، اگر سمجھ وال ہو۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی اِمامت کرسکتا ہے، کم عذر والے کی اِمامت نہیں کرسکتا اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں، مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے، دوسرے کو قطرہ آنے کا، تو ایک دوسرے کی اِمامت نہیں کرسکتا۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: طاہر معذور کی اقتدا نہیں کرسکتا جبکہ حالت وضو میں حدث پایا گیا، یا بعد وضو وقت کے اندر طاری ہوا، اگرچہ نماز کے بعد اور اگر نہ وضو کے وقت حدث تھا، نہ ختم وقت تک اس نے عود کیا تو یہ نماز جو اس نے انقطاع پر پڑھی، اس میں تندرست اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶: معذور اپنے مثل معذور کی اقتدا کرسکتا ہے اور ایک عذر والا دو عذر والے کی اقتدا نہیں کرسکتا، نہ ایک عذر والا دوسرے عذر والے کی اور دو عذر والا ایک عذر والے کی اقتدا کرسکتا ہے، جب کہ وہ ایک عذر اسی کے دو میں سے ہو۔[6] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "نور الإيضاح" كتاب الصلاة، باب الإمامة، ص٧٣.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج٢، ص٣٣٧، ٣٦٥.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج٢، ص٣٣٧.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية... إلخ، ج٢، ص٣٨٩.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج١، ص٨٤.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٨٩.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٨٩، وغيره.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ معذور نے اپنے مثل دوسرے معذور اور صحیح کی اِمامت کی، صحیح کی نہ ہوگی اوروں کی ہو جائے گی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸ وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو، جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو، یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شانِ اقدس میں تبرّا کہتا ہو۔ قدری، جہمی، مشبہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا دیدار الٰہی یا عذابِ قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے، ان کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔[2] (عالمگیری، غنیہ) اس سے سخت تر حکم وہابیۂ زمانہ کا ہے کہ اللہ عزوجل و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں۔

مسئلہ ۹ جس بد مذہب کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو، جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز، مکروہ تحریمی ہے۔[3] (عالمگیری)

شرائط اقتدا

اقتدا کی تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں:

(۱) نیت اقتدا۔

(۲) اور اس نیت اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا، بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی اجنبی نیت و تحریمہ میں فاصل نہ ہو۔

(۳) امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔

(۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نماز مقتدی کو متضمن ہو۔

(۵) امام کی نماز مذہبِ مقتدی پر صحیح ہونا۔ اور

(۶) امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔

(۷) عورت کا محاذی[4] نہ ہونا ان شروط کے ساتھ جو مذکور ہوں گی۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۸۹.

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج۱، ص۸٤.
و "غنیۃ المتملي"، الأولیٰ بالإمامۃ، ص٥١٤.

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج۱، ص۸٤.

4 ...... یعنی برابر۔

www.dawateislami.net

(۸) مقتدی کا امام سے مقدم [1] نہ ہونا۔

(۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا۔

(۱۰) امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم [2] ہو۔

(۱۱) ارکان کی ادا میں شریک ہونا۔

(۱۲) ارکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم۔

(۱۳) یوہیں شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔ [3]

مسئلہ ۱۰ سوار نے پیدل کی یا پیدل نے سوار کی اقتدا کی یا مقتدی و امام دونوں دو سواریوں پر ہیں، ان تینوں صورتوں میں اقتدا نہ ہوئی کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں۔ اور اگر دونوں ایک سواری پر سوار ہوں، تو پیچھے والا اگلے کی اقتدا کرسکتا ہے کہ مکان ایک ہے۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو جس میں بیل گاڑی جا سکے، تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ یوہیں اگر بیچ میں نہر ہو جس میں کشتی یا بجرا [5] چل سکے تو اقتدا صحیح نہیں، اگرچہ وہ نہر بیچ مسجد میں ہو اور اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجرا بھی نہ تیر سکے، تو اقتدا صحیح ہے۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ بیچ میں حوض دَہ در دَہ ہے تو اقتدا نہیں ہو سکتی، مگر جب کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر چھوٹا حوض ہے، تو اقتدا صحیح ہے۔ [7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ بیچ میں چوڑا راستہ ہے، مگر اس راستہ میں صف قائم ہوگئی، مثلاً کم سے کم تین شخص کھڑے ہوگئے تو ان کے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتدا کر سکتے ہیں، بشرطیکہ ہر دو صف اور صفِ اوّل و امام کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے زیادہ صفیں اس میں ہو سکتی ہیں تو اتنی ہو لیں کہ دو صفوں کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے، یوہیں اگر راستہ لنبا

---

1 ...... یعنی آگے۔

2 ...... یہ حقیقۃً صحت اقتدا کی شرط نہیں بلکہ حکم صحت اقتدا کے لیے شرط ہے ولہٰذا بعد نماز اگر حال معلوم ہو جائے نماز صحیح ہوگئی۔ ۱۲ منہ

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: شروط الإمامة الکبریٰ، ج۲، ص۳۳۸۔۳۳۹.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مطلب: الواجب کفایة هل یسقط... إلخ، ج۲، ص۳۹۵.

5 ...... یعنی ایک قسم کی گول اور خوبصورت کشتی۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ج۲، ص۴۰۰.

7 ...... "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج۲، ص۴۰۰.

www.dawateislami.net

ہو یعنی مثلاً ہمارے ملکوں میں پورب پچھم [1] ہو تو بھی ہر دو صفوں میں اور امام و مقتدی میں وہی شرط ہے۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ نہر پر پُل ہے اور اس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگرچہ نہر کے اس طرف ہے، اس طرف والا اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵ میدان میں جماعت قائم ہوئی، اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو صفیں قائم ہوسکتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں، بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس کا بھی یہی حکم۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے اور اس مکان کو بڑا کہیں گے، جو چالیس ہاتھ ہو۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ مسجدِ عیدگاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو مانع اقتدا نہیں، اگرچہ بیچ میں دو یا زیادہ صفوں کی گنجائش ہو۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ میدان میں جماعت قائم ہوئی، پہلی دو صفوں نے ابھی اللہ اکبر نہ کہا تھا کہ تیسری صف نے امام کے بعد تحریمہ باندھ لیا، اقتدا صحیح ہوگئی۔ [6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ میدان میں جماعت ہوئی اور صفوں کے درمیان بقدر حوض دَہ در دَہ کے خالی چھوڑا کہ اس میں کوئی کھڑا نہ ہوا، تو اگر اس خالی جگہ کے آس پاس یعنی دہنے بائیں صفیں متصل ہیں تو اس جگہ کے بعد والے کی اقتدا صحیح ہے، ورنہ نہیں اور دَہ در دَہ سے کم جگہ خالی بچی ہے تو پیچھے والے کی اقتدا صحیح ہے۔ [7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ دو کشتیاں باہم بندھی ہوں ایک پر امام ہے، دوسری پر مقتدی تو اقتدا صحیح ہے اور جدا ہوں تو نہیں۔ اور اگر کشتی کنارے پر رُکی ہوئی ہے اور امام کشتی پر ہے اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو یا بڑی نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں، ورنہ ہے۔ [8] (درمختار، ردالمحتار) یعنی جب امام اُترنے پر قادر نہ ہو، اس لیے کہ جو شخص کشتی سے اُتر کر خشکی میں

---

1 ...... مشرق و مغرب۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج۲، ص۴۰۱.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۴۰۰.

4 ...... "ردالمحتار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج۲، ص۴۰۱.

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص۸۷.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج۲، ص۴۰۱.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج۲، ص۴۰۲.

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، مطلب في الصلاۃ في السفینۃ، ج۲، ص۶۹۱.

www.dawateislami.net

پڑھ سکتا ہے اس کی کشتی پر نماز ہوگی ہی نہیں، ہاں اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی تو اس پر بہر حال نماز صحیح ہے کہ اب وہ تخت کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۲۱ جو مسجد بہت بڑی نہ ہو، اس میں امام اگرچہ محراب میں ہو، مقتدی منتہائے مسجد میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ امام و مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو اگر امام کے انتقالات مشتبہ نہ ہوں، مثلاً اس کی یا مکبّر کی آواز سنتا ہو یا اس کے یا اس کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہے تو حرج نہیں، اگرچہ اس کے لیے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو، مثلاً دروازہ میں جالیاں ہیں کہ امام کو دیکھ رہا ہے، مگر کھلا نہیں ہے کہ جانا چاہے تو جا سکے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ امام و مقتدی کے درمیان ممبر حائل ہونا مانع اقتدا نہیں، جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو کہ بیچ میں راستہ نہ ہو تو اس چھت پر سے اقتدا ہو سکتی ہے اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو، تو نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵ مسجد کے متصل کوئی دالان ہے، اس میں مقتدی اقتدا کر سکتا ہے جبکہ امام کا حال مخفی نہ ہو۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ مسجد سے باہر چبوترہ ہے اور امام مسجد میں ہے، مقتدی اس چبوترے پر اقتدا کر سکتا ہے جب کہ صفیں متصل ہوں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا کہ امام کی نماز صحیح ہے بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی، مثلاً مسحِ موزہ کی مدّت گزر چکی تھی یا بھول کر بے وضو نماز پڑھائی، تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو تو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوئی، مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہ گیا جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کیے اِمامت کی، حنفی اس کی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج١، ص٨٨.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٤٠٢.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج٢، ص٤٠٣.

4 ...... المرجع السابق، ص٤٠٤.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج١، ص٨٨.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج٢، ص٣٣٩.

www.dawateislami.net

اقتدا نہیں کرسکتا، اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے، جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کیے بھول کر اِمامت کی، حنفی اس کی اقتدا کرسکتا ہے، اگر چہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقعہ ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ شافعی یا دوسرے مقلد کی اقتدا اس وقت کر سکتے ہیں، جب وہ مسائل طہارت و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کرتا ہو یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے، نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اُسے فاسد کہیں پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے، نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے تو جائز ہے، مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے، تو باطل محض ہے۔[2] (عالمگیری، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا، اس وقت مرد کے لیے مانع اقتدا ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی، دو دہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی۔ اور دو عورتیں ہوں تو چار مرد کی نماز فاسد ہوجائے گی، دو دہنے بائیں دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو دہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی اور اگر عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں، ان سب کی نماز نہ ہوگی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲ مسجد میں بالا خانہ ہے، اس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتدا کی اور بالا خانہ کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتدا کی اگرچہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں نماز فاسد نہ ہوگی اور عورتوں کی صف نیچے ہو اور مرد بالا خانہ پر، تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے، ان کی نماز فاسد ہوجائے گی۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: شروط الإمامۃ الکبری، ج۲، ص۳۳۹.

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۸٤.
و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب في الاقتداء بشافعي... إلخ، ج۲، ص۳٦۱.

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۹.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۹۸.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب في الکلام علی الصف الأوّل، ج۲، ص۳۸۰.

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص۸۷.
و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج۲، ص۳۹۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۳: ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے، دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہوگی جو درمیان میں ہے، باقیوں کی ہوجائے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں، اس کی اُنگلیاں اس کی اُنگلیوں سے آگے ہیں، مگر ایڑیاں برابر ہوں، تو نماز ہوجائے گی۔[2] (ردالمحتار)

(اِمامت کا زیادہ حقدار کون ہے)

مسئلہ ۳۵: سب سے زیادہ مستحق اِمامت وہ شخص ہے جو نماز وطہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ[3] نہ رکھتا ہو، بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش[4] سے بچتا ہو، اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قراءت) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں، تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ عمر والا یعنی جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گزرا، اس میں بھی برابر ہوں، تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گزار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے، پھر زیادہ خوبصورت، پھر زیادہ حسب والا پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو، پھر زیادہ مالدار، پھر زیادہ عزت والا، پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں، غرض چند شخص برابر کے ہوں، تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حق دار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے، جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ اِمامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولیٰ کو امام بنایا، تو بُرا کیا، مگر گنہگار نہ ہوئے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: امام معین ہی اِمامت کا حق دار ہے، اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو۔[6] (درمختار) یعنی جب کہ وہ امام جامع شرائط امام ہو، ورنہ وہ اِمامت کا اہل ہی نہیں، بہتر ہونا درکنار۔

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج١، ص٨٧.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: اذا صلى الشافعي قبل الحنفي... إلخ، ج٢، ص٣٦٨.

3 ...... یعنی مہارت۔

4 ...... یعنی بے حیائیوں اور ایسے کاموں سے بچتا ہو، جو مروّت کے خلاف ہیں۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٥٠ ـ ٣٥٤، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٥٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۷: کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائط اِمامت پائے جائیں تو وہی اِمامت کے لیے اولیٰ ہے، اگرچہ اور کوئی اس سے علم وغیرہ میں بہتر ہو، ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے بوجہ فضیلت علم کسی کو مقدم کرے کہ اس میں اس کا اعزاز ہے اور اگر وہ مہمان خود ہی آگے بڑھ گیا، تو بھی نماز ہو جائے گی۔ [1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: کرایہ کا مکان ہے، اس میں مالک مکان اور کرایہ دار اور مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دار احق [2] ہے، وہی اجازت دے گا اور اسی سے اجازت لی جائے گی، یہی حکم اس کا ہے کہ مکان میں بطور عاریت [3] رہتا ہو کہ یہی احق ہے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: سلطان و امیر و قاضی کسی کے گھر مجتمع ہوئے تو احق سلطان ہے، پھر امیر، پھر قاضی، پھر صاحب خانہ۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: کسی شخص کی اِمامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں، تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں، بلکہ اگر وہی حق ہو، تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۴۱: کوئی شخص صالح اِمامت ہے اور اپنے محلّہ کی اِمامت نہیں کرتا اور وہ ماہِ رمضان میں دوسرے محلّہ والوں کی اِمامت کرتا ہے، اسے چاہیے کہ عشا کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے، وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: امام کو چاہیے کہ جماعت کی رعایت کرے اور قدر مسنون سے زیادہ طویل قراءت نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے۔ [8] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: بد مذہب کہ جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اور فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زنا کار، سود خوار،

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثاني، ج١، ص٨٣.

2 ...... یعنی زیادہ حقدار۔

3 ...... یعنی دوسرے شخص کو اپنی کسی چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثاني، ج١، ص٨٣.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة،باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج٢، ص٣٥٤.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٥٤.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج١، ص٨٦.

8 ...... المرجع السابق، ص٨٧.

www.dawateislami.net

چغل خور، وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں، ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔[1] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴۴ غلام، دہقانی[2]، اندھے، ولدالزنا، امرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو، سفیہ (یعنی بے وقوف کہ تصرفات مثلاً بیع وشرا[3] میں دھوکے کھاتا ہو) کی اِمامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحق اِمامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی اِمامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔[4] (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۴۵ جس کو کم سوجھتا ہے، وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴۶ فاسق کی اقتدا نہ کی جائے مگر صرف جُمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے، باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جُمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدا نہ کی جائے، دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔[6] (غنیہ، ردالمحتار، فتح القدیر)

مسئلہ ۴۷ عورت، خنثیٰ، نابالغ لڑکے کی اقتدا مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کرسکتا، یہاں تک کہ نماز جنازہ وتراویح و نوافل میں اور مرد بالغ ان سب کا امام ہوسکتا ہے، مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو امامتِ عورت کی نیت کرے سوا جُمعہ وعیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امامتِ عورت کی نیت نہ کی، اقتدا کرسکتی ہے اور عورت وخنثیٰ عورت کے امام ہوسکتے ہیں، مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے، فرائض ہوں یا نوافل پھر بھی اگر عورت عورتوں کی اِمامت کرے، تو امام آگے نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی اور خنثیٰ کے لیے یہ شرط ہے کہ صف سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں، خنثیٰ کا بھی امام نہیں ہوسکتا۔[7] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۴۸ نماز جنازہ صرف عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی، تو اس جماعت میں کراہت

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: البدعۃ خمسۃ اقسام، ج۲، ص۳۵٦۔۳٦۰، وغیرھما.

2 ...... دیہاتی، اس سے مراد دیہات کا رہنے والا نہیں بلکہ جاہل مراد ہے چاہے وہ شہری ہی کیوں نہ ہو۔

3 ...... یعنی خرید وفروخت۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۵۵ ۔ ۳٦۰.
و "غنیۃ المتملي شرح منیۃ المصلي"، ص۵۱٤.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۵۵.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ،باب الإمامۃ، مطلب في تکرار الجماعۃ في المسجد، ج۲، ص۳۵۵.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ،باب الإمامۃ، مطلب في الکلام علی الصف الأوّل، ج۲، ص۳۸۷.

www.dawateislami.net

نہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار) بلکہ اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی اِمامت کرے گی، جب بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۹ مجنون غیر حالت افاقہ میں امام نہیں ہوسکتا اور جب ہوش میں ہو اور معلوم بھی ہو تو ہوسکتا ہے۔ یوہیں جس کو نشہ ہے اس کی اِمامت صحیح نہیں اور معتوہ (مدہوش) اپنے مثل کے لیے امام ہوسکتا ہے اوروں کے لیے نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۰ جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت ہو، وہ اُمّی کی (یعنی اس کی جس کو کوئی آیت یاد نہیں) اقتدا نہیں کرسکتا اور اُمّی اُمّی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں، وہ بھی اُمّی کے مثل ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱ اُمّی گونگے کی اقتدا نہیں کرسکتا، گونگا اُمّی کی کرسکتا ہے اور اگر اُمّی صحیح طور پر تحریمہ بھی باندھ نہیں سکتا تو گونگے کی اقتدا کرسکتا ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲ اُمّی نے اُمّی اور قاری کی (یعنی اس کی کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو) اِمامت کی، تو کسی کی نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہوا ہو، یوہیں اگر قاری نے اُمّی کو خلیفہ بنایا ہو، اگرچہ تشہد میں۔[5] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵۳ اُمّی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کرلے، ورنہ عنداللہ تعالیٰ معذور نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴ جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کرسکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کرسکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنے مثل دوسرے کی اِمامت بھی کرسکتا ہے یعنی اس کی کہ وہ

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة،باب الإمامة،، ص ٣٦٥.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس، في الإمامة، الفصل الثالث، ج ١، ص ٨٥.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية، ج ٢، ص ٣٨٩.

3 ...... المرجع السابق، ص ٣٩١.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: المواضع التي تفسد... إلخ، ج ٢، ص ٤١٢، وغيره.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج ١، ص ٨٦.

www.dawateislami.net

بھی اسی حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو جس کو یہ اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا، دوسرا اس کو ادا کر لیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا، تو ایک دوسرے کی اِمامت نہیں کرسکتا اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں اِمامت درکنار۔ ہکلا جس سے حرف مکرّر ادا ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی ہو جائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر[1] کی اِمامت بھی کرسکتا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵ قاری نماز پڑھ رہا تھا، اُمّی آیا اور شریک نہ ہوا، اپنی الگ پڑھی، تو اس کی نماز نہ ہوئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ قاری کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہے تو اُمّی کو جائز ہے کہ اپنی پڑھ لے اور انتظار نہ کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷ اُمّی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور قاری مسجد کے دروازہ پر ہے یا مسجد کے پڑوس میں، تو اُمّی کی نماز ہو جائے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸ جس کا ستر کُھلا ہوا ہے وہ ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہوسکتا، ستر کُھلے ہوؤں کا امام ہوسکتا ہے اور اگر بعض مقتدی اس قسم کے ہیں بعض ویسے تو ستر چھپانے والوں کی نماز نہ ہوگی کُھلے ہوؤں کی ہو جائے گی اور جن کے پاس ستر کے لائق کپڑے نہ ہوں اُن کے لیے افضل یہ ہے کہ تنہا تنہا بیٹھ کر اشارے سے دُور دُور پڑھیں، جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے اور اگر جماعت سے پڑھیں تو امام بیچ میں ہو آگے نہ ہو۔[6] (درمختار، عالمگیری) ستر کُھلے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس کپڑا ہی نہیں کہ چُھپائے۔ ہوتے ہوئے نہ چُھپایا تو نہ اس کی ہو نہ اس کے پیچھے کسی اور کی، جیسا کہ شروط الصلاۃ میں بیان ہوا۔

مسئلہ ۵۹ جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو، اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کرسکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائے گی۔[7] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

---

1 ...... یعنی جو اس سے زیادہ ہکلاتا ہو۔ ۱۲

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب في الالثغ، ج۲، ص۳۹۵.

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۸۵.

4 ...... المرجع السابق، ص۸۶.

5 ...... المرجع السابق، ص۸۵.

6 ...... المرجع السابق، ص۸۵، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، بحث النیۃ، ج۲، ص۱۰۳، ۳۹۱.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الواجب کفایۃ... إلخ، ج۲، ص۳۹۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۰: فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوسکتی خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں، مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جُدا ہوں، مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو، دوسرا کل کی اور اگر دونوں کی ایک ہی دن کے ایک ہی وقت کی قضا ہوگئی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، یوہیں اگر امام نے عصر کی نماز غروب سے پہلے شروع کی دو رکعتیں پڑھیں کہ آفتاب غروب ہوگیا، اب دوسرا شخص جس کی اسی دن کی نماز عصر جاتی رہی پچھلی رکعتوں میں اس کی اقتدا کرسکتا ہے، البتہ اگر یہ مقتدی مسافر تھا تو اس کی اقتدا نہیں کرسکتا، مگر غروب سے پہلے نیت اقامت کرلی ہو تو کرسکتا ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: دو شخصوں نے باہم یوں نماز پڑھی کہ ہر ایک نے اِمامت کی نیت کی نماز ہوگئی اور اگر ہر ایک نے اقتدا کی نیت کی، تو دونوں کی نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: جس نے کسی نماز کی منت مانی، اس نماز کو نہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، نہ نفل والے کے، نہ اس کے پیچھے کہ منت کی نماز پڑھتا ہے، ہاں اگر ایک کی نذر ماننے کے بعد دوسرے نے یوں نذر کی کہ اس نماز کی منت مانتا ہوں، جو فلاں نے مانی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: ایک شخص نے نفل نماز پڑھنے کی قسم کھائی، منت والا منت کی نماز اس کے پیچھے بھی نہیں پڑھ سکتا اور یہ قسم کھانے والا فرض اور نفل اور نذر اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: دو شخص نفل ایک ساتھ پڑھ رہے تھے اور فاسد کردی، تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے اور تنہا تنہا پڑھ رہے تھے اور فاسد کردیں، تو اقتدا نہیں ہوسکتی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶۵: لاحق نہ مسبوق کی اقتدا کرسکتا ہے نہ لاحق کی، یوہیں مسبوق نہ لاحق کی نہ مسبوق کی، نہ ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اقتدا کرسکتا ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج١، ص٨٦.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية... إلخ، ج٢، ص٣٩١.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج١، ص٨٦.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٩٢.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٣٩٢.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية هل يسقط... إلخ، ج٢، ص٣٩٣.

6 ...... المرجع السابق، ص٣٩٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۶ جن نمازوں میں قصر ہے وقت گزر جانے کے بعد ان میں مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کرسکتا، خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع کی اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہوگیا، البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے تحریمہ باندھ لیا اور بعد تحریمہ وقت ختم ہوگیا، تو اقتدا صحیح ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۷ محل اقامت یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے اور دو پر سلام پھیر دے، تو ضرور ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر، اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا نہ بعد کو اور چلا گیا نہ اس کا حال اور طرح معلوم ہوا تو مقتدی اپنی پھر پڑھیں، ہاں اگر جنگل میں یا منزل پر دو پڑھ کر چلا گیا تو ان کی نماز ہو جائے گی، یہی سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا۔[2] (خانیہ، بحر)

مسئلہ ۶۸ جہاں بوجہ شرط مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو، تو وہ نماز سرے سے شروع ہی نہ ہوگی اور اگر بوجہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اس کے نفل ہو جائیں گے، مگر اس نفل کے توڑ دینے سے قضا واجب نہ ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶۹ جس نے وضو کیا ہے تیمّم والے کی اور پاؤں دھونے والا موزہ پر مسح کرنے والے کی اور اعضائے وضو کا دھونے والا پٹی پر مسح کرنے والے کی، اقتدا کرسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کوزہ پشت کی اقتدا کرسکتا ہے، اگرچہ اس کا کُب حد رکوع کو پہنچا ہو، جس کے پاؤں میں ایسا لنگ ہے کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا اوروں کی اِمامت کرسکتا ہے، مگر دوسرا شخص اَولیٰ ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱ نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتدا کرسکتا ہے، اگرچہ مفترض پچھلی رکعتوں میں قراءت نہ کرے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲ متنفل[7] نے مفترض[8] کی اقتدا کی پھر نماز فاسد کردی، پھر اسی نماز میں اس فوت شدہ کی قضا کی

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ٢، ص ٣٩٤.
2 ...... "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، باب المسافر، ج ٢، ص ٢٣٨.
3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ٢، ص ٣٩٧.
4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج ١، ص ٨٤.
5 ...... المرجع السابق، ص ٨٥.
6 ...... المرجع السابق.
7 ...... یعنی نفل پڑھنے والے۔
8 ...... یعنی فرض پڑھنے والے۔

www.dawateislami.net

نیت سے اقتدا کی صحیح ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳ اشارے سے پڑھنے والا اپنے مثل کی اقتدا کرسکتا ہے، مگر جب کہ امام لیٹ کر اشارہ سے پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے یا بیٹھے تو نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۷۴ جِنّ نے اِمامت کی، اقتدا صحیح ہے اگر انسانی صورت میں ظاہر ہوا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۵ امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی اِمامت صحیح نہ ہو، تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے جہاں تک بھی ممکن ہو، خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے، یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷۶ امام نے اپنا کافر ہونا بتایا تو پیشتر کے بارے میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں اُن کا اعادہ نہیں، ہاں اب وہ بے شک مرتد ہوگیا۔[5] (درمختار) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا اور اب مسلمان ہوا۔

مسئلہ ۷۷ پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمّم کیا تھا اور مقتدی نے وضو اور اثنائے نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا، امام کی نماز صحیح ہوگئی اور مقتدی کی باطل۔[6] (درمختار) جب کہ اس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی، بہت کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے۔ اورظاہر تر یہ تقیید واللہ اعلم بالصواب۔

جماعت کا بیان

حدیث ۱ بخاری و مسلم و مالک و ترمذی و نسائی ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''نماز جماعت، تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔'' [7]

حدیث ۲ مسلم و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ نے روایت کی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: ''ہم نے

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج١، ص٨٥.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٤٠٨ .

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج٢، ص٣٤٥.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٤١٠ .

5 ...... المرجع السابق، ص٤١١ .

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٤٣٤ .

7 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، الحديث: ٦٤٥، ج١، ص٢٣٢ .

www.dawateislami.net

اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا، مگر کھلا منافق یا بیمار اور بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان میں چلا کر نماز کو لاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو سُنن الہدیٰ کی تعلیم فرمائی اور جس مسجد میں اذان ہوتی ہے، اس میں نماز پڑھنا سُنن الہدیٰ سے ہے"، [1] اور ایک روایت میں یوں ہے، کہ "جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے، تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے، جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی کے لیے سُنن الہدیٰ مشروع فرمائی اور یہ سُنن الہدیٰ سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے، تو تم نے اپنے نبی کی سُنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی کی سُنت چھوڑو گے، تو گمراہ ہو جاؤ گے۔" [2] اور ابوداود کی روایت میں ہے، "کافر ہو جاؤ گے" [3] اور جو شخص اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے، ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔ [4]

حدیث ۳ نسائی و ابن خزیمہ اپنی صحیح میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "جس نے کامل وضو کیا، پھر نماز فرض کے لیے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" [5]

حدیث ۴ طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "اگر یہ نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا ہے؟، تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔" [6]

حدیث ۵ و ۶ ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "جو اللہ کے لیے چالیس دن باجماعت پڑھے اور تکبیرۂ اُولیٰ پائے، اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک نار سے، دوسری نفاق سے۔" [7]

ابن ماجہ کی روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھے کہ عشا کی تکبیرۂ اُولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔" [8]

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب المساجد، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدیٰ، الحدیث: ٦٥٤، ص٣٢٨.
2 ...... "صحیح مسلم"، کتاب المساجد، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدیٰ، الحدیث: ٢٥٧ـ(٦٥٤)، ص٣٢٨.
3 ...... "سنن ابي داود"، کتاب الصلاۃ، باب التشدید یدفي ترك الجماعۃ، الحدیث: ٥٥٠، ج١، ص٢٢٩.
4 ...... "صحیح مسلم"، کتاب المساجد، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدیٰ، الحدیث: ٢٥٧ـ(٦٥٤)، ص٣٢٨.
5 ...... "صحیح ابن خزیمہ"، کتاب الصلاۃ، باب فضل المشي إلی الجماعۃ فتوضیا... إلخ، الحدیث: ١٤٨٩، ج٢، ص٣٧٣.
6 ...... "المعجم الکبیر"، الحدیث: ٧٨٨٦، ج٨، ص٢٢٤.
7 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاۃ، باب ماجاء في فضل التکبیرۃ الأولیٰ، الحدیث: ٢٤١، ج١، ص٢٧٤.
8 ...... "سنن ابن ماجہ"، أبواب المساجد... إلخ، باب صلاۃ العشاء و الفجر في جماعۃ، الحدیث: ٧٩٨، ج١، ص٤٣٧.

www.dawateislami.net

حدیث ۷ ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور ایک روایت میں ہے، میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلّی فرمائے ہوئے دیکھا، اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ، اس نے فرمایا: تمھیں معلوم ہے ملاءِ اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟'' میں نے عرض کی، ''نہیں جانتا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی، تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا'' اور ایک روایت میں ہے، ''جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیا''، فرمایا: ''اے محمد! جانتے ہو ملاءِ اعلیٰ کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟'' میں نے عرض کی، ''ہاں، درجات و کفارات اور جماعتوں کی طرف چلنے اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے ان پر محافظت کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا، جیسے اس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا'' اس نے فرمایا: ''اے محمد!'' میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ، فرمایا: ''جب نماز پڑھو، تو یہ کہہ لو۔''

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنَ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ط. (1)

فرمایا: ''اور درجات یہ ہیں۔ سلام عام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز پڑھنا، جب لوگ سوتے ہوں۔'' (2)

حدیث ۸ و ۹ امام احمد و ترمذی نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی ہے، کہ ایک دن صبح کی نماز کو تشریف لانے میں دیر ہوئی، یہاں تک قریب تھا کہ ہم آفتاب دیکھنے لگیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے، اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی، سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا: ''سب اپنی اپنی جگہ پر رہو، میں تمہیں خبر دوں گا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں آنے سے روکا؟، میں رات میں اٹھا، وضو کیا اور جو مقدر تھا نماز پڑھی، پھر میں نماز میں اونگھا (اس کے بعد اُسی کے مثل واقعات بیان فرمائے اور اس روایت میں یہ ہے) اس کے دستِ قدرت رکھنے سے ان کی خنکی (3) میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی'' اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ''کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی،

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اچھے کام کروں اور بُری باتوں سے باز رہوں اور مساکین سے محبت رکھوں اور جب تو اپنے بندوں پر فتنہ کرنا چاہے، تو مجھے اس سے قبل اُٹھا لے۔۱۲

2 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة ص، الحديث: ۳۲۴۵،۳۲۴۶، ص۱۵۹۔۱۶۰.

3 ...... یعنی ٹھنڈک۔

www.dawateislami.net

جماعت کی طرف چلنا اور مسجدوں میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور سختیوں کے وقت کامل وضو کرنا''، اس کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔'' [1] ترمذی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی کے مثل دارمی و ترمذی نے عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۰ ابوداود و نسائی و حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو اچھی طرح وضو کرکے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے، تو اللہ تعالیٰ اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کی مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔'' [2] حاکم نے کہا یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۱۱ امام احمد و ابوداود و نسائی و حاکم اور ابن خزیمہ و ابن حبان اپنی صحیح میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آیا فلاں حاضر ہے؟'' لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا: ''فلاں حاضر ہے؟'' لوگوں نے عرض کی نہیں، فرمایا: ''یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت گراں ہیں، اگر جانتے کہ ان میں کیا (ثواب) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے تو اس کی طرف سبقت کرتے مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تنہا کے زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں، اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔'' [3] یحییٰ بن معین اور ذہلی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۲ صحیح مسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی، گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی، گویا پوری رات قیام کیا۔'' [4] اسی کے مثل ابوداود و ترمذی و ابن خزیمہ نے روایت کی۔

حدیث ۱۳ بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''منافقین پر سب سے

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث معاذ بن جبل، الحديث: ٢٢١٧٠، ج٨، ص٢٥٨.
و "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، الحديث: ٧٤٨، ج١، ص٢٣٥.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب فيمن خرج يريد الصلاة... إلخ، الحديث: ٥٦٤، ج١، ص٢٣٤.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب في فضل صلاة الجماعة، الحديث: ٥٥٤، ج١، ص٢٣٠.
و "الترغيب و الترهيب"، كتاب الصلاة، الترغيب في كثرة الجماعة، الحديث: ١، ج١، ص١٦١.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة العشاء... إلخ، الحديث: ٦٥٦، ص٣٢٩.

www.dawateislami.net

زیادہ گراں نماز عشا و فجر ہے اور جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن پر آگ سے جلا دوں۔'' (1) امام احمد نے انہیں سے روایت کی، کہ فرماتے ہیں: ''اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے، تو نماز عشا قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے، آگ سے جلا دیں۔'' (2)

حدیث ۱۴ امام مالک نے ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ ''امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو نہیں دیکھا، بازار تشریف لے گئے، راستہ میں سلیمان کا گھر تھا ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کہ صبح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا، انہوں نے کہا! رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آ گئی، فرمایا: کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں، یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔'' (3)

حدیث ۱۵ ابوداود و ابن ماجہ و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جس نے اذان سُنی اور آنے سے کوئی عذر مانع نہیں، اس کی وہ نماز مقبول نہیں''، لوگوں نے عرض کی، عذر کیا ہے؟ فرمایا: ''خوف یا مرض۔'' (4) اور ایک روایت ابن حبان و حاکم کی انہیں سے ہے، ''جو اذان سُنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو، اس کی نماز ہی نہیں۔'' (5) حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۶ احمد و ابوداود و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''کسی گاؤں یا بادیہ میں تین شخص ہوں اور نماز نہ قائم کی گئی مگر ان پر شیطان مسلّط ہو گیا تو جماعت کو لازم جانو، کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے، جو ریوڑ سے دور ہو۔'' (6)

حدیث ۱۷ تا ۲۰ ابوداود و نسائی نے روایت کی، کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں، تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پڑھ لوں؟ فرمایا:

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة الجماعة... إلخ، الحديث: ٢٥٢-(٦٥١)، ص٣٢٧.

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ٨٨٠٤، ج٣، ص٢٩٦.

3 ...... "الموطا" للإمام مالك، كتاب صلاة الجماعة باب ماجاء في العتمة والصبح، الحديث: ٣٠٠، ج١، ص١٣٤.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة، الحديث: ٥٥١، ج١، ص٢٢٩.

5 ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الصلاة، باب فرض الجماعة... إلخ، الحديث: ٢٠٦١، ج٣، ص٢٥٣.

6 ...... "سنن النسائي"، كتاب الإمامة، التشديد في ترك الجماعة، الحديث: ٨٤٤، ص١٤٧.

www.dawateislami.net

''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سُنتے ہو''،عرض کی،ہاں،فرمایا:''تو حاضر ہو۔''[1] اسی کے مثل مسلم نے ابوہریرہ سے اورطبرانی نے کبیر میں ابوامامہ سے اوراحمد وابویعلی اورطبرانی نے اوسط میں اورابن حبان نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

حدیث ۲۱ ابوداود وترمذی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے،فرمایا:''ہے کوئی کہ اس پرصدقہ کرے(یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے)ایک صاحب(یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔''[2]

حدیث ۲۲ ابن ماجہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: دواوردوسے زیادہ جماعت ہے۔[3]

حدیث ۲۳ بُخاری ومسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،حضور(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)فرماتے ہیں:''اگر لوگ جانتے کہ اذان اورصفِ اوّل میں کیا ہے؟ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے،تواس پر قرعہ اندازی کرتے۔''[4]

حدیث ۲۴ امام احمد وطبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)فرماتے ہیں: کہ اللہ(عزوجل) اوراس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں''،لوگوں نے عرض کی اوردوسری صف پر،فرمایا:''اللہ(عزوجل)اوراس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں''،لوگوں نے عرض کی اوردوسری پر،فرمایا:''اوردوسری پر اورفرمایا صفوں کو برابر کرواورمونڈھوں کو مقابل کرواوراپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہوجاؤ اورکشادگیوں کو بند کروکہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمھارے درمیان داخل ہوجاتا ہے۔''[5]

حدیث ۲۵ بُخاری کے علاوہ دیگر صحاحِ ستّہ میں مروی،نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لیے،پھرایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اورقریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا،فرمایا:''اے اللہ(عزوجل)کے بندو!صفیں برابر

---

1 ...... "سنن النسائي"، كتاب الإمامة، باب المحافظة على الصلوات، الحديث: ٨٤٨، ص١٤٨.
نابینا کہ اٹکل نہ رکھتا ہو نہ کوئی لے جانے والا ہو خصوصاً درندوں کا خوف ہو تو اُسے ضرور رخصت ہے مگر حضور(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)نے انھیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اورلوگ سبق لیں جو بلاعذر گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔۱۲منہ

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الجماعة... إلخ، الحديث: ٢٢٠، ج١، ص٢٥٩.
و "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب في الجمع في المسجد مرتين، الحديث: ٥٧٤، ج١، ص٢٣٧.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب الاثنان جماعة، الحديث: ٩٧٢، ج١، ص٥١٧.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب الاستهام في الأذان، الحديث: ٦١٥، ج١، ص٢٢٤.

5 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي امامة الباهلي، الحديث: ٢٢٣٢٦، ج٨، ص٢٩٥.

www.dawateislami.net

کر دیا تمھارے اندر اللہ تعالیٰ اختلاف ڈال دے گا۔'' (1) بخاری نے بھی اس حدیث کے جزاخیر کو روایت کیا۔

حدیث ۲۶ بخاری و مسلم و ابن ماجہ وغیرہم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ''صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا، تمام نماز سے ہے۔'' (2)

حدیث ۲۷ امام احمد و ابوداود و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو صف کو ملائے گا، اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے قطع کر دے گا۔'' (3) حاکم نے کہا بر شرط مسلم یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۲۸ مسلم و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے ہو جیسے ملائکہ اپنے ربّ کے حضور باندھتے ہیں''، عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کس طرح ملائکہ اپنے ربّ کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: ''اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مِل کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' (4)

حدیث ۲۹ امام احمد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں۔'' (5) حاکم نے کہا، یہ حدیث بشرط مُسلم صحیح ہے۔

حدیث ۳۰ ابن ماجہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جو کشادگی کو بند کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔'' (6) اور طبرانی کی روایت میں اتنا اور بھی ہے کہ ''اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک گھر بنائے گا۔'' (7)

حدیث ۳۱ سنن ابو داود و نسائی و صحیح ابن خزیمہ میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ١٢٨ـ(٤٣٦)، ص ٢٣١.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ٤٣٣، ص ٢٣٠.

3 ...... "سنن النسائي"، كتاب الإمامة، باب من وصل صفاً، الحديث: ٨١٦، ص١٤٣.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الأمر، بالسكون في الصلاة... إلخ، الحديث: ٤٣٠، ص٢٢٩.

5 ...... "المستدرك" للحاكم، كتاب الإمامة... إلخ، باب من وصل صفاً وصله الله، الحديث: ٨٠٦، ج١، ص ٤٧٠.

6 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلاة... إلخ، باب اقامة الصفوف، الحديث: ٩٩٥، ج١، ص٥٢٧.

7 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الميم، الحديث: ٥٧٩٧، ج٤، ص٢٢٥.

www.dawateislami.net

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے یا سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ''مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمھارے دل مختلف ہو جائیں گے۔'' (1)

حدیث ۳۲ تا ۳۴ طبرانی ابن عمر سے اور ابوداود براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں، جو اس لیے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کرے۔'' (2) اور بزار باسناد حسن ابوجحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ''جو صف کی کشادگی بند کرے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔'' (3)

حدیث ۳۵ ابوداود و ابن ماجہ باسناد حسن ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے صف کے دہنے والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔'' (4)

حدیث ۳۶ طبرانی کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لیے آباد کرے کہ اُدھر لوگ کم ہیں، اسے دُونا ثواب ہے۔'' (5)

حدیث ۳۷ مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کم تر پچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر پچھلی ہے اور کم تر پہلی۔'' (6)

حدیث ۳۸ و ۳۹ ابوداود و ابن خزیمہ و ابن حبان ام المؤمنین صدیقہ سے اور مسلم و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''ہمیشہ صف اوّل سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالٰی انہیں اپنی رحمت سے مؤخر کرکے، نار میں ڈال دے گا۔'' (7)

حدیث ۴۰ ابوداود انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ''صف مقدم کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے بعد ہو، اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی میں ہو۔'' (8)

---

1 ...... "صحيح ابن خزيمة"، باب ذكر صلوات الرب وملائكته... إلخ، الحديث: ١٥٥٦، ج٣، ص٢٦.

2 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الميم، الحديث: ٥٢٤٠، ج٤، ص٦٩.

3 ...... "مسند البزار"، مسند أبي جحيفة، الحديث: ٤٢٣٢، ج١٠، ص١٥٩.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف... إلخ، الحديث: ٦٧٦، ج١، ص٢٦٨.

5 ...... "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ١١٤٥٩، ج١١، ص١٥٢.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ٤٤٠، ص٢٣٢.

7 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب صف النساء، الحديث: ٦٧٩، ج١، ص٢٦٩.

8 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، الحديث: ٦٧١، ج١، ص٢٦٧.

www.dawateislami.net

حدیث ۴۱ ابوداود عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''عورت کا دالان میں نماز پڑھنا، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔'' (1)

حدیث ۴۲ ترمذی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے، تو ایسی اور ایسی ہے، یعنی زانیہ ہے۔'' (2) ابوداود و نسائی میں بھی اسی کے مثل ہے۔

حدیث ۴۳ صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تم میں سے عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو۔'' (3)

(جماعت کے مسائل)

احکام فقہیہ: عاقل، بالغ، حر، قادر پر جماعت واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسق مردود الشہادۃ اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (4) (درمختار، ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ ۱: جُمُعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سُنت کفایہ کہ محلّہ کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے بُرا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہوگئی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے، نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ تداعی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے اور چاند گہن میں تداعی کے ساتھ مکروہ۔ (5) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب التشديد في ذالك، الحديث: ٥٧٠، ج١، ص٢٣٥.

2 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء في كراهية خروج المرأة معطرة، الحديث: ٢٧٩٥، ج٤، ص٣٦١.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ١٢٣ ـ (٤٣٢)، ص٢٣٠.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج٢، ص٣٤٠.
و "غنية المتملي"، فصل في الإمامة و فيها مباحث، ص٥٠٨.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في شروط الإمامة الكبرى، ج٢، ص٣٤١.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن عشر في الصلاة الكسوف، ج١، ص١٥٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو، وضو میں تین تین بار اعضا دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اعضا دھونا تکبیرۂ اُولی پانے سے بہتر یعنی اگر وضو میں تین تین بار اعضا دھوتا ہے تو رکعت جاتی رہے گی، تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی، مگر تکبیرۂ اُولی نہ ملے گی تو تین بار دھوئے۔[1] (صغیری)

مسئلہ ۳ مسجدِ محلّہ میں جس کے لیے امام مقرر ہو، امام محلّہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیأت اُولی پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعتِ ثانیہ ہوئی، تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعتِ ثانیہ نہ ہوگی۔ ہیأت بدلنے کے لیے امام کا محراب سے دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے، شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں، اس میں اگرچہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعتِ ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں، بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرے، یوہیں اسٹیشن وسرائے کی مسجدیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴ جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کرکے پڑھے، ہاں مستحب ہے، البتہ جس کی مسجد حرم شریف کی جماعت فوت ہوئی، اس پر مستحب بھی نہیں کہ دوسری جگہ تلاش کرے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵ (۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مُشقّت ہو۔

(۲) اپاہج۔

(۳) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔

(۴) جس پر فالج گرا ہو۔

(۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے۔

(۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔

(۷) سخت بارش اور

---

1 ...... "صغیری"، فصل في مسائل شتی، ص۳۰٦.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مطلب في تکرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۳٤۲۔۳٤٤، وغیرهما.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ج۲، ص۳٤۷۔۳٤۹.

www.dawateislami.net

(۸) شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔

(۹) سخت سردی۔

(۱۰) سخت تاریکی۔

(۱۱) آندھی۔

(۱۲) مال یا کھانے کے تلف[1] ہونے کا اندیشہ۔

(۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔

(۱۴) ظالم کا خوف۔

(۱۵) پاخانہ۔

(۱۶) پیشاب۔

(۱۷) ریاح کی حاجت شدید ہے۔

(۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو۔

(۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔

(۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لیے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترک جماعت کے لیے عذر ہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶ عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جُمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہوں یا بڑھیاں، یوہیں وعظ کی مجالس میں بھی جانا ناجائز ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۷ جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں، اس میں مرد کو ان کی اِمامت ناجائز ہے، ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بی بی یا وہاں کوئی مرد بھی ہو، تو ناجائز نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۸ اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کی برابر دہنی جانب کھڑا ہو، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو

---

1 ...... یعنی ضائع۔

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ٢، ص ٣٤٧ ـ ٣٤٩.

3 ...... المرجع السابق، ص ٣٦٧.

4 ...... المرجع السابق، ص ٣٦٨.

www.dawateislami.net

مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے، دو سے زائد کا امام کی برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی۔ [1] (درمختار)

مسئلہ ۹ دو مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں، اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو، زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے، دو مقتدی ہوں ایک مرد ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو اور عورت پیچھے، دو مرد ہوں ایک عورت تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت ان کے پیچھے۔ [2] (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۱۰ ایک شخص امام کی برابر کھڑا ہو اور پیچھے صف ہے، تو مکروہ ہے۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ امام کی برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گٹا اُس کے گِٹے سے آگے نہ ہو، سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں، تو اگر امام کی برابر کھڑا ہوا اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے لہٰذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے، مگر پاؤں کا گِٹا گِٹے سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ اُنگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں، جب کہ گِٹا آگے نہ ہو۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ اشارے سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی محاذات معتبر نہیں، بلکہ شرط یہ ہے کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو اگرچہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو، خواہ امام رکوع و سجود سے پڑھتا ہو یا اشارے سے، بیٹھ کر یا لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائے گی، بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہوا اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے، تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے، تو نماز صحیح نہ ہونا چاہیے۔ [6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ ایک شخص امام کی برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کی برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خود یا آنے والے نے اس کو کھینچا، خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں، جو

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۳۷۰.

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۸.

و "البحرالرائق"، کتاب الصلوۃ، باب الإمامۃ، ج ۱، ص ۶۱۸.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۳۷۰.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: إذا صلی الشافعي... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۸.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: إذا صلی الشافعي... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۹.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: إذا صلی الشافعي... إلخ، ج ۲، ص ۳۷۰.

www.dawateislami.net

ہو سکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے، مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا، اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی مانوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لیے ہو، کچھ حرج نہیں۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: مرد اور بچے اور خنثیٰ[2] اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثیٰ کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: صفیں مل کر کھڑی ہوں کہ بیچ میں کشادگی نہ رہ جائے اور سب کے مونڈھے برابر ہوں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: امام کو چاہیے کہ وسط میں کھڑا ہو، اگر دہنی یا بائیں جانب کھڑا ہوا، تو خلافِ سنت کیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے، دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہذا القیاس۔[6] (عالمگیری) مقتدی کے لیے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں، تو دہنی طرف افضل ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: صف مقدم کا افضل ہونا، غیر جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو، اس کے لیے حدیث میں فرمایا: کہ ''جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کردے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔''[10] (عالمگیری) اور یہ

---

1 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: ھل الاساءۃ... إلخ، ج۲، ص۳۷۰، وغیرہ.

2 ...... ہیجڑا۔

3 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۷۷.

4 ...... المرجع السابق، ص۳۷۱.

5 ...... ''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۹.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۷۲۔۳۸٤.

9 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: ھل اساءۃ دون الکراھۃ او افحش منھا؟، ج۲، ص۳۷۱.

10 ...... ''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۹.

و ''مجمع الزوائد''، کتاب الصلاۃ، باب صلۃ الصفوف سدّ الفرج، الحدیث: ۲۵۰۳، ج۲، ص۲۵۱.

www.dawateislami.net

وہاں ہے، جہاں فتنہ وفساد کا احتمال نہ ہو۔

مسئلہ ۲۲ صحن مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالا خانہ پر اقتدا کرنا مکروہ ہے، یوہیں صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کے لیے چند شرطیں ہیں:

(۱) عورت مشتہاۃ ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے، اگرچہ نابالغہ ہو اور مشتہات میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی، جب کہ اُس کا جُثہ اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں، تو نماز فاسد نہ ہوگی اگرچہ نماز پڑھنا جانتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلہ میں مشتہاۃ ہے وہ عورت اگر اس کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، (۲) کوئی چیز اُنگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے، نہ عورت اتنی بلندی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اس کے کسی عضو سے محاذی نہ ہو، (۳) رکوع سجود والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو، اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی، (۴) وہ نماز دونوں میں تحریمۃً مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی، اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہوگی، مکروہ ہوگی، (۵) ادا میں مشترک ہو کہ اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہیں، حقیقۃً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے، نہ حقیقۃً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے، (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے، جیسے تاریک شب میں کہ پتہ نہ چلتا ہو ایک طرف امام کا مونھ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظّمہ میں پڑھی اور جہت بدلی ہو تو نماز ہو جائے گی، (۷) عورت عاقلہ ہو، مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی، (۸) امام نے اِمامت زناں[2] کی نیّت کر لی ہو، اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر امامت زناں کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہوگی مرد کی نہیں، (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے، (۱۰) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں، (۱۱) مرد عاقل بالغ ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہا)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ٢، ص ٣٧٤.

2 ...... یعنی عورتوں کی امامت۔

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الخامس، ج ١، ص ٨٩.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب في الکلام علی الصف الأوّل، ج ٢، ص ٣٧٨ ـ ٣٨٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۴: مرد کے شروع کرنے کے بعد عورت آکر برابر کھڑی ہوگئی اور اس نے اِمامت عورت کی نیت بھی کر لی ہے، مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی مرد کی نہیں، یوہیں اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا اور نہ ہٹی تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: خنثیٰ مشکل کی محاذات مفسد نماز نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: امرد خوبصورت مشتہی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۷: مقتدی کی چار قسمیں ہیں:

(۱) مدرک۔

(۲) لاحق۔

(۳) مسبوق۔

(۴) لاحق مسبوق۔

مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اوّل رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ پڑھی، اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔

لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں، خواہ عذر سے فوت ہوں، جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجود کرنے نہ پایا، یا نماز میں اسے حدث ہوگیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی یا نماز خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی، خواہ بلا عذر فوت ہوں، جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت، اس کی پہلی رکعت ہوگی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔

مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔

لاحق مسبوق وہ ہے جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نہ ملیں، پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہوگیا۔[4]

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأوّل، ج۲، ص۳۸۶.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج۱، ص۹۰.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۸۶.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في احكام المسبوق... إلخ، ج۲، ص۴۱۴.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۸ لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا، تو اس میں نہ قراءت کرے گا، نہ سہو سے سجدۂ سہو کرے گا اور اگر مسافر تھا تو نماز میں نیتِ اقامت سے اس کا فرض متغیر نہ ہوگا کہ دو سے چار ہو جائے اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا، یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے، پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے، مثلاً اس کو حدث ہوا اور وضو کرکے آیا، تو امام کو قعدۂ اخیرہ میں پایا تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہوگا، بلکہ جہاں سے باقی ہے، وہاں سے پڑھنا شروع کرے، اس کے بعد اگر امام کو پالے تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہولیا، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی، تو ہوگئی، مگر گنہگار رہوا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ تیسری رکعت میں سو گیا اور چوتھی میں جاگا، تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلاقراءت پڑھے، پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہولے، ورنہ اُسے بھی بلاقراءت تنہا پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی، پھر بعد میں تیسری پڑھی، تو ہوگئی اور گنہگار رہوا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کے ساتھ ہولے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قراءت کرے گا اور اس میں سہو ہو تو سجدۂ سہو کرے گا اور نیت اقامت سے فرض متغیر ہوگا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱ مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے ثنا نہ پڑھی تھی، اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قراءت کررہا تھا یا امام رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا، یا امام قعدہ میں تھا، غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قراءت سے پہلے تعوذ پڑھے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۲ مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی، تو نماز فاسد ہوگئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا، تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے، پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے۔[6] (عالمگیری) رکوع و سجود میں پائے، جب بھی یوہیں کرے، اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج٢، ص٤١٦.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة،باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج٢، ص٤١٦.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة،باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج٢، ص٤١٦.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ص٤١٧.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج١، ص٩١.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٤١٧.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج١، ص٩١.

www.dawateislami.net

اور حدرکوع تک پہنچ گیا، تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۴ مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی تو حق قراءت میں یہ رکعت اوّل قرار دی جائے گی اور حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک اسے ملی تو حق تشہد میں یہ جواب پڑھتا ہے، دوسری ہے، لہٰذا ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اگر واجب یعنی فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عمداً ہے اعادہ واجب ہے اور سہواً ہو تو سجدۂ سہو، پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے، پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے، دو ملی ہیں دو جاتی رہیں تو ان دونوں میں قراءت کرے، ایک میں بھی فرض قراءت ترک کیا، نماز نہ ہوئی۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵ چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے۔

(۱) اس کی اقتدا نہیں کی جا سکتی، مگر امام اسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا، اس کے لیے دوسرے کو خلیفہ بنائے گا۔

(۲) بالاجماع تکبیرات تشریق کہے گا۔

(۳) اگر نئے سرے سے نماز پڑھنے اور اس نماز کے قطع کرنے کی نیت سے تکبیر کہی، تو نماز قطع ہو جائے گی، بخلاف منفرد کے کہ اس کی نماز قطع نہ ہوگی۔

(۴) اپنی فوت شدہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہوگیا اور امام کو سجدۂ سہو کرنا ہے، اگرچہ اس کی اقتدا کے پہلے ترک واجب ہوا ہو تو اُسے حکم ہے کہ لوٹ آئے، اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور نہ لوٹا تو آخر میں یہ دو سجدۂ سہو کرے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۶ مسبوق کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے، بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدۂ سہو نہیں کرنا ہے، مگر جب کہ وقت میں تنگی ہو۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۷ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہوگیا تو اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہوگیا تو جو کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا اس کا شمار نہیں، مثلاً امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پہلے یہ قراءت سے فارغ ہوگیا تو یہ قراءت کافی نہیں اور نماز نہ ہوئی اور بعد میں بھی بقدر ضرورت پڑھ لیا تو ہو جائے گی اور اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہوگیا تو

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ج۲، ص۴۱۸، وغیرہ.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق، ص۴۱۹.

www.dawateislami.net

جو ارکان ادا کر چکا ان کا اعتبار ہوگا، مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے، پھر اگر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کرلی اور سلام میں امام کا شریک ہوگیا تو بھی صحیح ہوجائے گی اور قعدہ اور تشہد میں متابعت کرے گا تو فاسد ہوجائے گی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۸: امام کے سلام سے پہلے مسبوق کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہوگیا، مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث ہو، یا فجر و جُمُعہ وعیدین کے وقت ختم ہوجانے کا اندیشہ ہے یا وہ مسبوق معذور ہے اور وقت نماز ختم ہونے کا گمان ہے یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہوجائے گی، تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۹: اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا، تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے، اگر نہ لوٹا تو اس کی نماز ہی نہ ہوئی اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کر کے مسبوق نے سجدہ بھی کرلیا ہے تو مطلقاً نماز نہ ہوگی، اگرچہ امام کی متابعت کرے اگر امام کو سجدۂ سہو یا تلاوت کرنا ہے اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کرلیا تو اگر متابعت کرے گا، فاسد ہوجائے گی ورنہ نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۰: مسبوق نے امام کے ساتھ قصداً سلام پھیرا، یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے، نماز فاسد ہوگئی اور بھول کر سلام پھیرا، تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر گمان کر کے کہ نماز فاسد ہوگئی، نئے سرے سے پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا، تو اب فاسد ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: امام قعدۂ اخیرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کے لیے اُٹھا، اگر مسبوق امام کی قصداً متابعت کرے، نماز جاتی رہے گی اور اگر امام نے قعدۂ اخیرہ نہ کیا تھا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کرلے گا، فاسد نہ ہوگی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: امام نے سجدۂ سہو کیا مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے، پھر معلوم ہوا کہ امام پر سجدۂ سہو نہ تھا، مسبوق کی نماز فاسد ہوگئی۔[7] (درمختار)

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۴۲۰.
2 ...... المرجع السابق.
3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فیما لو أتی بالرکوع... إلخ، ج ۲ ص ۴۲۱.
4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فیما لو أتی بالرکوع... إلخ، ج ۲، ص ۴۲۲.
5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۱.
6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۴۲۲.
7 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۴ دو مسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا کی، پھر جب اپنی پڑھنے لگے تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں، دوسرے کو دیکھ دیکھ کر جتنی اس نے پڑھی، اس نے بھی پڑھی، اگر اس کی اقتدا کی نیت نہ کی ہوگئی۔ [1] (درمختار)

مسئلہ ۴۵ لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے، ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے، وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے، مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سوتا رہ گیا، تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتا رہا بغیر قراءت ادا کرے، صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے، اس میں متابعت کرے، پھر وہ فوت شدہ مع قراءت پڑھے۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۴۶ دو رکعتوں میں سوتا رہا اور ایک میں شک ہے کہ امام کے ساتھ پڑھی ہے یا نہیں، تو اس کو آخر نماز میں پڑھے۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ قعدۂ اُولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہوگیا اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے، وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہوگئے، تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے، اگرچہ رکعت فوت ہو جائے۔ [4] (عالمگیری) رکوع یا سجدہ سے امام کے پہلے مقتدی نے سر اوٹھا لیا، تو اسے لوٹنا واجب ہے اور یہ دو رکوع، دو سجدے نہیں ہوں گے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸ امام نے طویل سجدہ کیا، مقتدی نے سر اوٹھایا اور یہ خیال کیا کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے اس نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا، تو اگر سجدۂ اُولیٰ کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی یا ثانیہ اور متابعت کی نیت کی تو اُولیٰ ہوا اور اگر صرف ثانیہ کی نیت کی تو ثانیہ ہوا پھر اگر وہ اسی سجدے میں تھا کہ امام نے بھی سجدہ کیا اور مشارکت ہوگئی تو جائز ہے اور امام کے دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اوٹھا لیا تو جائز نہ ہوا اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے، اگر اعادہ نہ کرے گا نماز فاسد ہو جائے گی۔ [6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۴۱۹.

2 ...... المرجع السابق، ص۴۱۶.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج۱، ص۹۳.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السادس، ج۲، ص۹۰.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۹ مقتدی نے سجدہ میں طُول کیا یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اُٹھا کر دوسرے میں گیا، اب مقتدی نے سر اوٹھایا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدے میں ہے اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ ہوگا، اگرچہ صرف پہلے ہی سجدہ کی نیت کی ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰ پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔

(۱) تکبیرات عیدین۔

(۲) قعدۂ اُولیٰ۔

(۳) سجدۂ تلاوت۔

(۴) سجدۂ سہو۔

(۵) قنوت جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔[2] (عالمگیری، صغیری) مگر قعدۂ اُولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں متابعت امام کی نہ کرے بلکہ اسے بتائے، تاکہ وہ واپس آئے، اگر واپس آ گیا فبہا اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی، بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ ۵۱ چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں۔

(۱) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا۔

(۲) تکبیرات عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی۔

(۳) جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔

(۴) پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہو گیا، پھر اس صورت میں اگر قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے، اگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے، اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر لے۔ اور اگر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی، اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔[3] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السادس، ج ٢، ص ٩٠.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۲ نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے، بلکہ بجالائے۔

(۱) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اُٹھانا۔

(۲) ثنا پڑھنا، جبکہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو۔

(۳) رکوع۔

(۴) سجود کی تکبیرات و

(۵) تسبیحات۔

(۶) تسمیع۔

(۷) تشہد پڑھنا۔

(۸) سلام پھیرنا۔

(۹) تکبیرات تشریق۔[1] (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۵۳ مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجود کرلیا، تو ایک رکعت بعد کو بغیر قراءت پڑھے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴ امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہوگیا، مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵ امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہوا، مقتدی کہتے ہیں تین پڑھیں امام کہتا ہے چار پڑھیں تو اگر امام کو یقین ہو، اعادہ نہ کرے، ورنہ کرے اور اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہوا تو امام جس طرف ہے اس کا قول لیا جائے گا۔ ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے تو امام و قوم اعادہ کریں اور اس یقین کرنے والے پر اعادہ نہیں، ایک شخص کو کمی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے تو اگر وقت باقی ہے اعادہ کریں، ورنہ ان کے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں تو بہر حال اعادہ ہے۔[4] (عالمگیری)

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السادس، ج٢، ص٩٠.

2 ...... المرجع السابق.   3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج١، ص٩٣.

www.dawateislami.net

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

ابوداود اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے، تو ناک پکڑ لے اور چلا جائے۔'' (1)

ابن ماجہ و دار قطنی کی روایت انھیں سے ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ''جس کو قے آئے یا نکسیر ٹوٹے یا مذی نکلے، تو چلا جائے اور وضو کرکے اسی پر بنا کرے، بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو۔'' (2)

اور بہت سے صحابۂ کرام مثلاً صدیق اکبر و فاروقِ اعظم و مولیٰ علی و عبداللہ بن عمر و سلمان فارسی اور تابعین عظام مثلاً علقمہ و طاؤس و سالم بن عبداللہ و سعید بن جبیر و شعبی و ابراہیم نخعی و عطا و مکحول و سعید بن المسیب رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کا یہی قول ہے۔

احکام فقہیہ: نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے، تو وضو کرکے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے، اس کو بنا کہتے ہیں، مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں، اس حکم میں عورت مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (3) (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱: جس رکن میں حدث واقع ہو، اُس کا اعادہ کرے۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: بنا کے لیے تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں، اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم (5) ہو، بنا جائز نہیں۔

(۱) حدث مُوجبِ وُضو ہو۔

(۲) اُس کا وجود نادر نہ ہو۔

(۳) وہ حدث سماوی ہو یعنی نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اس کا سبب۔

(۴) وہ حدث اس کے بدن سے ہو۔

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب استئذان المحدث للإمام، الحديث: ١١١٤، ج١، ص٤١٢.

2 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء في البناء على الصلاة، الحديث: ١٢٢١، ج٢، ص٦٩.

3 ...... "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ج١، ص ٦٤٢ ـ ٦٥٣.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج١، ص٩٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج١، ص٩٣.

5 ...... یعنی نہ پائی گئی۔

www.dawateislami.net

(۵) اس حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو۔

(۶) نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا ہو۔

(۷) نہ چلتے میں رکن ادا کیا ہو۔

(۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت نہ تھی، نہ کیا ہو۔

(۹) کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی، تو بغیر ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو۔

(۱۰) اس حدث سماوی کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو۔

(۱۱) حدث کے بعد صاحبِ ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو۔

(۱۲) مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے، دوسری جگہ ادا نہ کی ہو۔

(۱۳) امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو، جو لائق امامت نہیں۔[1] (درمختار، عالمگیری)

ان شرائط کی تفریعات

مسئلہ ۳ نماز میں موجب غسل پایا گیا، مثلاً تفکر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی، سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴ اگر وہ حدث نادر الوجود ہو، جیسے قہقہہ و بے ہوشی وجنون، تو بنا نہیں کر سکتا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ اگر وہ حدث سماوی نہ ہو، خواہ اس مُصلّی کی طرف سے ہو کہ قصداً اس نے اپنا وضو توڑ دیا (مثلاً بھر مونھ قے کردی یا نکسیر توڑ دی یا پھڑیا دبا دی کہ اس سے مواد بہایا گھٹنے میں پھُڑیا تھی اور سجدہ میں گھٹنوں پر زور دیا کہ بہی) خواہ دوسرے کی طرف سے ہو، مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہ گیا یا کسی نے اس کی پھڑیا دبا دی اور خون بہ گیا یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا، وہ پتھر خود بخود گرا یا کسی کے چلنے سے، تو ان سب صورتوں میں سرے سے پڑھے، بنا نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ زخمی ہو گیا اور خون بہا یا پاؤں میں کانٹا چُبھا یا سجدہ میں پیشانی میں چُبھا اور خون بہا یا بھڑ نے کاٹا اور خون بہا، تو بنا نہیں ہو سکتی۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج۲، ص۴۲۲.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج۱، ص۹۳، وغيره.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج۱، ص۹۳، ۹٤.

4 ...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج۲، ص٤٢٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶ بلا اختیار بھر مونھ قے ہوئی تو بنا کرسکتا ہے اور قصداً کی تو بنا نہیں کرسکتا، نماز میں سو گیا اور حدث واقع ہوا اور دیر کے بعد بیدار ہوا تو بنا کرسکتا ہے اور بیداری میں توقف کیا، نماز فاسد ہوگئی، چھینک یا کھانسی سے ہوا خارج ہوگئی یا قطرہ آگیا، تو بنا نہیں کرسکتا۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷ کسی نے اس کے بدن پر نجاست ڈال دی یا کسی طرح اس کا بدن یا کپڑا ایک درم سے زیادہ نجس ہوگیا، تو اُسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کرسکتا اور اگر اُسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بنا کرسکتا ہے اور اگر خارج وحدث دونوں سے ہے، تو بنا نہیں ہوسکتی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ کپڑا ناپاک ہوگیا، دوسرا پاک کپڑا موجود ہے کہ فوراً بدل سکتا ہے، تو اگر فوراً بدل لیا ہوگئی اور دوسرا کپڑا نہیں کہ بدلے یا اسی حالت میں ایک رکن ادا کیا یا وقفہ کیا، نماز فاسد ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اور بہ نیت ادائے رکن سر اُٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور سجدہ سے اللہ اکبر کہتے ہوئے اُٹھا، یا وضو کے لیے جانے یا واپسی میں قراءت کی، نماز فاسد ہوگئی بنا نہیں کرسکتا، سُبْحَانَ اللّٰهِ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا، تو بنا میں حرج نہیں۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ حدث سماوی کے بعد قصداً حدث کیا، تو اب بنا نہیں ہوسکتی۔[5] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ حدث ہوا اور بقدر وضو پانی موجود ہے، اسے چھوڑ کر دور جگہ گیا بنا نہیں کرسکتا یو ہیں بعد حدث کلام کیا یا کھایا یا پیا، تو بنا نہیں ہوسکتی۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ وضو کے لیے کوئیں سے پانی بھرنا پڑا تو بنا ہوسکتی ہے اور بغیر ضرورت ہو تو نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ وضو کرنے میں ستر کھل گیا یا بضرورت ستر کھولا، مثلاً عورت نے وضو کے لیے کلائی کھولی تو نماز فاسد نہ ہوگی اور بلا ضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہوگئی، مثلاً عورت نے وضو کے لیے ایک ساتھ دونوں کلائیاں کھول دیں، تو نماز گئی۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج ١، ص ٩٣ ـ ٩٤، وغيره.

2 ...... المرجع السابق، ص ٩٥.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، ص ٩٤.

5 ...... المرجع السابق، ص ٩٣. و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ٢، ص ٤٢٣.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج ١، ص ٩٤.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ کوآں نزدیک ہے، مگر پانی بھرنا پڑے گا اور رکھا ہوا پانی دُور ہے، تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے پڑھے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ نماز میں حدث ہوا اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب ہے اور گھر میں پانی موجود ہے، مگر حوض پر وضو کے لیے گیا اور اگر حوض ومکان میں دوصف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی اور زیادہ فاصلہ ہو تو فاسد ہوگئی اور اگر گھر میں پانی ہونا یاد نہ رہا اور اس کی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے، تو بنا کرسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ حدث کے بعد وضو کے لیے گھر گیا، دروازہ بند پایا اسے کھولا اور وضو کیا، اگر چور کا خوف ہو تو واپسی میں بند کردے، ورنہ کھلا چھوڑ دے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ وضو کرنے میں سُنن ومستحبات کے ساتھ وضو کرے، البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار بار دھویا تو سرے سے پڑھے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں وضو کرے، بلا عذر اسے چھوڑ کر دوسری جگہ دوصف سے زائد ہٹا نماز فاسد ہوگئی اور وہاں بھیڑ تھی، تو فاسد نہ ہوئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہوا جا کر مسح کر آئے اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے پڑھے۔ اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا اور جا کر اٹھالیا تو سرے سے پڑھے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ مسجد میں پانی ہے، اس سے وضو کر کے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھا لایا تو بنا کرسکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا، تو نہیں۔ یوہیں برتن سے لوٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو بنا کرسکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا، تو نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ موزہ پر مسح کیا تھا، نماز میں حدث ہوا، وضو کے لیے گیا، اثنائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہوگئی یا تیمّم

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج ١، ص ٩٤.

2 ...... المرجع السابق، ص ٩٤ـ٩٥.

3 ...... المرجع السابق، ص ٩٥.

4 ...... المرجع السابق، ص ٩٤.

5 ...... المرجع السابق، ص ٩٥.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

سے نماز پڑھ رہا تھا اور حدث ہوا اور پانی پایا یا پٹی پر مسح کیا تھا، حدث کے بعد زخم اچھا ہو کر پٹی کھل گئی، تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کرسکتا۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: بے وضو ہو جانے کا گمان کر کے مسجد سے نکل گیا، اب معلوم ہوا کہ وضو نہ گیا تھا تو سرے سے پڑھے اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا تو ماقی[2] پڑھ لے۔[3] (ہدایہ) عورت کو ایسا گمان ہوا، تو مُصلّے سے ہٹتے ہی نماز فاسد ہوگئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: اگر یہ گمان ہوا کہ بے وضو شروع ہی کی تھی یا موزے پر مسح کیا تھا اور گمان ہوا کہ مدت ختم ہوگئی یا صاحبِ ترتیب ظہر کی نماز میں تھا اور گمان ہوا کہ فجر کی نہیں پڑھی یا تیمّم کیا تھا اور سراب[5] پر نظر پڑی اور اُسے پانی گمان کیا، یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور اسے نجاست گمان کیا، ان سب صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹا ہی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے، تو نماز فاسد ہوگئی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا، اگر ادا کے ارادہ سے سر اٹھایا، نماز باطل ہوگئی، اس پر بنا نہیں کرسکتا۔[7] (درمختار)

خلیفہ کرنے کا بیان

مسئلہ ۱: نماز میں امام کو حدث ہوا تو ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں، دوسرے کو خلیفہ کرسکتا ہے (اس کو استخلاف کہتے ہیں) اگرچہ وہ نماز نمازِ جنازہ ہو۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲: جس موقع پر بنا جائز ہے وہاں استخلاف صحیح ہے اور جہاں بنا صحیح نہیں استخلاف بھی صحیح نہیں۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: جو شخص اس محدث کا امام ہوسکتا ہے وہ خلیفہ بھی ہوسکتا ہے اور جو امام نہیں بن سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہوسکتا۔[10] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج۱، ص۹۵.

2 ...... یعنی جو بقیہ نماز رہ گئی ہو۔ 3 ...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ج۱، ص٦٠.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج۱، ص۹۷.

5 ...... یعنی ریتلی زمین کی وہ چمک جس پر چاند سورج کی چمک سے پانی کا دھوکہ ہوتا ہے۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج۱، ص۹۷.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج۲، ص٤٤٣.

8 ...... المرجع السابق، ص٤٢٥.

9 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج۱، ص۹۵.

10 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ جب امام کو حدث ہو جائے تو ناک بند کر کے (کہ لوگ نکسیر گمان کریں) پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے، خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ میدان میں نماز ہو رہی ہے، تو جب تک صفوں سے باہر نہ گیا، خلیفہ بنا سکتا ہے اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہو، استخلاف ہو سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ مسجد کے باہر تک برابر صفیں ہیں، امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا، بلکہ باہر والے کو خلیفہ بنایا یہ استخلاف صحیح نہ ہوا قوم اور امام سب کی نمازیں گئیں اور آگے بڑھ گیا، تو اس وقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ سُترہ یا موضع سجود سے متجاوز نہ ہوا ہو۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷ مکان اور چھوٹی عیدگاہ مسجد کے حکم میں ہیں، بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی عیدگاہ میدان کے حکم میں ہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸ امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا بلکہ قوم نے بنا دیا، یا خود ہی امام کی جگہ پر نیت امامت کر کے کھڑا ہو گیا تو یہ خلیفہ امام ہو گیا اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہوگا جب تک نیت امامت نہ کرے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کے لیے جو حد مقرر کی گئی ہے، اس سے ابھی متجاوز نہ ہوا نہ خود کوئی خلیفہ بنا، نہ جماعت نے کسی کو بنایا تو امام کی امامت قائم ہے، یہاں تک کہ اس وقت بھی اگر اس کی اقتدا کوئی شخص کر لے، تو ہو سکتی ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ امام کو حدث ہوا پچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کر کے مسجد سے باہر ہو گیا، اگر خلیفہ نے فوراً ہی امامت کی نیت کر لی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں، سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں، اس صف میں جو داہنے بائیں ہیں یا اس صف سے پیچھے ان کی اور امام اوّل کی فاسد نہ ہوئی اور اگر خلیفہ نے یہ نیت کی کہ امام کی جگہ پہنچ کر امام ہو جاؤں گا اور امام کی جگہ پر پہنچنے سے

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج ١، ص ٩٥.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ٢، ص ٤٢٥.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج ١، ص ٩٥.

3 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ٢، ص ٤٢٥.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ٢، ص ٤٢٦.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

پہلے امام باہر ہوگیا تو سب کی نمازیں فاسد ہوگئیں۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ امام کے لیے اَولیٰ یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ نہ بنائے، بلکہ کسی اور کو اور جو مسبوق ہی کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے اور قبول کرلیا، تو ہوگیا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ مسبوق کو خلیفہ بنا ہی دیا تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے، مسبوق وہیں سے شروع کرے، رہا یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا باقی ہے، لہٰذا امام اسے اشارے سے بتادے، مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک اُنگلی سے اشارہ کرے دو ہوں، تو دو سے رکوع کرنا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے، سجدہ کے لیے پیشانی پر، قراءت کے لیے مونھ پر، سجدۂ تلاوت کے لیے پیشانی و زبان پر، سجدۂ سہو کے لیے سینہ پر رکھے اور اگر اس مسبوق کو معلوم ہو، تو اشارے کی کچھ حاجت نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی پھر امام کو حدث ہوا اور اسے خلیفہ کیا اور اسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے، تو یہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت پر قعدہ کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ مسبوق کو خلیفہ کیا، تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے لیے کسی مدرک کو مقدم کردے، کہ وہ سلام پھیرے۔[5] (عالمگیری، وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ چار یا تین رکعت والی میں اس مسبوق کو خلیفہ کیا، جس کو دو رکعتیں نہ ملی تھیں، تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں، ایک امام کا قعدۂ اخیرہ اور ایک اس کا خود اور اگر امام نے اشارہ کردیا کہ پہلی رکعتوں میں قراءت نہ کی تھی، چار رکعت والی نماز میں، چاروں میں اس پر قراءت فرض ہے۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۶ مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قہقہہ لگایا، یا قصداً حدث کیا، یا کلام کیا، یا مسجد سے باہر ہوگیا، تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور قوم کی ہوگئی۔ رہا امام اوّل، وہ اگر ارکانِ نماز سے فارغ ہوگیا ہے، تو اس کی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٦.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٧.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٦.

3 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٥.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٦.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٦، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ج٢، ص٤٤١.

www.dawateislami.net

بھی ہوگئی، ورنہ گئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ لاحق کو خلیفہ بنایا تو اُسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کرے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں، یہاں تک کہ جو اس کے ذمہ ہے، اسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی، تو جب سلام کا موقع آئے کسی کو سلام پھیرنے کے لیے خلیفہ بنائے اور خود اپنی پوری کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ امام نے ایک کو خلیفہ بنایا اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا، تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ تنہا نماز پڑھ رہا تھا، حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی، تو یہ مقتدی خلیفہ ہو گیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ مسافروں نے مسافر کی اقتدا کی اور امام کو حدث ہوا، اُس نے مقیم کو خلیفہ کیا، مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں۔ اور خلیفہ کو چاہیے کہ کسی مسافر کو مقدم کر دے کہ وہ سلام پھیرے اور اگر مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے تو وہ تنہا تنہا دو دو رکعت بلا قراءت پڑھیں، اب اگر اس خلیفہ کی اقتدا کریں گے، تو ان سب کی نماز باطل ہوگئی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ امام کو جنون ہو گیا یا بے ہوشی طاری ہوئی یا قہقہہ لگایا یا کوئی موجب غسل پایا گیا، مثلاً سو گیا اور احتلام ہوا، یا تفکر کرنے یا شہوت کے ساتھ نظر کرنے یا چھونے سے منی نکلی، تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی، سرے سے پڑھے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ اگر شدّت سے پاخانہ پیشاب معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکتا، تو استخلاف جائز نہیں۔ یوہیں اگر پیٹ میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے، استخلاف جائز نہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قراءت سے عاجز ہے، تو استخلاف جائز ہے اور بالکل نسیان ہو گیا تو

---

1. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٦.
2. ...... المرجع السابق.
3. ...... المرجع السابق.
4. ...... المرجع السابق، ص٩٦-٩٧.
5. ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ج٢، ص٤٤١.
6. ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٩.
7. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٣٠.

www.dawateislami.net

ناجائز۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے کہ امام وضو سے فارغ ہوگیا تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے، یعنی اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہوسکے اور خلیفہ پوری کر چکا ہے، تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا موضع اقتدا میں آئے۔ یوہیں منفرد کو اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: نماز میں امام کا انتقال ہوگیا، اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہوگئی، سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔[3] (ردالمحتار)

نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم میں معاویہ بن الحکم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح و تکبیر و قراءت قرآن۔'' [4]

حدیث ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نماز میں ہوتے اور ہم حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو سلام کیا کرتے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) جواب دیتے، جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے، سلام عرض کیا، جواب نہ دیا، عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم سلام کرتے تھے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) جواب دیتے تھے (اب کیا بات ہے کہ جواب نہ ملا؟) فرمایا: ''نماز میں مشغولی ہے۔'' [5]

اور ابوداود کی روایت میں ہے فرمایا: کہ ''اللہ عزوجل اپنا حکم جو چاہتا ہے، ظاہر فرماتا ہے اور جو ظاہر فرمایا ہے، اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو، اس کے بعد سلام کا جواب دیا'' اور فرمایا: ''نماز قراءت قرآن اور ذکر خدا کے لیے ہے، تو جب تم نماز میں ہو تو تمہاری یہی شان ہونی چاہیے۔'' [6]

---

1 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، ج۲، ص۴۲۹.

2 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، ج۲، ص۴۳۳.

3 ...... ''ردالمحتار''

4 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب المساجد... إلخ، باب تحریم الکلام في الصلاۃ... إلخ، الحدیث: ۵۳۷، ص۲۷۲.

5 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب مناقب الأنصار، باب هجرة الحبشة، الحدیث: ۳۸۷۵، ج۲، ص۵۸۱.

6 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الصلاۃ، باب ردالسلام في الصلاۃ، الحدیث: ۹۲۴، ج۱، ص۳۴۸.

www.dawateislami.net

حدیث ۳ امام احمد وابوداود وترمذی ونسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''دو سیاہ چیزیں، سانپ اور بچھو کو نماز میں قتل کرو۔'' [1]

احکام فقہیّہ

احکام فقہیہ: کلام مفسد نماز ہے، عمداً ہو یا خطاءً یا سہواً، سوتے میں ہو، یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا، یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا، یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قراءت وغیرہ اذکارِ نماز کہنا چاہتا تھا، غلطی سے زبان سے کوئی بات نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱: کلام میں قلیل وکثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لیے ہو یا نہیں، مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا، مقتدی نے بتانے کو کہا بیٹھ جا، یا ہوں کہا، نماز جاتی رہی۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: قصداً کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہوگی جب بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو اور بیٹھ چکا ہے تو نماز پوری ہوگئی، البتہ مکروہ تحریمی ہوئی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳: کلام وہی مفسد ہے، جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سُن سکے، اگر کوئی مانع نہ ہو اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا، تو نماز جاتی رہی۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵: کسی شخص کو سلام کیا، عمداً ہو یا سہواً، نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ بھول کر السّلام کہا تھا کہ یاد آیا سلام کرنا نہ چاہیے اور سکوت کیا۔[7] (عالمگیری)

1 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب العمل في الصلاة، الحديث: ۹۲۱، ج۱، ص۳۴۸.
2 ...... ''الدرالمختار''، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۴۴۵۔۴۴۷.
3 ...... ''الفتاوى الهندية''، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸.
4 ...... ''الدرالمختار''، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۴۴۶.
5 ...... ''الفتاوى الهندية''، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸.
6 ...... ''الدرالمختار''، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج۲، ص۴۴۹. وغيره
7 ...... ''الفتاوى الهندية''، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶ مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے سلام پھیر دیا، نماز فاسد ہوگئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ عشا کی نماز میں یہ خیال کر کے کہ تراویح ہے، دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ یا ظہر کو جُمعہ تصوّر کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا، یا مقیم نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا، نماز فاسد ہوگئی، اس پر بنا بھی جائز نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کر لے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی، سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ مُصلّی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی، اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا، نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا، نماز فاسد ہوگئی اور خود اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا، تو نماز فاسد نہ ہوئی اور کسی اور کو چھینک آئی اس مصلّی نے اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہا، نماز نہ گئی اور جواب کی نیت سے کہا، تو جاتی رہی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا اور اس نے جواب میں کہا آمین، نماز فاسد ہوگئی۔[7]

مسئلہ ۱۳ نماز میں چھینک آئے، تو سکوت کرے اور الحمدللہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمدللہ کہا، نماز فاسد ہوگئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ نماز میں ہے، تو فاسد نہ ہوئی، یوہیں کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر بقصد جواب سُبْحَانَ اللّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٨.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٨.

4 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٥٠.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٨.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

یا اَللّٰہُ اَکْبَر کہا، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے، زور سے الحمدللہ یا اللہ اکبر، یا سبحان اللہ پڑھا، نماز فاسد نہ ہوئی۔[2] (غنیہ)

مسئلہ ۱۶: بُری خبر سُن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہا، یا الفاظ قرآن سے کسی کو جواب دیا، نماز فاسد ہوگئی، مثلاً کسی نے پوچھا، کیا خدا کے سوا دوسرا خدا ہے؟ اس نے جواب دیا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه، یا پوچھا تیرے کیا کیا مال ہیں؟ اس نے جواب میں کہا ﴿ وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ ﴾[3] یا پوچھا کہاں سے آئے؟ کہا ﴿ وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٍ ﴾[4] یوہیں اگر کسی کو الفاظ قرآن سے مخاطب کیا، مثلاً اس کا نام یحیٰی ہے، اس سے کہا ﴿ یٰیَحْیٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ﴾[5] موسیٰ نام ہے، اس سے کہا ﴿ وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰى ﴾[6] نماز فاسد ہوگئی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: اللہ عزوجل کا نام مبارک سُن کر جل جلالہ کہا، یا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اسم مبارک سُن کر درود پڑھا، یا امام کی قراءت سُن کر صَدَقَ اللّٰه وَصَدَقَ رَسُوْلُه کہا، تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی، جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواب میں نہ کہا تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر اذان کا جواب دیا، نماز فاسد ہو جائے گی۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: شیطان کا ذکر سُن کر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی، دفع وسوسہ کے لیے لَا حَوْل پڑھی، اگر امور دنیا کے لیے ہے، نماز فاسد ہو جائے گی اور امور آخرت کے لیے، تو نہیں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: چاند دیکھ کر رَبِّی وَرَبُّکَ اللّٰـه کہا، یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دم کیا، نماز فاسد ہوگئی بیمار نے اُٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درد پر بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: کوئی عبارت بوزن شعر کہ قرآن مجید میں بترتیب پائی جاتی ہے، بہ نیت شعر پڑھی نماز فاسد ہوگئی، جیسے ﴿ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ ﴾[11] اور اگر نماز میں شعر موزوں کیا، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو اگر چہ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٩.

2 ...... "غنية المتملي"، كتاب الصلاة، مفسدات الصلاة، ص٤٤٩.

3 ...... پ١٤، النحل: ٨.

4 ...... پ١٧، الحج: ٤٥.

5 ...... پ١٦، مريم: ١٢.

6 ...... پ١٦، طٰه: ١٧.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٥٨.

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٦٠.

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٦٠.

10 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع في ما يفسد الصلاة... إلخ، الفصل الأول، ج١، ص٩٩.

11 ...... پ٢٩، المرسلٰت: ١-٢.

www.dawateislami.net

نماز فاسد نہ ہوئی، مگر گنہگار رہوا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ نماز میں زبان پر نعم یا ارے یا ہاں جاری ہوگیا، اگر یہ لفظ کہنے کا عادی ہے، فاسد ہوگئی ورنہ نہیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲ مصلّی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز جاتی رہی، جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو، مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳ اگر لقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا، بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۴ اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے، البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اس کے بتانے سے نہیں، یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آ جاتا، اس کے بتانے کو کچھ دخل نہیں تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵ اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں، ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سُن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا، تو سب کی نماز گئی اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گئی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۶ لقمہ دینے والا قراءت کی نیت نہ کرے، بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۷ فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے، تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے، مگر جب کہ اس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رُکتا ہے، تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہوجاتی ہے تو فوراً بتائے۔ یو ہیں امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے، بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہوجائے یا دوسری آیت شروع کر دے، بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے، مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت کھڑا رہے۔[8]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٠.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٦٢، وغيره.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٦١، وغيره.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٦١.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب... إلخ، ج٢، ص٤٦٢.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٩.

www.dawateislami.net

(عالمگیری، ردالمحتار) مگر وہ غلطی اگر ایسی ہے، جس میں فساد معنی تھا تو اصلاح نماز کے لیے اس کا اعادہ لازم تھا اور یاد نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکے، تو گئی۔

مسئلہ ۲۸ لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے۔[1] (عالمگیری) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔

مسئلہ ۲۹ ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جا سکتا جائز ہے، مثلاً اَللّٰھُمَّ عَافِنِیُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیُ اور جس کا سوال بندوں سے کیا جا سکتا ہے، مفسد نماز ہے، مثلاً اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنِیُ یا اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیُ .[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ آہ، اوہ، اُف، تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے، ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز وحروف نہیں نکلے، تو حرج نہیں۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی، یوہیں چھینک کھانسی جماہی ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں، معاف ہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ جنت ودوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے، تو نماز فاسد نہ ہوئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور ارے، نعم، ہاں، زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں، کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا، تو نماز جاتی رہی۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے مفسد نہیں، مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں، جیسے اف، تف، تو مفسد ہے۔[7] (غنیہ)

مسئلہ ۳۵ کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں، جیسے اح مفسد نماز ہے، جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض، اگر عذر سے ہو، مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے، مثلاً آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہوگئی ہے اس لیے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص٩٩.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٠.

3 ...... المرجع السابق، ص١٠١، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب: المواضع التي لا يجب فيها ردالسلام، ج٢، ص٤٥٥.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٥٦.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "غنية المتملي"، كتاب الصلاة، مفسدات الصلاة، ص٤٥١.

www.dawateislami.net

کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لیے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو، تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے، یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے، تو حرج نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا، یوہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لیے اسے دیکھا یا نہیں، ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے اور بلا قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں۔[3] (عالمگیری، درمختار) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔

مسئلہ ۳۸: صرف توریت یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی، قرآن پڑھنا جانتا ہو یا نہیں۔[4] (عالمگیری) اور اگر بقدر حاجت قرآن پڑھ لیا اور کچھ آیات توریت وانجیل کی، جن میں ذکرِ الٰہی ہے پڑھیں، تو حرج نہیں مگر نہ چاہیے۔

مسئلہ ۳۹: عملِ کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے، عملِ قلیل مفسد نہیں، جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عملِ کثیر ہے اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شبہہ وشک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عملِ قلیل ہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۰: کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا، نماز جاتی رہی۔[6] (غنیہ)

مسئلہ ۴۱: ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ اس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے۔[7] (درمختار) یوہیں ہاتھ یا گھٹنے سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے، نماز فاسد ہوگئی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا، یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا، مفسد نماز

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۴۵۵، وغیرہ.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص۴۶۳.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۱.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۴۷۹.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۱.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۴۶۴، وغیرہ.

6 ...... "غنیة المتملي"، کتاب الصلاۃ، مفسدات الصلاۃ، ص۴۵۲.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۴۶۶.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، و مطلب في التشبه باھل الکتاب، ج۲، ص۴۶۶.

www.dawateislami.net

ہے۔ یوہیں بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا، یا امام سے آگے ہوگیا، نماز جاتی رہی۔[1] (درمختار وغیرہ) اور قصداً ستر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے، اگرچہ معاً[2] ڈھانک لے، اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۳ دو کپڑے ملا کر سیے ہوں ان میں استر[3] ناپاک ہے اور ابرا[4] پاک، تو ابرے کی طرف بھی نماز نہیں ہوسکتی، جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور سلے نہ ہوں تو ابرے پر جائز ہے، جب کہ اتنا باریک نہ ہو کہ استر چمکتا ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴ نجس زمین پر مٹی چونا خوب بچھا دیا، اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک دی ہے کہ نجاست کی بُو آتی ہے، تو ناجائز ہے جب کہ مواضع سجود پر نجاست ہو۔[6] (منیہ)

مسئلہ ۴۵ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے مونھ میں گرا اور اس نے نگل لیا، نماز جاتی رہی۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا، اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہوگئی۔ دانتوں سے خون نکلا، اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہوگی، ورنہ ہو جائے گی۔[8] (درمختار، عالمگیری) غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق میں خون کا مزہ محسوس ہو، نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج۲، ص٤٦٧. وغیره

2 ...... فوراً۔

3 ...... نیچے کی تہ۔ 4 ...... اوپر کی تہ۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، و مطلب في التشبه باهل الکتاب، ج۲، ص٤٦٧.

6 ...... "منیة المصلي"، حکم ما اذا کان تحت قدمی المصلي نجس، ص١٧٠.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب المواضع التی لا یجب... إلخ، ج۲، ص٤٦٢.

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٢.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج۲، ص٤٦٢.
''کافی'' اور ''فتح القدیر'' کی تحقیق یہ ہے کہ اگر حلق میں اس کا مزہ محسوس ہو تو مطلقاً نماز فاسد ہوگئی اور یہی حکم روزہ کا ہے اور یہ قول باقوت معلوم ہوتا ہے اور احتیاط ضروری ہے۔۱۲ منہ

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۷: نماز سے پیشتر[1] کوئی چیز میٹھی کھائی تھی اس کے اجزا نگل لیے تھے، صرف لعاب دہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا، اُس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ مونھ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے، نماز فاسد ہوگئی۔ گوند مونھ میں ہے اگر چبایا اور بعض اجزا حلق سے اتر گئے، نماز جاتی رہی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے، جب کہ کوئی عذر نہ ہو یعنی جب کہ اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت کعبہ سے پینتالیس (۴۵) درجے ہٹ جائے اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں، مثلاً حدث کا گمان ہوا اور مونھ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مسجد سے اگر خارج نہ ہوا ہو، نماز فاسد نہ ہوگی۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۹: قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر چلا، پھر ایک رکن کی قدر ٹھہر گیا، پھر چلا پھر ٹھہرا، اگر چہ متعدد بار ہو جب تک مکان نہ بدلے، نماز فاسد نہ ہوگی، مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے یا میدان میں نماز ہو رہی تھی اور یہ شخص صُفوف سے متجاوز ہوگیا کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں اور ان میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ یوہیں اگر ایک دم دو صف کی قدر چلا، نماز فاسد ہوگئی۔[4] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: صحرا میں اگر اس کے آگے صفیں نہ ہوں بلکہ یہ امام ہے اور موضع سجود سے متجاوز ہوا، تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اس کے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا تو فاسد نہ ہوئی اور اس سے زیادہ ہٹا تو فاسد ہوگئی اور اگر منفرد ہے تو موضع سجود کا اعتبار ہے یعنی اتنا ہی فاصلہ آگے پیچھے دہنے بائیں کہ اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: کسی کو چوپایہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا ڈھکیل دیا، تو نماز فاسد ہوگئی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۲: ایک نماز سے دوسری کی طرف تکبیر کہہ کر منتقل ہوا، پہلی نماز فاسد ہوگئی، مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا ظہر کی نماز جاتی رہی پھر اگر صاحبِ ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو عصر کی بھی نہ ہوگی، بلکہ دونوں

---

1 ...... پہلے۔

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ١، ص ١٠٢.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج ٢، ص ٤٦٨.

و "الفتاوى الرضوية (الجديدة)"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٦، ص ٧٥، وغيرهما.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ج ٢، ص ٤٦٨.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ج ٢، ص ٤٦٩.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ٢، ص ٤٧٠.

www.dawateislami.net

صورتوں میں نفل ہے، ورنہ عصر کی نیت ہے تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل۔ یوہیں اگر تنہا نماز پڑھتا تھا اب اقتدا کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا مقتدی تھا اور تنہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو نماز فاسد ہوگئی۔ یوہیں اگر نماز جنازہ پڑھ رہا تھا اور دوسرا جنازہ لایا گیا دونوں کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا دوسرے کی نیت سے تو دوسرے جنازہ کی نماز شروع ہوئی اور پہلے کی فاسد ہوگئی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۳: عورت نماز پڑھ رہی تھی، بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا، نماز جاتی رہی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۴: عورت نماز میں تھی، مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا، نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی، جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: داڑھی یا سر میں تیل لگایا یا کنگھا کیا یا سرمہ لگایا نماز جاتی رہی، ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے اس کو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔[4] (منیہ، غنیہ)

مسئلہ ۵۶: کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں طمانچہ یا کوڑا مارا نماز جاتی رہی اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا دو ایک بار ہاتھ یا ایڑی سے ہانکنے میں نماز فاسد نہ ہوگی، تین بار پے در پے کرے گا تو جاتی رہے گی۔ ایک پاؤں سے ایڑ لگائی اگر پے در پے تین بار ہو نماز جاتی رہی ورنہ نہیں اور دونوں پاؤں سے لگائی تو فاسد ہوگئی، لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو بغور دیکھنے سے پتہ چلے، تو فاسد نہ ہوئی۔[5] (منیہ، غنیہ)

مسئلہ ۵۷: گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی، نماز فاسد ہوگئی، نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہو گیا، نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا اتر آیا، فاسد نہ ہوئی۔[6] (منیہ، قاضی خاں)

مسئلہ ۵۸: تین کلمے اس طرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں، نماز کو فاسد کرتا ہے اور اگر حرف ظاہر نہ ہوں، مثلاً پانی پر یا ہوا میں لکھا تو عبث ہے، نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔[7] (غنیہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٦٢.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٧٠.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في المشي في الصلاة، ج٢، ص٤٧٠.

4 ...... "منية المصلي"، بيان مفسدات الصلاة، ص٤١٤، و "غنية المتملي"، مفسدات الصلاة، ص٤٤٢.

5 ...... "منية المصلي"، بيان مفسدات الصلاة، ص٤١٥، و "غنية المتملي"، مفسدات الصلاة، ص٤٤٣.

6 ...... "منية المصلي"، المرجع السابق، و "الفتاوى الخانية"، كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ج١، ص٦٤.

7 ...... "غنية المتملي"، مفسدات الصلاة، ص٤٤٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۹ نماز پڑھنے والے کو اٹھالیا پھر وہیں رکھ دیا، اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا، نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا، نماز جاتی رہی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰ موت وجنون وبے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے، اگر وقت میں افاقہ ہوا تو ادا کرے، ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے متجاوز نہ ہو۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱ قصداً وضو توڑا یا کوئی موجب غسل پایا گیا یا کسی رکن کو ترک کیا، جبکہ اس نماز میں اس کو ادا نہ کرلیا ہو، یا بلاعذر شرط کو ترک کیا، یا مقتدی نے امام سے پہلے رکن ادا کرلیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اس کو ادا نہ کیا، یہاں تک کہ امام کیساتھ سلام پھیر دیا، یا مسبوق نے فوت شدہ رکعت کا سجدہ کر کے امام کے سجدۂ سہو میں متابعت کی، یا قعدۂ اخیرہ کے بعد سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت یاد آیا اور اس کے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا، یا کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا، ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۲ سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو، ورنہ جاتی رہے گی، مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہوجائے۔[4] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۳ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے، کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴ پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار میں مارا نماز جاتی رہی اور پے در پے نہ ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر مکروہ ہے۔[6] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۵ موزہ کشادہ ہے اسے اتارنے سے نماز فاسد نہ ہوگی اور موزہ پہننے سے نماز جاتی رہے گی۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج١، ص١٠٣.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في المشي في الصلاة، ج٢، ص٤٧٢.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٧٢. وغيره

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج١، ص١٠٣.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج١، ص١٠٣.

6 ...... المرجع السابق، و "غنية المتملي"، مفسدات الصلاة، ص٤٤٨.

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج١، ص١٠٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۶ گھوڑے کے مونھ میں لگام دی یا اس پر کاٹھی کسی یا کاٹھی اتاردی نماز جاتی رہی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷ ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹالیا وعلٰی ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔[2] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۸ تکبیرات انتقال میں اللّٰہ یا اکبر کے الف کو دراز کیا آللّٰہ یا آکبر کہا یا بے کے بعد الف بڑھایا اکبار کہا نماز فاسد ہوجائے گی اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔[3] (درمختار وغیرہ) قراءت یا اذکارِ نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہوجائیں، نماز فاسد کردیتی ہے، اس کے متعلق مفصل بیان گزر چکا۔

مسئلہ ۶۹ نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود[4] سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا، خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت، کُتّا ہو یا گدھا۔[5] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۷۰ مصلّی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔

حدیث میں فرمایا: کہ ''اس میں جو کچھ گناہ ہے، اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا''، راوی کہتے ہیں: ''میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔''[6] یہ حدیث صحاح ستہ میں ابی جہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہوئی اور بزار کی روایت میں چالیس برس[7] کی تصریح ہے۔ اور

ابن ماجہ کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہوکر گزرنے میں کیا ہے؟ تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔''[8]

امام مالک نے روایت کیا کہ کعب احبار فرماتے ہیں: ''نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے؟ تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔''[9]

---

1 ...... ''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، النوع الثاني، ج ۱، ص ۱۰۳.

2 ...... المرجع السابق، ص ۱۰۴، و ''غنیۃ المتملي''، مفسدات الصلاۃ، ص ۴۴۸.

3 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ ویکرہ فیھا، ج ۲، ص ۴۷۳، وغیرہ.

4 ...... موضع سجود سے کیا مراد ہے یہ آگے مذکور ہوگا۔ ۱۲ منہ

5 ...... ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج ۲، ص ۴۸۰.

6 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الصلاۃ، باب منع المارین یدی المصلي، الحدیث: ۵۰۷، ص ۲۶۰.

7 ...... ''مسند البزار''، مسند زید بن خالد الجھنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، الحدیث: ۳۷۸۲، ج ۹، ص ۲۳۹.

8 ...... ''سنن ابن ماجہ''، ابواب اقامۃ الصلوات و السنۃ فیھا، باب المرورین یدي المصلي، الحدیث: ۹۴۶، ج ۱، ص ۵۰۶.

9 ...... ''الموطا''، کتاب قصر الصلاۃ في السفر، باب التشدید في ان یمر احد بین یدي المصلي، الحدیث: ۳۷۱، ج ۱، ص ۱۵۴.

www.dawateislami.net

امام مالک سے روایت صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے ابو جحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو مکّہ میں دیکھا حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ابطح میں چمڑے کے ایک سُرخ قبہ کے اندر تشریف فرما ہیں اور بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے وضو کا پانی لیا اور لوگ جلدی جلدی اسے لے رہے ہیں جو اس میں سے کچھ پا جاتا اسے مونھ اور سینہ پر ملتا اور جو نہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لے لیتا پھر بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک نیزہ نصب کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سُرخ دھاری دار جوڑا پہنے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف مونھ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپاؤں کو نیزے کے اُس طرف سے گزرتے دیکھا۔[1]

مسئلہ ۷۱ میدان اور بڑی مسجد میں مصلّی کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے، مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں اگر سترہ نہ ہو۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷۲ کوئی شخص بلندی پر پڑھ رہا ہے اس کے نیچے سے گزرنا بھی جائز نہیں، جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو، چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو، تو حرج نہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۳ مصلّی کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گزرا، اگر گزرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا بدن مصلّی کے سر کے سامنے ہوا تو ممنوع ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴ مصلّی کے آگے سُترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے، تو سُترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔[5] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۷۵ سُترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا[6] ہو۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب سترة المصلي و الندب إلى الصلاة... إلخ، الحدیث: ۲۵۰۔(۵۰۳)، ص۲۵۷.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۴.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ج۲، ص۴۷۹.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج۲، ص۴۸۰.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج۲، ص۴۸۰.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۴.

6 ...... یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ ردالمحتار میں ہے: سنت یہ ہے کہ نمازی اور سترہ کے درمیان فاصلہ زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہو۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج۲، ص۴۸۴.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۶ امام ومنفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں، جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سُترہ گاڑیں اور سُترہ نزدیک ہونا چاہیے، سُترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور دہنے کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔ (1) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۷ اگر نصب کرنا ناممکن ہو تو وہ چیز لمبی لمبی رکھ دے اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طول میں ہو یا محراب کی مثل۔ (2) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷۸ اگر سُترہ کے لیے کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے، تو اسی کو سامنے رکھ لے۔ (3) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹ امام کا سُترہ مقتدی کے لیے بھی سُترہ ہے، اس کو جدید سُترہ کی حاجت نہیں، تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے، جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو حرج نہیں۔ (4) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰ درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سُترہ ہوسکتا ہے کہ ان کے بعد گزرنے میں کچھ حرج نہیں۔ (5) (غنیہ) مگر آدمی کو اس حالت میں سُترہ کیا جائے، جب کہ اس کی پیٹھ مصلّی کی طرف ہو کہ مصلّی کی طرف مونھ کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۱ سوار اگر مصلّی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے، تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ جانور کو مصلّی کے آگے کرلے اور اس طرف سے گزر جائے۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۸۲ دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گزر گئے، تو مصلّی سے جو قریب ہے وہ گناہ گار ہوا اور دوسرے کے

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٨٤. وغيره

2 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٤.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٨٥.
ان دونوں صورتوں سے یہ مقصود نہیں کہ گزرنا جائز ہو جائیگا بلکہ اس لیے ہیں کہ نمازی کا خیال نہ بٹے۔ ۱۲

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج٢، ص٤٨٥.
اس سے بھی وہی مقصود ہے کہ نمازی کا دل نہ بٹے ورنہ کتاب یا کپڑا رکھنے سے اس کے آگے سے گزرنا، جائز نہ ہوگا، ہاں اگر بلندی اتنی ہو جائے جو سترہ کے لیے درکار ہے، تو گزرنا بھی جائز ہو جائیگا۔ ۱۲ منہ

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج٢، ص٤٨٧، وغيره.

5 ...... "غنية المتملي"، فصل كراهية الصلاة، ص٣٦٧.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٤.

www.dawateislami.net

لیے یہی سُترہ ہوگیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۳ مصلّی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اس کے پاس کوئی چیز سُترہ کے قابل ہو تو اسے اس کے سامنے رکھ کر گزر جائے پھر اسے اٹھالے، اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں اور سُترہ کو کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کرکے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے، پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے، پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴ اگر اس کے پاس عصا ہے مگر نصب نہیں کرسکتا، تو اسے کھڑا کرکے مصلّی کے آگے سے گزرنا جائز ہے، جب کہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔

مسئلہ ۸۵ اگلی صف میں جگہ تھی، اسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جاسکتا ہے، کہ اس نے اپنی حُرمت اپنے آپ کھوئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۸۶ جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ ہو تو سُترہ نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں، پھر بھی اَولیٰ سُترہ قائم کرنا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۸۷ نمازی کے سامنے سُترہ نہیں اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سُترہ ہے مگر وہ شخص مصلّی اور سُترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے، خواہ سبحان اللّٰہ کہے یا جہر کے ساتھ قراءت کرے یا ہاتھ، یا سر، یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا، بلکہ اگر عملِ کثیر ہوگیا، تو نماز ہی جاتی رہی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸ تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے، عورت کے سامنے سے گزرے تو تصفیق سے منع کرے، یعنی دہنے ہاتھ کی انگلیاں بائیں کی پشت پر مارے اور اگر مرد نے تصفیق کی اور عورت نے تسبیح، تو بھی فاسد نہ ہوئی،

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٤.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٤.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج٢، ص٤٨٣.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٨٣.

4 ...... المرجع السابق، ص٤٨٧.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج٢، ص٤٨٥.

www.dawateislami.net

مگر خلافِ سُنّت ہوا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸۹ مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اُس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔[2] (ردالمحتار)

مکروهات کا بیان

حدیث ۱ بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔[3]

حدیث ۲ شرح سنہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا، جہنمیوں کی راحت ہے۔''[4]

حدیث ۳ بخاری و مسلم و ابوداود و نسائی روایت کرتے ہیں، کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے اندر اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا؟' فرمایا: یہ اُچک لینا ہے کہ بندہ کی نماز میں سے شیطان اُچک لے جاتا ہے۔''[5]

حدیث ۴ امام احمد و ابوداود و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم بافادۂ تصحیح ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو بندہ نماز میں ہے، اللہ عزوجل کی رحمتِ خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے، جب اس نے اپنا مونھ پھیرا، اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔''[6]

حدیث ۵ امام احمد باسناد حسن و ابو یعلیٰ روایت کرتے ہیں، کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ''مجھے میرے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٨٦.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج٢، ص٤٨٢.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب كراهية الاختصار في الصلاة، الحديث: ٥٤٥، ص٢٧٦.

و "صحيح البخاري"، كتاب العمل في الصلاة، باب الخصر في الصلاة، الحديث: ١٢١٩، ج١، ص٤١١.

4 ...... "شرح السنة"، كتاب الصلاة، باب كراهية الاختصار في الصلاة، الحديث: ٧٣١، ج٢، ص٣١٣.

یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے، کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کے لیے جہنم میں کیا راحت۔ **كذا فسره الائمة** ۱۲ منہ

5 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب الإلتفات في الصلاة، الحديث: ٧٥١، ج١، ص٢٦٥.

6 ...... "المستدرك" للحاكم، كتاب الإمامة... إلخ، باب لايزال الله، مقبلاً على العبد مالم يلتفت... إلخ، الحديث: ٨٩٦، ج١، ص٥٠٤.

www.dawateislami.net

خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا، مُرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتّے کی طرح بیٹھنے اور اِدھراُدھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے۔'' (1)

حدیث ٦ بزار نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب اِدھر اُدھر دیکھتا ہے فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! کس کی طرف التفات کرتا ہے، کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے، جس کی طرف التفات کرتا ہے، پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے، پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے، اللہ عزوجل اپنی اس خاص رحمت کو اس سے پھیر لیتا ہے۔'' (2)

حدیث ٧ ترمذی باسنادِ حسن روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''اے لڑکے! نماز میں التفات سے بچ کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔'' (3)

حدیث ٨ تا ١٢ بخاری وابوداود ونسائی وابن ماجہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ''کیا حال ہے؟ اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں، اس سے باز رہیں یا ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔'' (4)
اسی مضمون کے قریب قریب ابن عمر و ابوہریرہ و ابوسعید خدری و جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایتیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

حدیث ١٣ امام احمد وابوداود وترمذی بافادۂ تحسین ونسائی وابن ماجہ وابن حبان وابن خزیمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب کوئی تم میں نماز کو کھڑا ہو تو کنکری نہ چھوئے، کہ رحمت اس کے مواجہہ میں ہے۔'' (5)

حدیث ١٤ صحاح ستہ میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''کنکری نہ چھوا اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔'' (6)

---

1 ...... "مجمع الزوائد"، كتاب الصلاة، باب ما ينهى عنه في الصلاة... إلخ، الحديث: ٢٤٢٥، ج٢، ص٢٣٢.

2 ...... "مجمع الزوائد"، كتاب الصلاة، باب ينهى عنه في الصلاة... إلخ، الحديث: ٢٤٢٦، ج٢، ص٢٣٢.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ما ذكر في الإلتفات في الصلاة، الحديث: ٥٨٩، ج٢، ص١٠٢.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب رفع البصر إلى السماء في الصلاة، الحديث: ٧٥٠، ج١، ص٢٦٥.

5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة... إلخ، باب ماجاء في كراهية مسح الحصى في الصلاة، الحديث: ٣٧٩، ج١، ص٣٩٠، عن أبي ذر رضى الله عنه.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب مسح الحصي في الصلاة، الحديث: ٩٤٦، ج١، ص٣٥٦.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۵ صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے نماز میں کنکری چھونے کا سوال کیا؟ فرمایا: ''ایک بار اور اگر تُو اس سے بچے، تو یہ سو اونٹنیوں سیاہ آنکھ والیوں سے بہتر ہے۔'' (1)

حدیث ۱۶ و ۱۷ مسلم ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہوسکے روکے، کہ شیطان مونھ میں داخل ہو جاتا ہے۔'' (2)

اور صحیح بخاری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ فرماتے ہیں: ''جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہوسکے روکے اور ھانہ کہے، کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، شیطان اس سے ہنستا ہے۔'' (3)

اور ترمذی و ابن ماجہ کی روایت انھیں سے ہے، اس کے بعد فرمایا: کہ ''مونھ پر ہاتھ رکھ دے۔'' (4)

حدیث ۱۸ و ۱۹ امام احمد و ابوداود و ترمذی و نسائی و دارمی کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے، تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے کہ وہ نماز میں ہے۔'' (5) اور اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۲۰ صحیح بخاری میں شقیق سے مروی کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا، جب اس نے نماز پڑھ لی، تو بُلایا اور کہا: ''تیری نماز نہ ہوئی۔'' راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ بھی کہا کہ اگر تو مرا تو فطرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا۔ (6)

حدیث ۲۱ تا ۲۴ بخاری تاریخ میں اور ابن خزیمہ وغیرہ خالد بن ولید و عمرو بن عاص و یزید بن ابی سفیان و شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے، حکم فرمایا: کہ ''پورا رکوع کرے اور فرمایا: یہ اگر اسی حالت میں مرا تو ملّت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر

---

1 ...... "صحيح ابن خزيمه"، أبواب الافعال المباحة في الصلاة، باب الرخصة في مسح الحصي في الصلاة مرة واحدة، الحديث: ٨٩٧، ج٢، ص٥٢.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس... إلخ، الحديث: ٥٩ـ(٢٩٩٥)، ص١٥٩٧.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، الحديث: ٣٢٨٩، ج٢، ص٤٠٢.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب ما يكره في الصلاة، الحديث: ٩٦٨، ج١، ص٥١٥.

5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية التشبيك... إلخ، الحديث: ٣٨٦، ج١، ص٣٩٦.

6 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب اذا لم يتم الركوع، الحديث: ٧٩١، ٨٠٨، ص٢٧٧، ٢٨٤.

www.dawateislami.net

پر مرے گا، پھر فرمایا: جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے، اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھالیتا ہے، جو کچھ کام نہیں دیتیں۔'' [1]

حدیث ۲۵ امام احمد ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''سب میں بُرا وہ چور ہے، جو اپنی نماز سے چراتا ہے، صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! نماز سے کیسے چُراتا ہے؟ فرمایا: کہ ''رکوع وسجود پورا نہیں کرتا۔'' [2]

حدیث ۲۶ امام مالک و احمد نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا: کہ ''شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی، اللہ و رسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خوب جانتے ہیں، فرمایا: یہ بہت بُری باتیں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب میں بُری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چرائے۔ عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! نماز سے کیسے چُرائے گا؟ فرمایا: یوں کہ رکوع وسجود تمام نہ کرے۔'' [3] اسی کے مثل دارمی کی روایت میں بھی ہے۔

حدیث ۲۷ امام احمد نے طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: اللہ عزوجل بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا، جس میں رکوع وسجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔'' [4]

حدیث ۲۸ ابوداود و ترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں دروں میں کھڑے ہونے سے بچتے تھے۔'' [5] دوسری روایت میں ہے ہم دھکا دے کر ہٹائے جاتے۔ [6]

حدیث ۲۹ ترمذی نے روایت کی، کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: ''ہمارا ایک غلام افلح نامی جب سجدہ کرتا تو پھونکتا، فرمایا: اے افلح! اپنا مونھ خاک آلود کر۔'' [7]

حدیث ۳۰ ابن ماجہ نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے

---

1 ...... ''كنزالعمال''، كتاب الصلاة، الحديث: ٢٢٤٢٦، ج٨، ص٨٣.

2 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث أبي قتاده الانصارى، الحديث: ٢٢٧٠٥، ج٨، ص٣٨٦.

3 ...... ''الموطا'' لإمام مالك، كتاب قصد الصلاة في السفر، باب العمل في جامع الصلاة، الحديث: ٤١٠، ج١، ص١٦٤.

4 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث طلق بن على، الحديث: ١٦٢٨٣، ج٥، ص٤٩٢.

5 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الصف بين السواري، الحديث: ٢٢٩، ج١، ص٢٦٤.

6 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب الصفوف بين السواري، الحديث: ٦٧٣، ج١، ص٢٦٧.

7 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية النفخ... إلخ، الحديث: ٣٨١، ج١، ص٣٩٢.

www.dawateislami.net

ہیں: ''جب تُو نماز میں ہو تو انگلیاں نہ چٹکا۔''[1] بلکہ ایک روایت میں ہے، جب مسجد میں انتظارِ نماز میں ہو اس وقت انگلیاں چٹکانے سے منع فرمایا۔[2]

حدیث ۳۱ صحاح ستّہ میں مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ''مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں۔''[3]

حدیث ۳۲ صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، مونھ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔''[4]

حدیث ۳۳ ابوداود و نَسائی و دارمی عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کوّے کی طرح ٹھونک مارنے اور درندے کی طرح پاؤں بچھانے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کرلے، جیسے اونٹ جگہ مقرر کرلیتا ہے۔''[5]

حدیث ۳۴ ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! میں اپنے لیے جو پسند کرتا ہوں تمھارے لیے پسند کرتا ہوں اور اپنے لیے جو مکروہ جانتا ہوں تمھارے لیے مکروہ جانتا ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان اقعانہ کرنا۔''[6] (یعنی اس طرح نہ بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے)۔

حدیث ۳۵ ابوداود اور حاکم نے مستدرک میں بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اس سے منع فرمایا کہ ''مرد صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے۔''[7]

حدیث ۳۶ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز نماز نہ پڑھے کہ مونڈھوں پر کچھ نہ ہو۔''[8]

---

1 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب مايكره في الصلاة، الحديث: ٩٦٥، ج١، ص٥١٤.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٤٩٣.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب لا يكف ثوبه في الصلاة، الحديث: ٨١٦، ج١، ص٢٨٦.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب السجود على الأنف، الحديث: ٨١٢، ج١، ص٢٨٥.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود، الحديث: ٨٦٢، ج١، ص٣٢٨.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الإقعاء بين السجدتين، الحديث: ٢٨٢، ج١، ص٣٠٩.

7 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب إذا كان الثوب ضيقا يتذربه، الحديث: ٦٣٦، ج١، ص٢٥٧.

8 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب إذا صلى في الثوب الواحد، الحديث: ٣٥٩، ج١، ص١٤٥.

www.dawateislami.net

حدیث ۳۷ صحیح بخاری میں اونھیں سے مروی، فرماتے ہیں: ''جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے، یعنی وہی چادر وہی تہبند ہو، تو اِدھر کا کنارہ اُدھر اور اُدھر کا اِدھر کرلے۔'' (1)

حدیث ۳۸ عبدالرزاق نے مصنف میں روایت کی، کہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہننے کو دیے اور یہ اس وقت لڑکے تھے اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، اس پر فرمایا: ''کیا تمھارے پاس دو کپڑے نہیں کہ انھیں پہنتے؟ عرض کی، ہاں ہیں۔ تو فرمایا: بتاؤ اگر مکان سے باہر تمھیں بھیجوں تو دونوں پہنو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: تو کیا اللہ عزوجل کے دربار کے لیے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لیے؟ عرض کی، اللہ (عزوجل) کے لئے۔'' (2)

حدیث ۳۹ امام احمد کی روایت ہے، کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ ''ایک کپڑے میں نماز سُنت ہے یعنی جائز ہے، کہ ہم حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ لگایا جاتا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''یہ اس وقت ہے کہ کپڑوں میں کمی ہو اور جو اللہ تعالٰی نے وسعت دی ہو تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ پاکیزہ ہے۔'' (3)

حدیث ۴۰ ابوداود نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے، اسے اللہ (عزوجل) کی رحمت حل میں ہے، نہ حرم میں۔'' (4)

حدیث ۴۱ ابوداود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ''ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے، ارشاد فرمایا: جاؤ وضو کرو، وہ گئے اور وضو کرکے واپس آئے۔'' کسی نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)! کیا ہوا کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے وضو کا حکم فرمایا؟ ارشاد فرمایا: ''وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ عزوجل اس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا، جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو۔'' (5) (یعنی اتنا نیچا کہ پاؤں کے گِٹّے چھپ جائیں)۔ شیخ محقق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالٰی لمعات میں فرماتے ہیں: کہ ''وضو کا حکم اس لیے دیا کہ انھیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے کہ سب لوگوں کو بتا دیا تھا

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب إذا صلى في الثوب الواحد... إلخ، الحديث: ٣٦٠، ج١، ص١٤٥.

2 ...... "المصنف" لعبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب ما يكفي الرجل من الثياب، الحديث: ١٣٩٢، ج١، ص٢٧٤.

3 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث المشايخ، الحديث: ٢١٣٣٤، ج٨، ص٦٠.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب الإسبال في الصلاة، الحديث: ٦٣٧، ج١، ص٢٥٧.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب الإسبال في الصلاة، الحديث: ٦٣٨، ج١، ص٢٥٧.

www.dawateislami.net

کہ وضو گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا۔“ (1)

حدیث ۴۲ ابو داود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی نماز پڑھے تو دہنی طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف بھی نہیں کہ کسی اور کی دہنی جانب ہوں گی، مگر اس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو، بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔“ (2)

احکام فقہیّہ

احکام فقہیہ: (۱) کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا، (۲) کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ، (۳) کپڑا لٹکانا، مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (3) (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱ اگر کُرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے، بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی، جب بھی یہی حکم ہے۔ (4)
(مستفاد من الدر)

مسئلہ ۲ رومال یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں، یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر، جیسے عموماً اس زمانہ میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے، تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (5)
(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ (۴) کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی، یا (۵) دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (6) (درمختار)

---

1 ...... ”لمعات“،

2 ...... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب المصلي إذا خلع نعليه... إلخ، الحديث: ٦٥٤، ج١، ص٢٦٢.

3 ...... ”الفتاوى الهندية“، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٥ ـ ١٠٦.

4 ...... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٨٨.

5 ...... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في الكراهة التحريمية و التنزيهية، ج٢، ص٤٨٨.

6 ...... المرجع السابق، ص٤٩٠، و ”الفتاوى الرضوية“، کتاب الصلاة، ج٧، ص٣٨٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ (۶) شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت، یا (۷) غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔[1] حدیث میں ہے، ''جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلا جانا ہو، تو پہلے بیت الخلا کو جائے۔''[2] اس حدیث کو ترمذی نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابوداود ونسائی و مالک نے بھی اس کے مثل روایت کی ہے۔

مسئلہ ۵ نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع ہی ممنوع و گناہ ہے، قضائے حاجت مقدم ہے، اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے، نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے نماز[3] میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب اور اگر اسی طرح پڑھ لی، تو گناہ گار رہوا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ (۸) جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور نماز میں جوڑا باندھا، تو فاسد ہوگئی۔[5]

مسئلہ ۷ (۹) کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سُنّت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو، تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ (۱۰) اُنگلیاں چٹکانا، (۱۱) انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا، مکروہ تحریمی ہے۔[7] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹ نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے، نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں، جب کہ کسی حاجت کے لیے ہوں۔[8] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰ (۱۲) کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔[9] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في الخشوع، ج۲، ص۴۹۲.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء إذا أقيمت الصلاة... إلخ، الحديث: ۱۴۲، ج۱، ص۱۹۲.

3 ...... یعنی نماز کے دوران۔

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع، ج۲، ص۴۹۲.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۴۹۲.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في الخشوع، ج۲، ص۴۹۳.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۴۹۳، وغيره.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۴۹۳، وغيره.

9 ...... المرجع السابق، ص۴۹۴.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱: (۱۳) اِدھر اُدھر مونھ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر مونھ نہ پھیرے، صرف کنکھیوں سے اِدھر اُدھر بلا حاجت دیکھے، تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں۔ (۱۴) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۱۲: (۱۵) تشہد یا سجدوں کے درمیان میں کُتّے کی طرح بیٹھنا، یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا، (۱۶) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا، (۱۷) کسی شخص کے مونھ کے سامنے نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ یوہیں دوسرے شخص کو مصلّی کی طرف مونھ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، یعنی اگر مصلّی کی جانب سے ہو تو کراہت مصلّی پر ہے، ورنہ اس پر۔ [1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر مصلّی اور اس شخص کے درمیان جس کا مونھ مصلّی کی طرف ہے، فاصلہ ہو جب بھی کراہت ہے، مگر جب کہ کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں مواجہہ ہو قعود میں نہ ہو، مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص مصلّی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا کہ اس صورت میں قعود میں مواجہہ نہ ہوگا، مگر قیام میں ہوگا، تو اب بھی کراہت ہے۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: (۱۸) کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے، علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اس طرح کپڑے میں لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: (۱۹) اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو، [4] مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ (۲۰) یوہیں ناک اور مونھ کو چھپانا، (۲۱) اور بے ضرورت کھنکار نکالنا، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ [5] (درمختار، عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ٢، ص ٤٩٥-٤٩٧.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ٢، ص ٤٩٧.

3 ...... "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، فصل في مكروهات الصلاة، ص ٧٩.

4 ...... صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''فتاویٰ امجدیہ'' میں فرماتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے مگر تحقیق یہ ہے: کہ ''اعتجار اس صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔''

("فتاویٰ امجدیه"، كتاب الصوم، ج ١، ص ٣٩٩).

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ٢، ص ٥١١.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج ١، ص ١٠٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۶ (۲۲) نماز میں بالقصد جماہی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں، مگر روکنا مستحب ہے اور اگر روکے سے نہ رُکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رُکے تو داہنا یا بایاں ہاتھ مونھ پر رکھ دے یا آستین سے مونھ چھپالے، قیام میں دہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔[1] (مراقی الفلاح)

فائدہ: انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، اس لیے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''جماہی شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے۔''[2] اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کیا، بلکہ بعض روایتوں میں ہے، کہ ''شیطان مونھ میں گھس جاتا ہے۔''[3] بعض میں ہے، ''شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔''[4]

علماء فرماتے ہیں: کہ ''جو جماہی میں مونھ کھول دیتا ہے، شیطان اس کے مونھ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے، وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا مونھ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے، وہ شیطان کا تھوک ہے۔'' اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، فوراً رُک جائے گی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ (۲۳) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو، اسے پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا، ناجائز ہے۔ (۲۴) یوہیں مصلّی[6] کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلّق[7] ہو، یا (۲۵) محل سجود[8] میں ہو، کہ اس پر سجدہ واقع ہو، تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (۲۶) یوہیں مصلّی کے آگے، یا (۲۷) داہنے، یا (۲۸) بائیں تصویر کا ہونا، مکروہ تحریمی ہے، (۲۹) اور پسِ پُشت[9] ہونا بھی مکروہ ہے، اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے دہنے بائیں معلق ہو، یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو، اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں، تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے، جیسے پہاڑ دریا وغیرہا کی، تو اس میں کچھ حرج نہیں۔[10] (عامۂ کتب)

---

1 ...... "مراقي الفلاح" شرح "نور الإيضاح"، كتاب الصلاة، فصل في مكروهات الصلاة، ص ٨٠.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس... إلخ، الحديث: ٢٩٩٤، ص١٥٩٧.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس... إلخ، الحديث: ٢٩٩٥، ص١٥٩٧.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب ما يستحب من العطاس... إلخ، الحديث: ٦٢٢٣، ج٤، ص١٦٢.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ومطلب إذا تردد الحكم بين سنة... إلخ، ج٢، ص٤٩٨.

6 ...... نمازی۔ 7 ...... آویزاں۔

8 ...... سجدے کی جگہ۔ 9 ...... پیچھے۔

10 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٠٢ ـ ٥٠٤، وغيرهما.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو، مثلاً جوتیاں اُتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو، تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں، نہ اس سے نماز میں کراہت آئے، جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹ جس تکیہ پر تصویر ہو، اسے منصوب[2] کرنا پڑا ہوا نہ رکھنا، اعزاز تصویر میں داخل ہوگا اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو، مگر کپڑوں سے چھپی ہو، یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو، یا آگے، پیچھے، دہنے، بائیں، اوپر، نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے، یا پاؤں کے نیچے، یا بیٹھنے کی جگہ ہو، تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو، مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھوڈالا ہو، کراہت نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲ اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے ہنوز[6] جدا نہ ہوا، تو بھی کراہت ہے۔ مثلاً کپڑے پر تصویر تھی، اس کی گردن پر سلائی کر دی کہ مثل طوق کے بن گئی۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ مٹانے میں صرف چہرہ کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لیے کافی ہے، اگر آنکھ یا بھوں، ہاتھ، پاؤں جُدا کر لیے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو، تو نماز میں کراہت نہیں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی، تو اب نماز

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج۲، ص۵۰۳، وغیره.

2 ...... یعنی کھڑا۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج۲، ص۵۰۳.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج۲، ص۵۰٤.

6 ...... یعنی ابھی تک۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج۲، ص۵۰٤.

8 ...... المرجع السابق.

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلاة وما یکره فیها، ج۲، ص۵۰٤.

www.dawateislami.net

مکروہ نہ ہوگی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت[2] میں نہ ہو، اس پر پردہ نہ ہو، تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے، جب تصویر مصلّی کے آگے قبلہ کو ہو، پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو، اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو، پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر۔[3] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ یہ احکام تو نماز کے ہیں، رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ ''جس گھر میں کُتا ہو یا تصویر، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔''[4] یعنی جب کہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی تصویریں ہوں۔

مسئلہ ۲۸ روپے اشرفی اور دیگر سکّے کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ یہ احکام تو تصویر کے رکھنے میں ہیں کہ صورت اہانت وضرورت وغیرہا مستثنیٰ ہیں، رہا تصویر بنانا یا بنوانا، وہ بہرحال حرام ہے۔[6] (ردالمحتار) خواہ دستی[7] ہو یا عکسی[8]، دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ۳۰ (۳۰) اُلٹا قرآن مجید پڑھنا، (۳۱) کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا، یوہیں قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا، (۳۲) قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا، یا (۳۳) رکوع میں قراءت ختم کرنا، (۳۴) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع وسجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔

مسئلہ ۳۱ (۳۵) صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کُرتا یا چادر موجود ہے، تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٤.

2 ...... یعنی ذلّت کی جگہ۔

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٧.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٣.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب المغازي، الحديث: ٤٠٠٢، ج٣، ص١٩.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٦.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٦.

اس کے متعلق دیگر احکام ان شاء اللہ تعالٰی کتاب الحظر میں مذکور ہونگے۔١٢

7 ...... یعنی ہاتھ کے ذریعہ۔

8 ...... یعنی فوٹو۔

www.dawateislami.net

دوسرا کپڑا نہیں، تو معاف ہے۔[1] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۳۲: (۳۶) امام کو کسی آنے والے کی خاطر نماز کا طول دینا مکروہ تحریمی ہے، اگر اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مدنظر ہو اور اگر نماز پر اس کی اعانت کے لیے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں۔[2] (عالمگیری) (۳۷) جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا، پھر صف میں داخل ہوا، یہ مکروہ تحریمی ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: (۳۸) زمین مغصوب[4]، یا (۳۹) پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جُتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، (۴۰) قبر کا سامنے ہونا، اگر مصلّی و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: (۴۱) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں اور ظاہر کراہت تحریم۔[6] (بحر) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵: (۴۲) اُلٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ظاہر تحریم۔[8] (۴۳) یوہیں انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا، اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریم ہے اور نیچے کرتا وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔ یہاں تک تو وہ مکروہات بیان ہوئے جن کا مکروہ تحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے، بلکہ اسی پر اعتماد کیا ہے، اب بعض دیگر مکروہات بیان کیے جاتے ہیں کہ ان میں اکثر کا مکروہ تنزیہی ہونا مصرح ہے اور بعض میں اختلاف ہے، مگر راجح تنزیہی ہے۔ (۱) سجدہ یا رکوع میں بلاضرورت تین تسبیح سے کم کہنا، حدیث میں اسی کو مرغ کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا، ہاں تنگی وقت یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کا ساتھ دے۔

مسئلہ ۳۶: (۲) کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٦، و "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص٣٤٨.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٨.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٨.

4 ...... یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٥٤.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد و قبلة... إلخ، ج٥، ص٣١٩.

6 ...... "البحرالرائق"، كتاب الدعوى، ج٧، ص٣٦٤.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب تكره الصلاة في الكنيسة، ج٢، ص٥٣.

8 ...... الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز مکروہ تنزیہی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے: فتاوی رضویہ، ج۷، ص۳۵۸ تا ۳۶۰۔... علمیه

www.dawateislami.net

کراہت نہیں۔[1] (متون)

مسئلہ ۳۷ (۳) مونھ میں کوئی چیز لیے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے، جب کہ قراءت سے مانع نہ ہو اور اگر مانع قراءت ہو، مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸ (۴) سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہ تنزیہی ہے اور اگر تحقیر نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی مہتم بالشان[3] چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے اور خشوع خضوع کے لیے سر برہنہ پڑھی، تو مستحب ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹ نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھا لینا افضل ہے، جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے، تو چھوڑ دے اور نہ اٹھانے سے خضوع مقصود ہو، تو نہ اٹھانا افضل ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰ (۵) پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے، جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبّر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضایقہ نہیں بلکہ چاہیے، تاکہ ریا نہ آنے پائے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱ یوہیں حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پوچھنا، بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ مصلّی کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو، مکروہ ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲ نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا، زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو ضرور ہے۔[8] (عالمگیری وغیرہ)

---

1 ...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج١، ص١٩٨.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في الكراهة التحريميّة و التنزيهيّة، ج٢، ص٤٩١.

3 ...... یعنی اہم۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في الكراهة التحريمية و التنزيهية، ج٢، ص٤٩١.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٥.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٥.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٥، وغيره.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۳: (۲) نماز میں اُنگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے، نماز فرض ہو خواہ نفل اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا اور سب اُنگلیاں بطورِ مسنون اپنی جگہ پر ہوں، اس میں کچھ حرج نہیں، مگر خلافِ اَولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گننا مفسد نماز ہے۔ [1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۴: نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بعض احادیث میں عقدِ انامل [2] کا حکم ہے اور یہ کہ اُنگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔ [3] (ردالمحتار، حلیہ)

مسئلہ ۴۵: تسبیح رکھنے میں حرج نہیں، جب کہ ریا کے لیے نہ ہو۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: (۷) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا، مکروہ ہے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۴۷: (۸) نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی حرج نہیں۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۴۸: (۹) دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے۔ [7] (عالمگیری) جب کہ دو ایک بار ہو۔ [8] (مراقی الفلاح) یہ اس قول کی بنا پر کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا اور پنکھا جھلنا مفسد نماز ہے کہ دور سے دیکھنے والا سمجھے گا کہ نماز میں نہیں۔ [9] (منتقے، ذخیرہ، محیط رضوی، طحطاوی علی مراقی الفلاح)

مسئلہ ۴۹: (۱۰) اسبال یعنی کپڑا حدِ معتاد سے بافراط دراز رکھنا منع ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز پڑھو تو لٹکتے کپڑے کو اٹھالو کہ اس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی، وہ نار میں ہے۔'' [10] اس حدیث کو بُخاری نے تاریخ میں اور طبرانی نے کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ دامنوں اور پائچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٧، وغيره.

2 ...... یعنی انگلیوں پر گننا۔

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٧.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ج٢، ص٥٠٨.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٩٧.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٩٨.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٧.

8 ...... "مراقي الفلاح"، كتاب الصلاة، فصل في مكروهات الصلاة، ص٨٠.

9 ...... "حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح"، كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ص١٩٤.

10 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ١١٦٧٧، ج١١، ص٢٠٨.

www.dawateislami.net

آستینوں میں انگلیوں سے نیچے اور عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں دبے۔

مسئلہ ۵۰: (۱۱) انگڑائی لینا (۱۲) اور بالقصد کھانسنا، یا (۱۳) کھنکارنا مکروہ ہے اور اگر طبیعت دفع کر رہی ہے تو حرج نہیں (۱۴) اور نماز میں تھوکنا بھی مکروہ ہے۔[1] (عالمگیری) طحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگڑائی کو فرمایا ظاہراً مکروہ تنزیہی ہے۔[2]

مسئلہ ۵۱: (۱۵) صف میں منفرد[3] کو کھڑا ہونا مکروہ ہے، کہ قیام وقعود وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف ادا کرے گا۔ (۱۶) یوہیں مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے، جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ بہتر ہے، مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ سے واقف ہو کہ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے۔[4] (عالمگیری) اور چاہیے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹے، اس پر سے کراہت دفع ہوگئی۔[5] (فتح القدیر)

مسئلہ ۵۲: (۱۷) فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ (۱۸) یوہیں ایک سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔[6] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۵۳: (۱۹) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا، (۲۰) اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا، بلا عذر مکروہ ہے۔[7] (منیہ)

مسئلہ ۵۴: (۲۱) رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا، مکروہ ہے۔[8] (منیہ)

مسئلہ ۵۵: (۲۲) بسم اللہ وتعوذ وثنا اور آمین زور سے کہنا، یا (۲۳) اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا، مکروہ ہے۔[9] (غنیہ، عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٧.

2 ...... "حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح"، كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ص١٩٤.

3 ...... یعنی تنہا نماز پڑھنے والے۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٧.

5 ...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج١، ص٣٠٩.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٧.
و "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص٣٥٥.

7 ...... "منية المصلي"، بيان مكروهات الصلاة، ص٣٤٠.

8 ...... المرجع السابق، ص٣٤٩.

9 ...... "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص٣٥٢.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۶: (۲۴) بغیر عذر دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں، بلکہ فرض و واجب و سنت فجر کے قیام میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جب کہ بغیر اس کے قیام نہ ہو سکے، جیسا کہ بحث قیام میں ذکر ہوا۔[1] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۵۷: (۲۵) رکوع میں گھٹنوں پر، (۲۶) اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا، مکروہ ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸: (۲۷) عمامہ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا، یا (۲۸) زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں، البتہ مکروہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹: (۲۹) آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تا کہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور براہِ تکبّر ہو تو کراہت تحریم اور گرمی سے بچنے کے لیے کپڑے پر سجدہ کیا، تو حرج نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا، منفرد نفل پڑھنے والے کے لیے جائز ہے۔ (۳۰) امام ومقتدی کو مکروہ۔[5] (عالمگیری) اور اگر مقتدیوں پر ثقل کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی۔

مسئلہ ۶۱: (۳۱) داہنے بائیں جھومنا مکروہ ہے اور تراوح یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سُنّت ہے۔[6] (حلیہ)

مسئلہ ۶۲: (۳۲) اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدہ کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا، مستحب ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: (۳۳) نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہ ہے، مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص٣٥٣. وغيرها

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٩.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٨.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الحلية"، كتاب الصلاة، فصل فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ج١، ص٣٢٨.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٨.

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٤٩٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۴: (۳۴) سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا، مکروہ ہے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۵: جوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں۔[2] (غنیہ) یعنی جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ ہو۔

مسئلہ ۶۶: (۳۵) امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہوا سجدہ محراب میں کیا یا وہ تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔ یو ہیں اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: (۳۶) امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے، (۳۷) یو ہیں امام جماعت اولیٰ کو مسجد کے زاویہ و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ، اسے سُنّت یہ ہے کہ وسط میں کھڑا ہو اور اسی وسط کا نام محراب ہے، خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہوا اگرچہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر برابر حصے ہوں، مکروہ ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۸: (۳۸) امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے، بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو۔ پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہ ورنہ ظاہر تحریم۔ (۳۹) امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر، یہ بھی مکروہ و خلافِ سُنت ہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۹: (۴۰) کعبۂ معظّمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: (۴۱) مسجد میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا، کہ وہیں نماز پڑھے یہ مکروہ ہے۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷۱: کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں، جب کہ باتوں سے دل

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٨، وغيره.

2 ...... "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص٣٥٣.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج٢، ص٤٩٩.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٨.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٠.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٠.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٨.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد و قبلة... إلخ، ج٥، ص٣٢٢.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٨، وغيره.

www.dawateislami.net

بٹنے کا خوف نہ ہو۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا، مکروہ نہیں۔ [1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: (۴۲) تلوار و کمان وغیرہ حمائل کیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: (۴۳) جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے، شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: (۴۴) ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے، اس کو لیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو، (۴۵) سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنہ نجاست ہو، مکروہ ہے۔ [4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵: (۴۶) سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا، یا (۴۷) ہاتھ سے بغیر عذر مکھی پسوا اڑانا مکروہ ہے۔ [5] (عالمگیری) مگر عورت سجدہ میں ران پیٹ سے ملا دے گی۔

مسئلہ ۴۶: قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں پیشانی نہ ٹھہرے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔ [6] (غنیہ)

مسئلہ ۴۷: (۴۸) ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے، مثلاً زینت اور لہو ولعب وغیرہ۔

مسئلہ ۴۸: (۴۹) نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے۔ [7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹: (۵۰) عام راستہ، (۵۱) کوڑا ڈالنے کی جگہ، (۵۲) مذبح، [8] (۵۳) قبرستان، (۵۴) غسل خانہ،

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحۃ... إلخ، ج۲، ص۵۰۹.

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۹.

3 ...... المرجع السابق، ص۱۰۸.

4 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب في بیان السنۃ و المستحب، ج۲، ص۵۱۳.

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۹.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ،مطلب في اطالۃ الرکوع للجائي، ج۲، ص۲۵۹.

6 ...... "غنیۃ المتملي"، کتاب الصلاۃ، کراھیۃ الصلاۃ، فروع في الخلاصۃ، ص۳۶۰.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب في بیان السنۃ و المستحب، ج۲، ص۵۱۳.

8 ...... یعنی جانور ذبح کرنے کی جگہ۔

www.dawateislami.net

(۵۵) حمام، (۵۶) نالا، (۵۷) مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، (۵۸) اصطبل،[1] (۵۹) پاخانہ کی چھت، (۶۰) اور صحرا میں بلاسُترہ کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان مواضع[2] میں نماز مکروہ ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰: مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز میں حرج نہیں اور کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو اور مصلّی اور قبر کے درمیان کوئی شے سُترہ کی قدر حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر دہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سُترہ کوئی چیز حائل ہو، تو کچھ بھی کراہت نہیں۔[4] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۸۱: ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی، تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے، اگر کھیتی نہ ہو ورنہ راستہ پر پڑھے کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے، مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۲: سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جب کہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یوہیں اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو، مثلاً دُودھ اُبل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اُچکا لے بھاگا، ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔[6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸۳: پاخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو، یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے، بشرطیکہ وقت و جماعت نہ فوت ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا، البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اسی نمازی کو پُکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پُکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا

---

1 ...... یعنی گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

2 ...... یعنی جگہوں۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۵۲ ـ ۵۵، وغیرہ.

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب الخامس، ج۵، ص۳۲۰، و "غنیة المتملي"، کراھیة الصلاۃ، ص۳۶۳.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب في الصلاۃ في الارض المغصوبة... إلخ، ج۲، ص۵٤.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب في بیان المستحب... إلخ، ج۲، ص۵۱۳.

و "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۹.

7 ...... "الدرالمختار" و دالمحتار کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب في بیان المستحب... إلخ، ج۲، ص۵۱٤.

www.dawateislami.net

آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے، جب کہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۵ ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پُکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو، جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پُکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انھیں معلوم نہ ہو اور پکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

احکام مسجد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۸ ﴾[3]

مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے، بے شک وہ راہ پانے والوں سے ہونگے۔

حدیث ۱ تا ۴ بُخاری و مُسلِم و ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ، گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے، تو ملائکہ برابر اس پر دُرود بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلّے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔''[4] امام احمد و ابویعلٰی وغیرہ کی روایت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب سے گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في بيان المستحب... إلخ، ج٢، ص٥١٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... پ١٠، التوبة: ١٨.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، الحديث: ٦٤٧، ج١، ص٢٣٣.

و "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي إلىٰ الصلاة، الحديث: ٥٥٩، ج١، ص٢٣٢.

www.dawateislami.net

جاتا ہے۔'' (1) انھیں روایتوں کے قریب قریب ابن عمرو ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۵ نسائی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو اچھی طرح وضو کرکے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔'' (2)

حدیث ۶ مُسلِم وغیرہ نے روایت کی کہ جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں، بنی سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں، یہ خبر نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پہنچی، فرمایا: ''مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے ہو۔''، عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)! ہاں ارادہ تو ہے، فرمایا: ''اے بنی سلمہ! اپنے گھروں ہی میں رہو، تمھارے قدم لکھے جائیں گے۔ دوبارا اس کو فرمایا، بنی سلمہ کہتے ہیں، لہٰذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا۔'' (3)

حدیث ۷ ابن ماجہ نے باسناد جید روایت کی، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں: ''انصار کے گھر مسجد سے دُور تھے، انہوں نے قریب آنا چاہا۔'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ﴾ (4)

جوانھوں نے نیک کام آگے بھیجے، وُہ اوران کے نشانِ قدم ہم لکھتے ہیں۔

حدیث ۸ بُخاری و مُسلِم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے، جو زیادہ دور سے چل کر آئے۔'' (5)

حدیث ۹ مُسلِم وغیرہ کی روایت ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: ''ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دُور تھا اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی، ان سے کہا گیا، کاش! تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آؤ، جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے، اس پر نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (عزوجل) نے تجھے یہ سب جمع کر کے دے دیا۔'' (6)

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث عقبة بن عامر الجهني، الحديث: ١٧٤٤٥، ج٦، ص١٤٦.

2 ...... "سنن النسائي"، كتاب الإمامة، باب حد إدراك الجماعة، الحديث: ٨٥٣، ص١٤٩.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل كثرة الخطا إلى المسجد، الحديث: ٢٨٠-(٦٦٥)،٢٨١-(٦٦٥)، ص٣٣٥.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب المساجد... إلخ، باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرا، الحديث: ٧٨٥، ج١، ص٤٣٢. پ٢٢، يٰسٓ: ١٢.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل كثرة الخطا إلى المسجد، الحديث: ٦٦٢، ص٣٣٤.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل كثرة الخطا إلى المسجد، الحديث: ٦٦٣، ص٣٣٤.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۰ بزار وابو یعلٰی باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا، گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔'' (1)

حدیث ۱۱ طبرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''صبح وشام مسجد کو جانا از قسم جہاد فی سبیل اللہ ہے۔'' (2)

حدیث ۱۲ صحیحین وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے، اللہ تعالٰی اس کے لیے جنت میں مہمانی طیار کرتا ہے، جتنی بار جائے۔'' (3)

حدیث ۱۳ تا ۲۳ ابو داود و ترمذی بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو لوگ اندھیریوں میں مساجد کو جانے والے ہیں، انھیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سُنا دے۔'' (4) اور اسی کے قریب قریب ابو ہریرہ وابو درداء وابو امامہ وسہل بن سعد ساعدی وابن عباس وابن عمرو ابی سعید خدری وزید بن حارثہ وام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی۔

حدیث ۲۴ ابو داود وابن حبان ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تین شخص اللہ عزوجل کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں، تو روزی دے اور کفایت کرے، مر جائیں تو جنت میں داخل کرے، جو شخص گھر میں داخل ہوا اور گھر والوں پر سلام کرے، وہ اللہ کی ضمان میں ہے اور جو مسجد کو جائے اللہ کی ضمان میں ہے اور جو اللہ کی راہ میں نکلا وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔'' (5)

حدیث ۲۵ طبرانی کبیر میں باسناد جید اور بیہقی باسناد صحیح موقوفاً سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جس نے گھر میں اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کو آیا وہ اللہ کا زائر ہے اور جس کی زیارت کی جائے، اس پر حق ہے کہ زائر کا اکرام کرے۔'' (6)

حدیث ۲۶ ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو گھر سے نماز کو

---

1 ...... "مسند البزار"، مسند علي بن أبي طالب، الحديث: ٥٢٨، ج٢، ص١٦١.

2 ...... "المعجم الكبير"، ، الحديث: ٧٧٣٩، ج٨، ص١٧٧.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب المشي إلى الصلاة... إلخ، الحديث: ٦٦٩، ص٣٣٦.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ماجاء في المشي إلى الصلاة في الظلم، الحديث: ٥٦١، ج١، ص٢٣٢.

5 ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب البر والإحسان، باب إفشاء السلام... إلخ، الحديث: ٤٩٩، ج١، ص٣٥٩.

6 ...... "المعجم الكبير"، باب السين، الحديث: ٦١٣٩، ج٦، ص٢٥٣.

www.dawateislami.net

جائے اور یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّی لَمْ اَخْرُجْ اَشِرًا وَّلَا بَطِرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ (1)

اس کی طرف اللہ عزوجل اپنے وجہِ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور ستّر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (2)

حدیث ۲۷ تا ۲۹: صحیح مُسلِم میں ابو اسید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: جب کوئی مسجد میں جائے، تو کہے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ۔ (3)

اور جب نکلے تو کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ۔ (4)

اور ابو داود کی روایت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے جب حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مسجد میں جاتے، تو یہ کہتے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ (5)

فرمایا: ''جب اسے کہہ لے، تو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا۔'' (6) اور ترمذی کی روایت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے، جب مسجد میں حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) داخل ہوتے تو دُرود پڑھتے اور کہتے۔

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس حق سے کہ تُو نے سوال کرنے والوں کا اپنے ذمہ کرم پر رکھا ہے اور اپنے اس چلنے کے حق سے کیونکہ میں تکبر وفخر کے طور پر گھر سے نہیں نکلا اور نہ دکھانے اور سنانے کے لیے نکلا میں تیری ناراضی سے بچنے اور تیری رضا کی طلب میں نکلا، لہٰذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جہنم سے مجھے پناہ دے اور میرے گناہوں کو بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ۱۲۔

2 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد و الجماعات، باب المشي إلى الصلوٰة، الحديث: ۷۷۸، ج۱، ص۴۲۸ .

3 ...... اے اللہ (عزوجل)! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے ۱۲۔

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين ...إلخ باب ما يقول إذا دخل المسجد، الحديث: ۷۱۳، ص۳۵۹ .

اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں ۱۲۔

5 ...... پناہ مانگتا ہوں اللہ عظیم کی اور اس کے وجہ کریم کی اور سلطان قدیم کی، مردود شیطان سے ۱۲۔

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد، الحديث: ۴۶۶، ج۱، ص۱۹۹ .

www.dawateislami.net

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ .[1]

اور جب نکلتے تو دُرود پڑھتے اور کہتے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ .[2]

امام احمد وابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جاتے اور نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ کہتے اس کے بعد وہ دُعا پڑھتے۔[3]

حدیث ۳۰ تا ۳۳: صحیح مُسلِم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اللہ عزوجل کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں۔''[4] اور اسی کے مثل جبیر بن مطعم وعبداللہ بن عمر وانس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی ہے اور بعض روایت میں ہے کہ یہ قول اللہ عزوجل کا ہے۔

حدیث ۳۴: بُخاری و مُسلِم وغیرہما اُنھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''سات شخص ہیں، جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا، اس دن کہ اس کے سایہ کے سوا، کوئی سایہ نہیں۔ (۱) امام عادل، (۲) اور وہ جوان جس کی نشو ونما اللہ عزوجل کی عبادت میں ہوئی، (۳) اور وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے، (۴) اور وہ دو شخص کہ باہم اللہ کے لیے دوستی رکھتے ہیں اسی پر جمع ہوئے، اسی پر متفرق ہوئے، (۵) اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحبِ منصب و جمال نے بلایا، اس نے کہہ دیا، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۶) اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں کو خبر نہ ہوئی کہ دہنے نے کیا خرچ کیا اور (۷) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے۔''[5]

حدیث ۳۵: ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے، تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ۔'' کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔''[6] ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب

---

1 ...... اے پروردگار! تُو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔۱۲

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء ما يقول عند دخوله المسجد، الحديث: ٣١٤، ج١، ص٣٣٩.
اے رب! تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔۱۲

3 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب الدعاء عند دخول المسجد، الحديث: ٧٧١، ج١، ص٤٢٥.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل الجلوس في مصلاه... إلخ، الحديث: ٦٧١، ص٣٣٧.

5 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب الصدقة باليمين، الحديث: ١٤٢٣، ج١، ص٤٨٠.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الإيمان، باب ماجاء في حرمة الصلوٰة، الحديث: ٢٦٢٦، ج٤، ص٢٨٠.

www.dawateislami.net

ہے اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

حدیث ۳۶ صحیحین میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''مسجد میں تھوکنا خطا ہے اور اس کا کفارہ زائل کردینا ہے۔'' (1)

حدیث ۳۷ صحیح مُسلِم میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ مجھ پر میری اُمت کے اعمال اچھے بُرے سب پیش کیے گئے، نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دُور کرنا پایا اور بُرے اعمال میں مسجد میں تھوک کہ زائل نہ کیا گیا ہو۔'' (2)

حدیث ۳۸و۳۹ ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''مجھ پر اُمت کے ثواب پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے کوئی باہر کردے اور گناہ پیش کیے گئے، تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو آیت یا سورت قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی۔'' (3) اور ابن ماجہ کی ایک روایت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے، اللہ تعالٰی اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔'' (4)

حدیث ۴۰ تا ۴۲ ابن ماجہ واثلہ بن اسقع سے اور طبرانی اون سے اور ابودرداء و ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع و شرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔'' (5)

حدیث ۴۳ ترمذی و دارمی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جب کسی کو مسجد میں خرید یا فروخت کرتے دیکھو، تو کہو: خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے۔'' (6)

حدیث ۴۴ بیہقی شعب الایمان میں حسن بصری سے مرسلاً راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ خدا کو ان سے کچھ کام نہیں۔'' (7)

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب كفارة البزاق في المسجد، الحديث: ٤١٥، ج١، ص١٦٠.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب النهي عن البصاق في المسجد... إلخ، الحديث: ٥٥٣، ص٢٧٩.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلوٰة، باب كنس المسجد، الحديث: ٤٦١، ج١، ص١٩١.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب تطهير المساجد وتطيبها، الحديث: ٧٥٧، ج١، ص٤١٩.

5 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب مايكره في المساجد، الحديث: ٧٥٠، ج١، ص٤١٥.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب البيوع، باب النهي عن البيع في مسجد، الحديث: ١٣٢٥، ج٣، ص٥٩.

7 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصلوٰت، فصل المشي إلى المساجد، الحديث: ٢٩٦٢، ج٣، ص٨٦.

www.dawateislami.net

حدیث ۴۵ ابن خزیمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا، اسے صاف کیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی شخص اس کے مونھ کی طرف تھوک دے۔'' (1)

حدیث ۴۶ و ۴۷ ابوداود و ابن خزیمہ و ابن حبان ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو قبلہ کی جانب تھوکے، قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک، دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔'' (2)

اور امام احمد کی روایت ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔'' (3)

حدیث ۴۸ صحیح بُخاری شریف میں ہے سائب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں: میں مسجد میں سویا تھا، ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی دیکھا، تو امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں، فرمایا: جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ، میں ان دونوں کو حاضر لایا، فرمایا: تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے عرض کی، ہم طائف کے رہنے والے ہیں، فرمایا: ''اگر تم اہلِ مدینہ سے ہوتے تو میں تمھیں سزا دیتا (کہ وہاں کے لوگ آداب سے واقف تھے) مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں آواز بلند کرتے ہو۔'' (4)

احکام فقہیّہ

مسئلہ ۱ قبلہ کی طرف قصداً پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، یوہیں مصحف شریف و کتب شرعیہ (5) کی طرف بھی پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، ہاں اگر کتابیں اونچے پر ہوں کہ پاؤں کی محاذات (6) اُن کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں یا بہت دور ہوں کہ عرفاً کتاب کی طرف پاؤں پھیلانا نہ کہا جائے، تو بھی معاف ہے۔ (7) (درمختار)

مسئلہ ۲ نابالغ کا پاؤں قبلہ رُخ کر کے لٹا دیا، یہ بھی مکروہ ہے اور کراہت اس لٹانے والے پر عائد ہوگی۔ (8) (ردالمحتار)

---

1 ...... "المسند" للإمام احمد بن جنبل، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١١٨٥، ج٤، ص٤٨.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأطعمة، باب في أكل الثوم، الحديث: ٣٨٢٤، ج٣، ص٥٠٥، عن حذيفة رضى الله عنه.

3 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث أبي امامة الباهلى، الحديث: ٢٢٣٠٦، ج٨، ص٢٩٢.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت في المسجد، الحديث: ٤٧٠، ج١، ص١٧٨.

رواه بلفظ " كنت قائما " وفي نسخة " نائما " ("ارشاد الساري "شرح "صحيح البخاري"، ج٢، ص١٤٨).

5 ...... یعنی تفسیر وحدیث وغیرہ۔ 6 ...... یعنی سیدھ۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥١٦.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ج٢، ص٥١٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳: مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر اسباب مسجد جاتے رہنے کا خوف ہو، تو علاوہ اوقات نماز بند کرنے کی اجازت ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: مسجد کی چھت پر وطی و بول و براز[2] حرام ہے، یوہیں جنب اور حیض و نفاس والی کو اس پر جانا حرام ہے کہ وہ بھی مسجد کے حکم میں ہے۔ مسجد کی چھت پر بلاضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے، اگر اس کی عادت کرے تو فاسق ہے، اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا وسط میں پہنچا کہ نادم ہوا، تو جس دروازہ سے اس کو نکلنا تھا اس کے سوا دوسرے دروازہ سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وضو نہ ہو، تو جس طرف سے آیا ہے، واپس جائے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مسجد میں نجاست لے کر جانا، اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو، یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو، اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ناپاک روغن مسجد میں جلانا یا نجس گارا مسجد میں لگانا منع ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸: مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا[7] بھی جائز نہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۹: بچے اور پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ، جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں، ان کو اس کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا، سوء ادب ہے۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عیدگاہ یا وہ مقام کہ جنازہ کی نماز پڑھنے کے لیے بنایا ہو، اقتدا کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے کہ اگرچہ امام و مقتدی کے درمیان کتنی ہی صفوں کی جگہ فاصل ہو اقتدا صحیح ہے اور باقی احکام مسجد کے اس پر نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۰۹.

2 ...... یعنی پیشاب اور پاخانہ۔

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في أحكام المسجد، ج۲، ص۵۱۶.

4 ...... المرجع السابق، ص۵۱۷.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ج۲، ص۵۱۷.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۵۱۷.

7 ...... یعنی رگ کھول کر فاسد خون نکلوانا۔

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۵۱۷.

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۵۱۸.

www.dawateislami.net

کہ اس میں پیشاب پاخانہ جائز ہے بلکہ یہ مطلب کہ جنب اور حیض ونفاس والی کو اس میں آنا جائز، فنائے مسجد اور مدرسہ وخانقاہ وسرائے اور تالابوں پر جو چبوترہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لیے بنالیا کرتے ہیں، اُن سب کے بھی یہی احکام ہیں، جو عیدگاہ کے لیے ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ مسجد کی دیوار میں نقش ونگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جب کہ بہ نیت تعظیم مسجد ہو، مگر دیوارِ قبلہ میں نقش ونگار مکروہ ہے، یہ حکم اس وقت ہے کہ کوئی شخص اپنے مال حلال سے نقش کرے اور مال وقف سے نقش ونگار حرام ہے، اگر متولّی نے کرایا یا سفیدی کی تو تاوان دے، ہاں اگر واقف نے یہ فعل خود بھی کیا یا اُس نے متولّی کو اختیار دیا ہو، تو مال وقف سے یہ خرچ دیا جائے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ مسجد کا مال جمع ہے اور خوف ہے کہ ظالم ضائع کر ڈالیں گے، تو ایسی حالت میں نقش ونگار میں صرف کر سکتے ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندیشہ ہے وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے، اسی طرح مکان کی دیواروں پر کہ علّت مشترک ہے۔ یوہیں جس بچھونے یا مُصلّے پر اسمائے الٰہی لکھے ہوں اس کا بچھانا یا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں اور یہ بھی ممنوع ہے کہ اپنی ملک میں سے اِسے جُدا کردے کہ دوسرے کے استعمال نہ کرنے کا کیا اطمینان، لہٰذا واجب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس سے اوپر کوئی چیز نہ ہو۔[4] (عالمگیری) یوہیں بعض دسترخوان پر اشعار لکھتے ہیں، ان کا بچھانا اور ان پر کھانا ممنوع ہے۔

مسئلہ ۱۴ مسجد میں وضو کرنا اور کُلّی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنا اور ناک سنکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اوپر ڈالنے سے زیادہ بُرا ہے اور اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے، تو کپڑے میں لے لے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ مسجد میں کوئی جگہ وضو کے لیے ابتدا ہی سے بانی مسجد نے قبل تمام مسجدیت بنائی ہے، جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کرسکتا ہے۔ یوہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں بھی وضو کرسکتا ہے، مگر بشرط کمال احتیاط کہ کوئی چھینٹ مسجد میں

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۵۱۹.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۰۹.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق، ص۱۱۰.

www.dawateislami.net

نہ پڑے۔[1] (عالمگیری) بلکہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد مونھ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ ۱۶ کیچڑ سے پاؤں سنا ہوا ہے، اس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا ممنوع ہے، یوہیں پھیلے ہوئے غبار سے پونچھنا بھی ناجائز ہے اور کوڑا جمع ہے تو اس سے پونچھ سکتے ہیں، یوہیں مسجد میں کوئی لکڑی پڑی ہوئی ہے کہ عمارت مسجد میں داخل نہیں اس سے بھی پونچھ سکتے ہیں، چٹائی کے بے کار ٹکڑے سے جس پر نماز نہ پڑھتے ہوں پونچھ سکتے ہیں، مگر بچنا افضل۔[2] (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۱۷ مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں، جہاں بے ادبی ہو۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ مسجد میں کوآں نہیں کھودا جا سکتا اور اگر قبل مسجد وہ کوآں تھا اور اب مسجد میں آ گیا، تو باقی رکھا جائے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں، ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے، ستون قائم نہیں رہتے، تو اس تری کے جذب کرنے کے لیے پیڑ لگا سکتے ہیں۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۰ قبل تمام مسجدیت، مسجد کے اسباب رکھنے کے لیے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے، مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔[7] حدیث میں ہے، ''جب دیکھو کہ کوئی گمی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے، تو کہو، خدا اس کو تیرے پاس واپس نہ کرے کہ مسجدیں اس لیے نہیں بنیں۔''[8] اس حدیث کو مُسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲ مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے، البتہ اگر وہ شعر ''حمد و نعت و منقبت و وعظ و حکمت کا ہو''، تو جائز ہے۔[9] (درمختار)

---

1 ...... ''الفتاوی الھندیة''، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۱۰.

2 ...... المرجع السابق، و ''صغیری''، فصل في أحکام المسجد، ص۳۰۱.

3 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الطھارة، ج۱، ص۳۵۵.

4 ...... ''الفتاوی الھندیة''، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۱۰.

5 ...... المرجع السابق. وغیرہ   6 ...... المرجع السابق.

7 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۵۲۳.

8 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب المساجد... إلخ، باب النھی عن نشد الضالة في المسجد... إلخ، الحدیث: ۱۲۶۰، ص۷۶۵.

9 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۵۲۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۳ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں، لہٰذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھا پی سکتا ہے اور بعضوں نے صرف معتکف کا استثنا کیا اور یہی راجح، لہٰذا غریب الوطن بھی نیتِ اعتکاف کرے کہ خلاف سے بچے۔[1] (درمختار، صغیری)

مسئلہ ۲۴ مسجد میں کچا لہسن، پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جو اس بدبودار درخت سے کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی ہے، جس سے آدمی کو ہوتی ہے۔''[2] اس حدیث کو بُخاری و مُسلِم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبُو ہو۔ جیسے گندنا،[3] مولی، کچا گوشت، مٹی کا تیل، وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہے، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبُو دار زخم ہو یا کوئی دوا بدبُو دار لگائی ہو، تو جب تک بُو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے، یوہیں قصاب اور مچھلی بیچنے والے[4] اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو، مسجد سے روکا جائے گا۔[5] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۲۵ بیع و شرا[6] وغیرہ ہر عقد مبادلہ مسجد میں منع ہے، صرف معتکف کو اجازت ہے جب کہ تجارت کے لیے خرید تا بیچتا نہ ہو، بلکہ اپنی اور بال بچوں کی ضرورت سے ہو اور وہ شے مسجد میں نہ لائی گئی ہو۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۶ مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں[8]، نہ آواز بلند کرنا جائز۔ (درمختار، صغیری)

افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے، یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

---

1 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۵۲۵.
و ''صغیری''، فصل في أحکام المسجد، ص۳۰۲.

2 ...... صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب نھی من أکل ثوما... إلخ، الحدیث: ۵۶۴، ص۲۸۲.

3 ...... یعنی ایک قسم کی مشہور ترکاری جو لہسن سے مشابہ ہوتی ہے۔

4 ...... یعنی جبکہ ان دونوں کے بدن یا کپڑے میں بو ہو۔ قصاب سے مراد قوم قصاب نہیں بلکہ وہ جو گوشت بیچتا ہو، چاہے وہ کسی قوم کا ہو۔ ۱۲ منہ

5 ...... ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، و مطلب في الغرس في المسجد، ج۲، ص۵۲۵، وغیرھما.

6 ...... یعنی خرید و فروخت۔

7 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب في الغرس في المسجد، ج۲، ص۵۲۶.

8 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۵۲۶.
و ''صغیری''، فصل في أحکام المسجد، ص۳۰۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۷ درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر اُجرت پر کپڑے سیے، ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کے لیے بیٹھا تو حرج نہیں۔ یوہیں کاتب کو مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اجازت نہیں، جب کہ اُجرت پر لکھتا ہو اور بغیر اُجرت لکھتا ہو تو اجازت ہے جب کہ کتاب کوئی بُری نہ ہو۔ یوہیں معلّم اجیر[1] کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں اور اجیر نہ ہو تو اجازت ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جاسکتا اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہو چکی ہو، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، ہاں اگر واقف نے شرط کردی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں، اگرچہ شب بھر کی ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ مسجد کے چراغ سے کتب بینی اور درس و تدریس تہائی رات تک تو مطلقاً کرسکتا ہے، اگرچہ جماعت ہوچکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں، مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ چمگاوڑ اور کبوتر وغیرہ کے گھونسلے، مسجد کی صفائی کے لیے نوچنے میں حرج نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۱ جس نے مسجد بنوائی تو مرمت اور لوٹے، چٹائی، چراغ بتی وغیرہ کا حق اُسی کو ہے اور اذان و اقامت و امامت کا اہل ہے تو اس کا بھی وہی مستحق ہے، ورنہ اس کی رائے سے ہو، یوہیں اس کے بعد اس کی اولاد اور کنبے والے غیروں سے اولیٰ ہیں۔[6] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۳۲ بانی مسجد نے ایک کو امام و مؤذن کیا اور اہل محلّہ نے دوسرے کو، تو اگر وہ افضل ہے جسے اہل محلّہ نے پسند کیا ہے، تو وہی بہتر ہے اور اگر برابر ہوں، تو جسے بانی نے پسند کیا، وہ ہوگا۔[7] (غنیہ)

مسئلہ ۳۳ سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد قدس، پھر مسجد قبا، پھر اور جامع

---

1 ...... یعنی اُجرت پر پڑھانے والے۔

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج١، ص١١٠.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٢٨.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج١، ص١١٠.
و "غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص٦١٥.

7 ...... "غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص٦١٥.

www.dawateislami.net

مسجدیں، پھر مسجد محلّہ، پھر مسجد شارع۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ مسجد محلّہ میں نماز پڑھنا، اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے، اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو، بلکہ اگر مسجد محلّہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے، نماز پڑھے، وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔[2] (صغیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۵ جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے، جس کا امام زیادہ علم و صلاح والا ہو۔[3] (صغیری) اور اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قدیم ہو اور بعضوں نے کہا جو زیادہ قریب ہو اور زیادہ راجح یہی معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳۶ مسجد محلّہ میں جماعت نہ ملی تو دوسری مسجد میں با جماعت پڑھنا افضل ہے اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت نہ ملے تو محلّہ ہی کی مسجد میں اَولیٰ ہے اور اگر مسجد محلّہ میں تکبیر اُولیٰ یا ایک دو رکعت فوت ہوگئی اور دوسری جگہ مل جائے گی، تو اس کے لیے دوسری مسجد میں نہ جائے۔ یوہیں اگر اذان کہی اور جماعت میں سے کوئی نہیں، تو مؤذن تنہا پڑھ لے، دوسری مسجد میں نہ جائے۔[4] (صغیری)

مسئلہ ۳۷ جو ادب مسجد کا ہے، وہی مسجد کی چھت کا ہے۔[5] (غنیہ)

مسئلہ ۳۸ مسجد محلّہ کا امام اگر معاذ اللہ زانی یا سود خوار ہو یا اس میں اور کوئی ایسی خرابی ہو، جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز منع ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے۔[6] (غنیہ) اور اگر اس سے ہوسکتا ہو تو معزول کردے۔

مسئلہ ۳۹ اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث میں فرمایا: کہ ''اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا، مگر منافق۔''[7] لیکن وہ شخص کہ کسی کام کے لیے گیا اور واپسی کا ارادہ رکھتا ہے یعنی قبل قیام جماعت۔ یوہیں جو شخص دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو تو اسے چلا جانا چاہیے۔[8] (عامۂ کتب)

---

1 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب في أفضل المسجد، ج۲، ص۵۲۱.

2 ...... ''صغیری''، فصل في أحکام المسجد، ص۳۰۲، وغیرہ.
و ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب في أفضل المساجد، ج۲، ص۵۲۳.

3 ...... ''صغیری''، فصل في أحکام المسجد، ص۳۰۲.
و ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب في أفضل المساجد، ج۲، ص۵۲۲.

4 ...... ''صغیری''، فصل في أحکام المسجد، ص۳۰۲.

5 ...... ''غنیۃ المتملي''، فصل في أحکام المسجد، ص۶۱۲.

6 ...... ''غنیۃ المتملي''، أحکام المسجد، ص۶۱۳.

7 ...... ''مراسیل أبي داود'' مع ''سنن أبي داود''، باب ماجاء في الاذان، ص۶.

8 ...... ''غنیۃ المتملي''، أحکام المسجد، ص۶۱۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۰ اگر اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے، تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے، مگر ظہر وعشا میں اقامت ہوگئی تو نہ جائے، نفل کی نیت سے شریک ہوجانے کا حکم ہے۔[1] (عامۂ کتب) اور باقی تین نمازوں میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تنہا پڑھ چکا ہے، تو باہر نکل جانا واجب ہے۔

قد تم هذا الجزء بحمد الله سبحنه و تعالىٰ وصلّى الله تعالىٰ علىٰ حبيبه واله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين والحمد للّٰه ربّ العٰلمين .

تقریظ امامِ اہلسنت مجدد مأتہ حاضرہ مؤیدملّتِ طاہرہ اعلیٰ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم الحمد للّٰه وكفى وسلٰم على عباده الذين اصطفٰے لا سيما على الشارع المصطفٰے ومقتفيه فى المشارع اولى الصّدق والصفا .

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہارِشریعت حصہ سوم تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابوالعلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمدللہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واغلاط کے مصنوع وملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر وعلم وفیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی وشافی ووافی وصافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہل سنت میں شائع ومعمول اور دنیاوآخرت میں نافع ومقبول فرمائے۔ آمین

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْن. ١٢ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ١٣٣٧ هجرية عَلٰى صَاحِبِهَا وَاٰلِهٖ الْكِرَامِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّحِيَّةِ. اٰمِيْن.

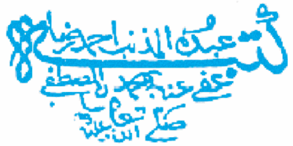

[1] ...... "غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص ٦١٤، وغيرها.

www.dawateislami.net